حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ

"تحسین القرآنِ ربِّ قدیر"

۱۴۲۷ھ

تحسین القرآن

(احکام تجوید بشکل کوئز)

مرتب

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر بخاری

(فاضل جامعہ نظامیہ وایم۔اے، ایم فل، جامعہ عثمانیہ)

زیر اہتمام:

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تحسین القرآن (احکام تجوید بشکل کوئز)

مرتب : حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس

سال اشاعت : ۱۴۲۷ھ ہجری، مطابق ۲۰۰۶ء۔ طبع اول

تعداد : پانچ سو (۵۰۰)

کمپیوٹر کتابت : حافظ اویس کمپیوٹرس

طباعت : HAWK ADS#9949507657

ناشر : ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، شکر گنج، حیدر آباد

قیمت : ۱۰۰

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

..........کتاب ملنے کے پتے..........

- بیت البرکات 19-3-703/A/8/2/1 شکر گنج، حیدر آباد۔
- مرکزی بزم میلاد النبی۔ بازار روپ لال، حیدر آباد۔
- ادارہ قرآن فہمی۔ شکر گنج، حیدر آباد۔ فون: 24500711
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدر آباد۔ 24521773/55710230
- Al Nahdi Shoppers,Shah Ali Banda, Hyd.

محتویات

1	کلمات تبریک	حضرت العلامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الستار خان صاحب مدظلہ	صفحہ 11
2	تقریظ	حضرت العلامہ حافظ وقاری عبد اللہ قریشی ازہری صاحب مدظلہ	14
3	تقریظ	حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب مدظلہ	15
4	حرف شہید	حضرت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر صاحب	19
5	کلماتِ عاجزانہ	مرتب کتاب: حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس	29
6	مناجات	علامہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی قدس سرہٗ	34
7	نعت شریف صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت خواجہ شوقؔ صاحب	35
8	قطعہ تاریخ	محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر عقیلؔ ہاشمی صاحب	36

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آغازِ کتاب

9	قرآن مجید کے فضائل (احادیث کی روشنی میں)	38
10	آداب تلاوت قرآن پاک	43
11	نسیانِ قرآن	45
12	مختصر حالات امام سیدنا عاصم کوفی تابعی رضی اللہ عنہ	48
13	مختصر حالات حضرت سیدنا ابوبکر شعبہ رحمۃ اللہ علیہ	51
14	مختصر حالات حضرت سیدنا حفص رحمۃ اللہ علیہ	52
15	مختصر حالات علامہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ	54
16	تجوید کی اہمیت	55
17	تجویدی اصطلاحات	62
18	حروف ہجا کا بیان	64
19	حرکت کا بیان	65
20	ہم صفات رہم مخارج حروف	66
21	تعوذ اور بسملہ کی وجوہات	67
22	مخارج کا بیان	68

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

23	صفات کا بیان	75
24	حروف کے صفات کا خاکہ۔ بیک نظر	82
25	لام جلالہ کے احکام	87
26	لام تعریف کا بیان	90
27	راء کے احکام	91
28	نون ساکن وتنوین کے احکام	96
29	میم ساکن کے قواعد	101
30	نون اور میم مشددتین کا بیان	104
31	غنہ کا بیان	105
32	مد کا بیان	106
33	مدلین کے احکام	112
34	وقف کا بیان	114
35	اسکان، اشمام اور روم کا بیان	119
36	ہائے کنایہ کا بیان	123
37	ہمزہ وصلی	125

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

38	ہمزتین کا بیان	127
39	بدل اور تسہیل کا بیان	128
40	نون قطنی کا بیان	129
41	ادغام کا باب	129
42	حذف اور اثبات کا بیان	132
43	امالہ	134
44	قرآن مجید کے متفرق مسائل	134
45	سجدۂ تلاوت	137
46	اختلافات بروایات سیدنا شعبہ و سیدنا حفص	138
47	اختلافات کا خاکہ	139
48	سبعہ کے قراء	145
49	عشرہ کے تین قراء	146
50	قرآن کریم کی آیتوں کے ذریعہ قواعد کی مشق	146
51	قرآنی معلومات	153
52	تعداد آیات باعتبار احکام	156

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

53	قرآن کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئیے ؟	158
54	دعاءختم القرآن وختم القرآن کا طریقہ	159
55	متفرق فواعدضروریہ	165
56	۲۰ مقامات جہاں پراحتیاط لازم ہے	167
57	وہ مقامات جہاں واولکھاجاتاہےمگرپڑھانہیں جاتا	169
58	ی جولکھی جاتی ہے پڑھی نہیں جاتی	170
59	جامعہ نظامیہ کااحسان عظیم	173
60	جامعہ نظامیہ کے MODEL PAPERS	174
61	ادارہ قرآن فہمی کا MODEL PAPER	184
62	خاتمۃ الطبع	186
63	مطبوعات وپیشکش ادارہ قرآن فہمی	188

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

(متفق علیہ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اَلَّذِیْنَ

اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَہٗ

حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ط (سورہ بقرہ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

﴿جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسکو اسی
طرح پڑھتے ہیں جس طرح اس کے پڑھنے کا حق
ہے﴾

کلماتِ تبریک

از۔حضرت پیرومرشد، رہبر شریعت، پیر طریقت، مربی بے بدل سیدی ومولائی پروفیسر
ڈاکٹر ابوالفداء **محمد عبدالستار خان** صاحب قبلہ نقشبندی وقادری دامت برکاتہم
خلیفہ حضرت محدث دکن وسابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

''تحسین القرآن'' احکام تجوید پرمبنی یہ مختصر رسالہ سوال وجواب کی شکل میں ہے جس کو عزیزم حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس قادری نقشبندی دام فضلہٗ نے ترتیب دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سورہ حجر (آیت نمبر۹) میں ارشاد فرماتے ہیں:۔﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ ہم نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود خدائے تعالیٰ نے لیا ہے اسی لئے ہر زمانے میں اپنے محبوب بندوں کو اسکی خدمت اور حفاظت کرنے کی توفیق وہمت

عطاء فرماتا ہے جو قرآن کریم کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں اور دن رات سفر وحضر، خوشی و پریشانی ہر وقت اسکی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے جو حفاظ قرآن نہیں ہیں لیکن تجوید کے ماہر جو قرآن مجید کی ہر آن خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور اپنی پوری زندگیاں وقف کردی ہیں۔اور للہ فی اللہ مدارس کی خدمت انجام دیتے ہیں۔مدارس حفظ کے علاوہ کل وقتی اور جزوقتی مدارس اور مساجد اس بات کے شاھد ہیں کہ ان میں مسلمانوں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے،ان ہی میں ایک مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ کا مدرسہ دینیہ صباحیہ ومسائیہ ہے۔حافظ وقاری سید خلیل اللہ بشیر اویس قابل مبارکباد ہیں کہ اللہ نے انھیں حافظ بنایا ہے اور اب ادارہ قرآن فہمی میں تجوید کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔﴿خَيْرُكُمْ مَنْ قَرَاءَ الْقُرْآنَ وَاَقْرَاَهُ(طبرانی)﴾(تم میں سے بہترین وہ اشخاص ہیں جو قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں)اور حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:۔

﴿خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ(بخاری)﴾تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کو خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

قرآن مجید پڑھتے رہنا، پڑھاتے رہنا، سنتے رہنا، سناتے رہنا اور قرآن کریم کی

ABU FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خدمت میں مشغول رہنا حضور ﷺ نے قیامت کے دن نور کل کی بشارت دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ حضرت ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن پڑھکر سناؤں۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے تو حضور نے فرمایا: ہاں۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا سارے جہانوں کے پروردگار کی جناب میں میرا ذکر آیا ہے تو حضور نے فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر حضرت ابی کے دونوں آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

ہمارے اسلاف کرام قرآن مجید پڑھانے کو ہر چیز سے مقدم جانتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلاوت کلام پاک کو روزہ سے زیادہ افضل سمجھتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ قرآن پڑھانے کو جہاد سے افضل سمجھتے تھے۔

جزاء خیر دے اللہ تعالیٰ مرتب حافظ اویس سلمہٗ کو کہ تجوید کے بنیادی مسائل کو سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دے کر مبتدیوں کیلئے صحیح قرآن مجید پڑھنے کی طرف ایک کامیاب کوشش کی ہے اور ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔ کم عمری میں دین متین کی خدمت کا یہ جذبہ دیکھ کر دل سے دعاء نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو ایسے اور علمی اور دینی کاموں کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاھرین واصحابہ الاکرمین۔

ابوالفداء محمد عبدالستار خان

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقریظ

......از...... مصباح القراء حضرت العلامہ حافظ وقاری

محمد عبداللہ قریشی ازہری صاحب ادام اللہ فیوضہ

نائب شیخ الجامعہ، وشیخ التجوید والتفسیر جامعہ نظامیہ وخطیب مکہ مسجد

الحمد للّٰہ .والصلوۃ والسلام علی سیدنا ونبینا ومولٰنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین .وبعد

عزیز القدر حافظ وقاری مولوی سید شاہ خلیل اللہ بشیر۔عالم جامعہ نظامیہ و(ایم۔اے عربی، جامعہ عثمانیہ) ابن حضرت سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر نے فن تجوید القرآن میں ایک جامع وشامل کتاب سوال وجواب کے طور پر نہایت آسان وسہل زبان میں لکھی ہے جس میں موصوف نے تجوید وقرآن سے متعلق اہم معلومات وقواعد کا پورا پورا احاطہ کیا ہے۔گویا کہ انہوں نے سمندر کو کوزے میں جمع کردیا۔میں نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔جسکو میں نے سیکھنے اور سکھانے والے دونوں کے لئے یکساں طور پر مفید اور نفع بخش پایا۔

اللہ تعالیٰ مؤلف عزیز کو اپنے فضل عمیم اور اجر عظیم سے اور اس تالیف منیف کو بین المسلمین شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

المخلص: خادم الحفظ والقرءت۔محمد عبداللہ قریشی ازھری

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقریظ

از:۔

استاذ محترم حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب مدت فیوضہ

صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد۔

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء وافضل المرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین وصحبہ الاکرمین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔وبعد

قرآن مجید کے اعجاز کے وجوہ ''لاتعدولاتحصی'' کے زمرے میں آتے ہیں۔ان میں ایک وجہ اسکا صوتی آھنگ ہے جسکی وجہ سے اسکے مخالفین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور یہی صوتی معجزہ اہل مکہ کو چھپ چھپ کرسہی قرآن کو سننے پر مجبور کردیتا تھا۔جنّی مخلوق بھی اس سے اس حدتک متاثر ومغلوب ہوئے کہ انکی ایک جماعت نے تو اپنے ایمان کا ہی اعلان کردیا۔

ذوی العقول کی بات چھوڑیئے ، غیر ذوی العقول بھی قرآن کے اس اعجاز سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ روز مرہ کی زندگی میں ایسے مشاہدے عام ہیں۔فاعتبروا یاولی الابصار۔قرآن مجید کا یہ صوتی آھنگ ظاھر ہے اسی وقت اپنا اثر دکھا جائے گا جب اسکے مخارج، صفات ،وقوف ومدود کا خیال رکھا جائے ورنہ اسکا صوتی حسن ماند پڑجائے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

گا۔قرآن مجید کو تجوید وترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے:۔﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (اور قرآن مجید کو خوب ترتیل کے ساتھ پڑھیئے)ایک اورجگہ ارشاد ہے:۔ ﴿وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَءَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا﴾ (اورہم نے قرآن کوتھوڑاتھوڑا کر کے اتارا ہے کہ آپ لوگوں کوٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سنائیں اورہم نے اس کورفتہ رفتہ اتارا ہے)اور نبی کریم رءوف ورحیم علیہ الصلاۃ والسلام کاارشادمبارک ہے کہ:۔﴿حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ﴾ (قرآن مجید کی تلاوت کو اپنی آوازوں کے ذریعہ سنوارو) ۔

یہ سب جتن اس لئے ہیں کہ یہ کلام رب ذوالجلال ہے اسکو مہتم بالشان سے پڑھنا چاہیئے کہ اسکے مخارج وصفات متاثر ہوں محبوب وپسندیدہ نہیں ہے۔عام مشاہدہ ہیکہ بادشاہوں اورامیروں کے کلام کو جب پڑھکر سنانا مقصود ہوتا ہے تو اسکا بڑااہتمام کیا جاتا ہے۔زمانہ قدیم میں ایسے معزز ومحتشم کلام کوریشمی کپڑے پرآب زر سے لکھا جاتا تھا۔اور اسکومنبر پر چڑھ کر پڑھا جاتا تھا جس سے صاحب کلام کی توقیر وتعظیم مقصود ہوتی تھی۔چنانچہ معلقات سبعہ جس کو مذھبات کے نام سے بھی یادکیا جاتا ہے اسکی وجہہ یہ ہے کہ ان قصائد کوریشم کے کپڑے پرآب زر سے لکھ کر بطور احترام خانۂ کعبہ پر لٹکایا جاتا تھا۔اورعصر حاضر میں بھی کلام الملوک کے ساتھ یہی ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

جب دنیا والوں کے کلام کے ساتھ یہ اعتناء ہوتو احکم الحاکمین کے کلام پاک کے

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئیے ؟ اہل بصیرت خوب جانتے ہیں ۔جب قرآن مجید کو اسکے متقاضی آداب کے ساتھ پڑھا جاتا ہےتو پڑھنے والے کو اسکے انوار و برکات سے سرفرازی ہوتی ہے، کیوں نہ ہو کہ جب اسکے کلام کے پڑھنے سے رب ذوالجلال وصاحب قرآن ﷺ دونوں خوش ہوتے ہیں۔

اس موقع پر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا واقعہ یاد آتا ہیکہ انہوں نے دینی معلومات پر مبنی ایک رسالہ لکھا تھا جب وہ دہلی کے کسی راستے سے گذر رہے تھےتو ان کی مسرت کی انتہا نہیں رہی جب انہوں نے دیکھا کی انکا رسالہ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور لوگ اسکو پڑھ رہے ہیں یہ منظر دیکھ کرآپ نے فرمایا: جب میرے کلام کو پڑھتا ہوا دیکھ کر مجھے اتنی خوشی ہورہی ہے تو ارحم الراحمین اپنے کلام کو اپنے بندوں سے سنتے ہوں گے تو کتنا خوش ہوتے ہونگے۔واقعی یہ امر مسلمہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت دراصل رب قدیر سے ہم کلامی ہے۔اور اسکی محبت کی علامت ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنا اللہ سے محبت کرنے کی دلیل ہے اور جس سے محبت ہوتی ہے اسکا ذکر کرنے سے اور اسکا کلام پڑھنے سے تسکین وآرام ہوتا ہے اسی طرف قرآن کا اشارہ ہے:۔﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ﴾ (ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں) تو معلوم ہوا کی قرآن اور قرآنیات سے لگاؤ اللہ کی محبت کی نشانی ہے۔ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ جب آدمی کسی غم میں مبتلاء ہو یا کسی مرض کی شدت سے بے چین ومضطرب ہوتو وہ اس چیز کا ورد کرے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

یااس چیز کے گن گائیں جس سے اسکو محبت ہے اسی لئے بعض اھل دنیا کو میوزک سے راحت ملتی ہے تو کسی کو غزل گنگنانے میں مزہ ملتا ہے مگر اللہ سے محبت کرنے والوں کی علامت یہ ہے کہ جب وہ پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں تو وہ اللہ اوراس کے رسول کو یاد کرتے ہیں، تلاوت قرآن کا اھتمام کرتے ہیں اوراس کے حبیب مکرم پر صلاۃ وسلام کا نذرانہ بھیج کر اپنے غمگین دلوں کو شاداوراپنی شب ودیجور کو منور کر لیتے ہیں۔

ہمارے دادا پیر حضرت محدث دکن قدس سرہٗ کے مطبوعہ ملفوظات بعنوان ''مواعظ حسنہ''میں تلاوت قرآن مجید کی فضیلت کے سلسلہ میں ایک حدیث شریف مذکور ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگرتم چاہتے ہو کہ جس طرح فرشتے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں ایسا طواف فرشتے تمہاری قبر کا بھی کریں تو تم کو چاہئیے کہ تلاوت قرآن مجید کا بالالتزام اہتمام رکھیں۔تلاوت قرآن پاک مع تجوید کے روحانی فوائد تو اوپر مذکور ہیں ان کے علاوہ اس کے کئی طبی فوائد بھی ہیں آج کی جدید سائنسی تحقیق اس نتیجہ پر پہنچ رہی ہیکہ قرآن مجید کی تلاوت تجوید وترتیل کے ساتھ ہو تو حلق اور سینہ کے امراض سے پناہ ملتی ہے۔

عصر حاضر میں علم کے پھیلانے کے جدید طریقے وجود میں آئے ہیں ان میں سے ایک طریقہ کوئز کا ہے۔عزیزم حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے بطریقۂ کوئز تجوید کی گتھیاں سلجھانے میں بڑی حدتک کامیابی حاصل کی ہے۔ان کی کم سنی کے باوجود یہ ان کی تیسری تصنیف ہے، اللہ ان کی اس کوشش کو قبول عام عطاء کرے۔اوران کو علماء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عاملین میں سے بنادے۔آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

محمد مصطفٰی شریف

خادم لغۃ القرآن الکریم

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حرف شہید

......از......

حضرت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

کسی بھی زبان سے لطف اندوز ہونا اسکی صحتِ قراءت پر منحصر ہے اس ناچیز کے نزدیک قرآن کریم کا سب سے پہلا اور سب سے اہم پہلو اس مبارک کتاب کا صحیح پڑھنا ہے، اگر اس مہتم بالشان صحیفۂ آسمانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴾ (قرآن کو ترتیل کے ساتھ ٹھیر ٹھیر کر پڑھا کرو) اس سے مراد قرآن مجید کی تلاوت اس کے مخارج اور صفات کے ساتھ ادا کرے، حروف کو صحیح مخرج وصفت کے ساتھ ادا کرے اور حرکات کو کامل اور واضح ادا کیا جائے ورنہ ثواب ندارد عذاب لازم کے مصداق ہوجاتا ہے۔ جیسے اَلْحمد کو الھمد (آگ بجھانا) پڑھ لیں تو معنی برعکس ہو جاتے ہیں۔ نستعین کو نستعینوا پڑھنا، عظیم (بڑا) کو ازیم (آفت زدہ ہونا) وغیرہ پڑھنا بڑی بھیانک غلطیاں ہیں بلکہ بعض علماء کے نزدیک لحن جلی کی غلطی سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ حافظ اویس میاں سلمہ قابل تعریف ہیں کہ انھوں نے قرآن مجید کے صحیح پڑھنے کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

طرف نہ صرف رغبت دلائی ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے آسان سوالات کی شکل میں مختصر رسالہ ترتیب دیا۔فجزاہ اللہ خیرالجزاء

قرآن مجید کا عظیم انقلاب آج روز روشن کی طرح عیاں ہے۔یہی وہ مبارک کتاب ہے جس نے وحشی قوم کو ساری کائنات کیلئے آیت رحمت بنا دیا۔جن سے انسانیت کانپتی تھی اور جن سے جانور بھی شرما جاتے تھے انھوں نے قرآن مجید کو سینے سے لگایا ساری دنیا ان کے زیرنگیں آگئی۔

حرم کعبہ میں (۳۶۰) بتوں کو جس کتاب اور صاحب کتاب ﷺ کی نگاہ مبارک نے ان کی تختی کو بدل دیا۔

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی ان کی کہ مردوں کو مسیحا کردیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے جب قرآن مجید عرب قوم کو پیش کیا تو غیر متمدن قوم کو مختصر سے عرصہ میں بحر و بر کا مالک بنا دیا یہ تاریخ انسانیت کا عظیم کارنامہ ہے۔تلوار لے کر نکلنے والے فاروق اعظم کو یہی قرآن کی آیت مبارک: ﴿ طٰـهٰ مَـا اَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ﴾ نے دل کی دنیا بدل ڈالی اور جب مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے قدموں میں آئے تو اس شعر کے مصداق۔

دوستی کی سپر بن گئی عمر بھر☆وہ جو تلوار تھی دشمنی کیلئے

جہاں جہاں اللہ والے گئے وہاں وہاں قرآن ساتھ گیا دنیا کے جس خطہ میں گئے وہاں قرآن ساتھ گیا اور اللہ کے کلام قرآن مجید کو صحیح پڑھا اور پڑھایا۔ نبی کریم ﷺ کے صدقہ میں امت محمدیہ کو یہ عظیم الشان انعام عطا ہوا۔

مدینۃ الرسول ﷺ اور مکہ معظّمہ زادھما اللہ شرفا وتعظیما سے قرآن کریم کی تلاوت شروع ہوتی ہے اور دنیا دیکھتی ہے کہ یہ علوم کوفہ وبصریٰ دمشق بغداد تک پھیل گئے۔ پہلی صدی میں کوفہ وبصریٰ کو اور دمشق کو یہ اعزاز ملا، حضرت سیدنا امام عاصم کوفی اور ان کے دو شاگرد ابوبکر شعبہ وحفص اور دیگر قراء نے کوفہ میں تجوید کا دستر بچھا دیا جس سے آج ساری دنیا سیراب ہورہی ہے۔ دوسری صدی میں بغداد کو یہ ورثہ ملا چوتھی صدی میں مصر اور پانچویں صدی میں اندلس سے قرآن کریم کی دلنشین آواز سنائی دینے لگی۔ علماء قراءت نے اصول تجوید پر بڑی مدلل کتابیں لکھ کر قرآن کریم کے خدام بن گئے۔ قرآن کی خدمات میں ساری دنیا کے مسلمانوں نے بے شمار خدمات کی ہیں (۱) مدرسے بنائے (۲) علماء کو تیار کیا (۳) کتابیں لکھیں، بھوکے پیاسے قرآن کی خدمت میں بیٹھ جاتے نہ کسی کے مال پر نگاہ ہے نہ نام ونمود ہے خاموش خدمت قرآن میں لگے ہوئے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان مخلصین کی خدمات آج تک جاری ہیں اور قیامت تک جاری رہیں گی کہ ان کے مدارس قائم ہیں، ان کے علماء سینہ بہ سینہ علوم کو منتقل کررہے ہیں اور ان کی قابل فخر تصانیف مینارہ نور کی طرح کام کررہے ہیں مدارس دینیہ صباحیہ ومسائیہ، جز وقتی وکل وقتی ساری دنیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

میں امت محمدیہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔شکراللہ سعیھم۔

ہمارے ملک ہندوستان میں دہلی اور پھر حیدرآباد میں علوم قراءت وتجوید کے ماہرین نے وہ خدمات انجام دی ہیں کہ اسکی مثال نہیں ملتی۔یہ وہ دور تھا کہ ہر مسلمان تجوید وقراءت کا شیدائی تھا۔مساجد میں اساتذہ اور نونہالوں کا وہ فجر کے ساتھ ہی آجانا،قرآن پڑھنا ،پڑھانا،مدارس کے طلبا مسجد کو بے شعوری کے دور سے قرآن پڑھنے کیلئے آتے اور پھر بعد میں وہی مسجد کے مستقل مصلی بنتے۔جو بچپن میں دینی مدارس سے دور رہا وہ مسجد سے بھی دور رہا۔

حیدرآباد میں مشائخ عظام،صوفیائے کرام، مفسرین،محدثین ، فقہا ، حفاظ کرام مبلغین،واعظین اسقدر کثرت سے تھے کہ جن کے پاس کوئی کسی کے گھر جاکر پڑھتا،کوئی کسی مسجد میں وقت دیتا،خانقاہوں میں بھی تجوید کا درس ہوتا۔حضور بڑے پیر قدس سرہ ؑنے بغداد میں مدرسہ نظامیہ میں اپنی وفات سے ایک دن پہلے بھی قراءت وتجوید کا درس دیا تھا۔ ہمارے مساجد،مدارس اور خانقاہوں میں ہزاروں طلبا وکمسن طالبات ایسے نکلتے ہیں کہ راستے بند ہوجاتے ہیں،ہرطرف نورانی چہرے،ہاتھ میں قرآن مجید جن کو دیکھنے کیلئے جی چاہتا ہے۔اگر دین اسلام زندہ ہے تو انھیں علوم نبوت کے جامعات ومدارس سے زندہ ہے۔اللہ تعالیٰ تادم شمس وقمران مدارس کو قائم ودائم رکھے۔اوران کو بھی جوان مدارس کو مالی امداد پہنچا کر ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔حیدرآباد میں ایسے ہزاروں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مدارس ہیں جن میں قابل ذکر بارگاہِ نبوی ﷺ کی مقبول درسگاہ جامعہ نظامیہ، انجمن رفاہ المسلمین، انجمن احیاء دین، مدرسہ شجاعیہ، دارالقراءت والدنیات الکلیمیہ وغیرہ۔

قرآن کی زبان عربی ہے: عربی زبان کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ جو کسی زبان میں نہیں عربی زبان کے ہر حرف کے کم از کم (۵) صفات ہیں اور ہر حرف کا مستقل مخرج ہے۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جب اس زبان کے ایک حرف کا یہ حال ہے تو اسکی تفسیر، تشریح اور مطالب کا کیا حال ہوگا۔

سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھو) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرب سے تین بناء پر محبت کرو:۔ (۱) میں عربی ہوں (۲) قرآن عربی میں ہے (۳) جنت کی زبان عربی ہے۔ تاریخ انسانیت پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلے گا کہ تمام قدیم زبانیں ختم ہوگئیں نہ عبرانی زبان زندہ ہے، نہ سریانی زبان زندہ ہے۔ آج یہ زبان بولنے والا نظر نہیں آتا۔ ان کی کتابیں تحریف کردی گئیں۔ عربی زبان بھی مردہ ہوجاتی لیکن قرآن کا صدقہ ہے کہ عربی زبان میں اللہ کا آخری کلام موجود ہے جو آخری نبی ﷺ پر نازل ہوا۔ قیامت تک عربی ختم نہیں ہوسکتی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (بے شک ہم ہی قرآن کو نازل کئے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) جہاں قرآن کے الفاظ حفاظ کرام کے سینوں میں محفوظ رہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

گے وہیں مفسرین کرام کے سینوں میں اسکی تفسیر محفوظ رہے گی اور قراء کرام کے سینوں میں علوم قراءت محفوظ رہیں گے عربی اس وجہ سے محفوظ رہے گی کہ قرآن محفوظ رہے گا اور اسکی حفاظت کی ذمہ داری رب تعالیٰ نے لی ہے۔قرآن کا معجزہ یہ ہے کہ اس نے عربی کو نہ صرف عرب ممالک میں زندہ رکھا بلکہ ایشیاء،افریقہ،یورپ،امریکہ کے بعض حصوں میں مادری زبان بلکہ ملکی زبان بنادیا۔یہی وجہ ہے کہ دنیا عربی زبان کوام الالسنۃ اورام اللغات تسلیم کرچکی ہے۔سنا گیا کہ عرب تو عرب آج یہود ونصاری عربی سیکھنے کی طرف مائل ہیں۔بلکہ بعض ممالک میں یہود ونصاری عربی کے استاد ہیں پروفیسر ہیں،حفاظ کرام عربی سے فارغ طلباء ائمہ کرام دنیا کی ترقی یافتہ زبانیں پڑھنے والوں کو دیکھ کر ہرگز اپنے کو کمتر نہ سمجھیں اسلئے کہ ساری زبانیں سانس کے ختم ہوتے ہی ختم ہوجائیں گی لیکن عربی زبان قبراور حشر میں ساتھ رہے گی۔اور تجربہ شاہد ہے کہ حافظ قرآن اور عالم دین دنیاوی علوم اور عہدوں سے زیادہ خوشحال رہتا ہے،دین ودنیا کی عزت حاصل رہتی ہے۔اس عاجز کے قراءت وتجوید کے بے شمار اساتذہ ہیں جن میں صرف ایک دو اساتذہ ومربین مشفق وکریم کا تذکرہ کرنا فرض عین سمجھتا ہوں جن کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے عزت عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ان اساتذہ کو جو دنیا سے گذر گئے ہیں ان کی قبروں کو نور سے بھردے اور جو بقید حیات ہیں ان کے ظل عاطفت کو خاکسار پر اور مسلمانوں پر دیر پا سلامت باکرامت رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱)اولاً سب سے زیادہ احسان اس عاجز پر ہے کہ وہ میرے شفیق وکریم مرشد کامل حضرت مولانا ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الستار خان صاحب قبلہ نقشبندی وقادری (خلیفہ حضرت محدث دکن قدس سرہ وسابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ) کا ہے کہ آپ کی عنایت ظاہری و باطنی توجہ وتربیت سے ملا ہے ورنہ ہم کسی کھیت کے مولی نہ تھے۔آپ قراءت سبعہ عشرہ کے وہ ماہر شفیق استاذ ہیں جو اسلاف کا نمونہ بن کر محبت سے آج بھی قرآن کے طالب علم کو سیراب کرتے ہیں۔ ہزاروں تلامذہ صرف قرآن کے ہیں۔اس راقم کو یہ عزت ملی ہے کہ سفر وحضر میں آپ کو قرآن کریم سناتا ،باوجود جامعہ عثمانیہ کی مصروفیات ،تصنیف وتالیف ،درس وتدریس ،مراقبہ وتربیت تلامذہ ومریدین، علمی اسفار کے پھر بھی ہم جیسے نالائقوں کو جب بھی وقت مانگتے ہیں عطا فرماتے ہیں آج ساری دنیا آپ کے فیضان سے مالا مال ہورہی ہے۔حضرت قبلہ کی تفصیلی علمی کارنامے عاجز نے کتاب ''مکاتیب'' اور مقامات (۲۰۰۵) ماہنامہ ھدیٰ اور سہ ماہی ''ضیاء وجیہہ'' رام پور ودیگر روزناموں میں تفصیل سے عرض کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

(۲) تاج القراء الحاج حضرت مولانا قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی رحمہ اللہ (۲۰/ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ /۲۰/ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ) آپ کے جد اعلی حضرت قطب الاقطاب شاہ محمد رفیع الدین قندھاری قدس سرہٗ ہیں جو حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نسب مبارک سے ہیں آپ حضرت شیخ القراء میر روشن علی علیہ الرحمہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اورقاری محمد حسین علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید تھے۔آپ کا عظیم کارنامہ آپ کا قائم کردہ مدرسہ ''مؤید القراء'' تھا جس میں قراءت واحدہ ،سبعہ وعشرہ کی تعلیم دی جاتی تھی اور فراغت پر سند اور شجرہ جو حضور تک پہنچتا ہے عطا کی جاتی تھی۔اور جامعہ نظامیہ کے امتحانات سے بھی اسناد دلوائی جاتی ۔آپ کی تصانیف ''اتالیق التجوید'' (قراءت واحدہ)اور تلخیص السبعہ (سبعہ) کیلئے تاج النوادر فی قرات العشر (سبعہ وعشرہ الکاملہ) آج بھی اساتذہ وتلامذہ کیلئے انمول خزانے ہیں۔

آپ کی مبارک زندگی کا کارنامہ خدمت قرآن تھا ساری زندگی قرآن کی خدمت میں گذاری۔طلبا کا قرآن لفظاً لفظاً الم سے والناس تک سنتے۔سند دیتے اور پر تکلف دعوت کرتے ،سارے تلامذہ کو بلاتے۔آپ سے سینکڑوں شاگردوں نے فیض حاصل کیا ۔راقم الحروف کو بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے اور قرآن سنانے کا شرف حاصل ہے۔جامعہ نظامیہ میں یوں تو سبھی علما کرام قرات وتجوید کے ماہرین ہیں اسکے علاوہ حیدرآباد کے تجوید کے ماہرین کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

دکن کی سرزمین پر مشہور اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔قابل ذکر حضرت شاہ رفیع الدین فاروقی قندھاری ،حضرت سید شجاع الدین حسین ،حافظ وقاری قمر الدین ،قاری عبدالولی اورنگ آبادی ،مفتی سید محمود مدراسی ،حضرت سید محمد تونسی ،قاری سید عبدالحق شریفی ،امام القراء میر روشن علی ،قاری پروفیسر سید کلیم اللہ حسینی ،استاذ محترم تاج القراء قاری

تاج الدین فاروقی رحمھم اللہ وغیرہ۔آج بھی ان کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ساری دنیا میں علوم قراءت وتجوید کی اشاعت میں مشغول ہیں۔

خاص طور پر حضرت العلامہ مصباح القراء حافظ وقاری عبد اللہ قریشی ازھری صاحب نائب شیخ الجامعہ نظامیہ وخطیب مکہ مسجد کی خدمات نا قابل فراموش ہیں جو باوجود جامعہ کی مصروفیات کے پابندی کے ساتھ طالبان علم قراءت کوقراءت کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔اور یہ فن حضرت نے زندہ رکھا ہے، بے شمار طالبان علم سیراب ہورہے ہیں اور جلسہ ہائے قراءت کے ذریعہ بھی قرآن کریم کےقرات وسماعت کے ذوق کو پروان چڑھارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ حضرت کے فیض کو دیرپا سلامت باکرامت رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

امت محمدیہ کے علمانے اس مقدس کتاب سے جو غیر معمولی محبت رکھتے ہیں ۱۴۰۰ سالہ تاریخ اسلامیہ گواہ ہے کہ ماہرین فن نے علوم تجوید پر چھوٹی بڑی سینکڑوں کتابیں لکھی ہیں اگر ان علما اور کتابوں کے نام درج کریں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔اس عاجز کے مربی حضرت مولانا عبد الستار خان صاحب مدظلہ فرمایا کرتے ہیں ’’ہمارے اسلاف حافظ قرآن کو بیٹی دیا کرتے تھے،میسرم کے حضرت میر کرامت علی حج کیلئے بمبئی روانہ ہوئے واپسی تک (۱۰۱) قرآن مجید کے دور ختم کئے۔‘‘

مولانا ابوالوفاء قدس سرہٗ کا صبح کا دور الگ ہوتا شام کا الگ تہجد کا الگ اور فرماتے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اللہ نے مجھے حافظ بنایا ہے اسکے شکرانے میں روزانہ ایک پارہ پڑھتا ہوں۔ ہمارے والدین بچوں کو جب تک صبح قرآن نہ پڑھ لیتے کھانا نہ دیتے لیکن آج قرآن کے ساتھ لاپرواہی ہورہی ہے دور کا اہتمام ختم ہوگیا۔ ہمارے اسلاف کوئی سات دن میں قرآن ختم کرتے کوئی تین دن میں اور کوئی پانچ دن میں کم ازکم مہینہ میں ایک بارتو قرآن مجید ختم ہوجایا کرتا لیکن آج ہم بے کار اور عبث چیزوں میں مصروف ہوگئے۔ یوں تو (۱۴۰۰) سالہ تاریخ میں قرات وتجوید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور صبح قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی اوراس عنوان پر کتنے کتب خانہ بھرے پڑے ہیں اس تمہید کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ اس عاجز کے لڑکے حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس (ایم۔اے عربی جامعہ عثمانیہ) کے جامعہ عثمانیہ کے دوران تعطیلات عاجز نے کہا کہ تجوید پر مشتمل چھوٹے چھوٹے سوالات جمع کریں تاکہ نونہالوں اور مبتدیوں کیلئے آسانی ہوجائے کیونکہ یہ ادارہ قرآن فہمی کے مدرسہ دینیہ صباحیہ کے صدر مدرس بھی ہیں۔ بچوں کے استفادہ کیلئے ''تحسین القرآن'' کے نام سے احکام تجوید بشکل کوئز جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ صرف ادارہ قرآن فہمی کے طلبا اور طالبات کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام شائقین تجوید کیلئے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔

اس کتاب کی انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ مرتب نے مبتدیوں کیلئے چھوٹے چھوٹے سوالات کی شکل میں مشکل سے مشکل مضمون آسان بنادیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ استفادہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کی خاطر متعلقہ ابواب کے خاکے جمع کیے ہیں اور عموماً تلاوت کے موقع پر عوام الناس سے جو غلطیاں ہوتی ہیں اس کے بھی جدول بنا دیئے ہیں اور علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کو متعلقہ ابواب میں جمع کر کے طلبہ وطالبات کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری الہا ان کو جید حافظ قرآن بنا، عالم دین بنا اور صالحین میں ان کا شمار فرما اور ان کی پہلی تین تصانیف ''حیات شہید''''نعت حبیب کبریا''''فیض ہائے نعت'' کی طرح اس کتاب کو بھی مقبول عام بنا دے اور ہم تمام کو قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر عفی عنہ

چہارشنبہ ۲۰ / رجب ۱۴۲۷ھ

۱۶ / اگست ۲۰۰۶ء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کلماتِ عاجزانہ

از......مرتب

الحمد للّٰہ الذی انزل علیٰ عبدہٖ الکتاب ولم یجعل لہٗ عوجاً o ثم الحمد للّٰہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ. وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد نِ الامین الذی علم اصحابہ کلام اللّٰہ وعلیٰ آلہ وصحابہ واتباعھم الذین نقلوا و وصلوا الینا کتاب اللّٰہ.

اولاً و مستھلاً! جملہ حمد و محاسن اس خالق مطلق کیلئے ہے جس نے اپنی صفتِ رحمت سے ہمارے وجود کی حفاظت فرمائی اور صفت ستاری سے ہمارے عیوب کی ستر پوشی کررہا ہے۔ کروڑہا صلاۃ وسلام ہوں ہمارے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ، دوعالم کے سردار شفیعِ روزگار محمد مصطفیٰ علیہ اجمل التحیۃ واطیب الثناء ﷺ جن کے صدقہ وہ کلام عطاء ہوا جس کا ہر حرف محفوظ اور یہاں تک کہ اس کے اصول قراءت واحکام نطق بھی محفوظ ہیں۔

یہ وہ کتاب ہے جس کا ہر پہلو اتنا دلربا ہے کہ اپنے قاری کو مسحور کردیتا ہے اور جب فاران کی وادیوں سے اسکا چشمۂ فیضان جاری ہوا تو پھر اسی کے ساتھ علوم وفنون کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑا۔ اس ایک کتاب مبین نے اس جہاں کو حیات نوبخشی جو اپنی ہلاکت کے دہانے پر کھڑی تھی تو وہیں اس ایک کتاب نے بے شمار علوم کا چشمہ جاری کیا جن سے رہتی دنیا تک ہر سنجیدہ ذہن وفکر کا انسان سیراب ہوتا رہے گا۔ ان علوم میں علوم تفسیر، فقہ

ABUL HASAN ISLAMIC RESEARCH CENTRE

واصول فقہ،صرف ونحو، قصص واخبار، امثال وحکایات اور قراءت، اس کے علاوہ کئی علوم جو ''مَا نَفِدَتْ کَلِمَا تُ اللّٰہ'' کے مثل ہے۔

ان علوم کے سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی علم تجوید کے احکام پر مشتمل زیر نظر کتاب ''تحسین القرآن (احکام تجوید بشکل کوئز)'' جو چند بکھرے ہوئے ذروں کے مانند ہیں۔اسلاف نے اس موضوع پر ان گنت ، بڑی ضخیم اور بڑی دلآویز کتابیں مرتب کی ہیں،مگر کاتب الحروف نے فقط اسی مقصد کیلئے اس کتاب کو مرتب کیا ہے کہ یہ تالیف کنندہ کی گور میں روشنی اور زادِ آخرت بن جائے اورادارہ قرآن فہمی کے مدرسہ صباحیہ ومسائیہ کے طلبہ وطالبات کو آسان زبان میں سوال وجواب کی شکل میں تجوید کے احکام ازبر ہوجائیں جو معلم و متعلم دونوں کیلئے یکساں مفید ہوجائے۔

عاجز کو جب حفظ القرآن کے بین الاقوامی مقابلے جو سرزمین فلسطین پر منعقد ہوئے تھے شرکت کی سعادت حاصل ہوئی،اس مقابلے میں اقطاع عالم سے حفاظ کلام الٰہی کا ایک روح پرور اجتماع جو روحوں کی تسکین کا باعث بن رہا تھا۔وہاں دیکھا گیا کہ طلباء کو بشکل کوئز تجویدی احکام بتائے جاتے ہیں اسی سے تحریک پاکر اس کام کا آغاز کیا گیا۔خدا عزوجل اس کارخیر کو شرف قبولیت بخشے۔آمین۔

اس متبرک کام کے سرہونے میں میرے پیرومرشد رہبر شریعت پیر طریقت حضرت مولانا ابولفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان صاحب امداللہ حیاتہ للاسلام والمسلمین کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

توجہ وکرم فرمائی ہے، نہ صرف آپ نے ہمت افزائی فرمائی بلکہ اپنے ’’رشحات قلم‘‘ سے سرفراز فرمایا۔ مصباح القراء حضرت العلامہ حافظ وقاری محمد عبداللہ قریشی ازہری صاحب دامت برکاتھم العالیہ (خطیب مکہ مسجد ونائب شیخ الجامعہ، جامعہ نظامیہ) جو اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اپنی ’’رائے ودعاء‘‘ سے نوازا۔ شفیق وکریم استاذ محترم حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف صاحب مدظلہ العالی (صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ) نے نہ صرف اس کی تصحیح فرمائی بلکہ اس کتاب کو اپنے وقیع مقدمہ اوراس کتاب کے نام کو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ’’حسنوا القرآن باصواتکم‘ ‘کے الفاظ میں ڈھال کر اس کی ضیاء کو دوبالا کردیا۔ اگر میں نائب شیخ التجوید جامعہ نظامیہ حضرت مولانا شیخ محمد عبدالغفور قادری رحمت آبادی صاحب حفظہ اللہ کا شکریہ ادا نہ کروں تو احسان فراموشی ہوگی کہ حضرت نے بڑی عرق ریزی سے اس کتاب کی مکمل تصحیح فرمائی ہے اور اپنے مقدمہ سے نوازا ہے۔ اور والد بزرگوار حضرت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر صاحب حفظہ اللہ کی مکمل رہنمائی سرپرستی اور خاص توجہ نے اس کتاب کی تکمیل میں ممد ومعاون ثابت ہوئی۔ محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب (سابق صدر شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے عاجز کی درخواست کو قبول فرمایا اور بہت ہی عمدہ قطعہ تاریخ سال ہجری وعیسوی کو احکام تجوید کی روشنی میں عطاء فرمایا۔

رحمٰن ورحیم پروردگار سے ملتجی ہوں کہ ان تمام ہستیانِ علم وصفاء کے سایوں کو ہم اہل

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خدام قرآن و غلامانِ صاحب قرآن پر دیر پا سلامت وباکرامت فرما۔آمین بجاہ سیدالمرسلین۔

اس کے علاوہ میں خوبصورت سرورق کیلئے جناب فہیم الدین صاحب اورطباعت کیلئے جناب کلیم صاحب (HAWK ADS)اور ادارہ قرآن فہمی کے اساتذہ ،قاری محمد عبد القیوم ارشد،قاری احمد بن سالمین ،قاری رفیق محمد،قاری نوید اشرف ،قاری محمد عبدالقدیر قاری محمد مصطفیٰ خان ،سید عبدالکریم ،میر لائق علی ،سید شاہ سعد اللہ بشیر انس ،عود بن سالمین ، واصف محمد، جوادارہ کی بے پناہ وبے لوث خدمت کیا کرتے ہیں اور جناب محمد مبشر الدین صاحب جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں تعاون فرمایا۔اللہ ان پر انگنت نوازشات فرمائے اورانھیں دین ودنیا میں بہترین جزاعطاء فرما۔

اس کتاب کے سوالات وجوابات کی تیاری میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے اور جن جن علماء کرام وقراءعظام کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے فیضان کو عام فرمائے اوران کے درجات بلند فرما،اوران کی قبروں کوقرآن پاک کے نور سے بھردے۔آمین بحق طہٰ ویٰسین۔والحمدللہ رب العلمین۔

اخیراً!عرض کرنا بے جانہ ہوگا کہ مؤلف کے تساہل اور بے بضاعتی علم کی وجہ سے کتاب میں خصوصاً عربی عبارات وتراجم میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہوں گی۔اس لئے اربابِ فن تجوید وعربی ادب سے استدعا ہے کہ وہ مصلحانہ،مشفقانہ اورعالمانہ تنقید سے مطلع

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فرمائیں اور غلطیوں کی نشاندہی فرمائیں تو آئندہ اشاعت میں اسکی تصحیح کی جائے گی۔

اللہ عزوجل سے عاجزانہ التجا ہے کہ ناکارہ کی اس حقیر کوشش کو اپنے کلام پاک کے صدقہ میں قبول فرمائے، عاجز کو جید حافظ قرآن بنائے اور علما و اولیاء کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ میرے، میرے والدین گرامی قدر، اساتذہ کرام، بہنیں، بھائی اور متعلقین کو فیضانِ قرآن پاک سے مالا مال فرما۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ الاکرمین وازواجہ المطہرین۔ والحمدللہ رب العالمین۔

۱۸؍رجب المرجب ۱۴۲۷ھ م ۱۴؍اگست ۲۰۰۶ء   خادم العلم والعلماء

حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مناجات

حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی، دہلوی وازھری علیہ الرحمہ

الٰہی کہاں مشتِ خاک ذلیل
کہاں بارگاہِ رفیع وجلیل

تری رحمتوں نے اٹھایا اسے
اِلَیْہِ الْوَسِیْلَہ سنایا اسے

تو ہے سب کا مولیٰ تو ہے کارساز
ہر اک تیرا بندہ، تو بندہ نواز

ترے در پہ آیا وہ عَبْدِ ذَلُوْل
تَوَسُّل سے اپنے تو کرلے قبول

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

غنی ہے تری ذات، سب ہیں فقیر
ترے در کا سائل صغیر وکبیر

ہو جس دم مری جان تن سے جدا
زباں پر رہے نام جاری ترا

لحد میں مجھے پھر نہ تکلیف ہو
جوابوں میں ہرگز نہ توقیف ہو

نعتِ حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت خواجہ شوق صاحب

نور مطلق بہ شانِ بشر مصطفیٰ
خود ہی منظور ، ناظر ، نظر مصطفیٰ
ہر جگہ ہیں بہ رنگ دگرِ مصطفیٰ
حق نگر ، حق نظر ، حق اثر مصطفیٰ
تم سے ممکن ہے کس کو مفر مصطفیٰ

تم جدھر ہو خدا ہے ادھر مصطفیٰ
سیرت پاک قرآں ہی قرآن ہے
آپ کا گھر ہے قرآں کا گھر مصطفیٰ
مصطفیٰ کے سوا کیا ہے کونین میں
فرش پر مصطفیٰ عرش پر مصطفیٰ
مثل جن کا ازل سے ابد تک نہیں
آپ ہیں ایسے مثلِ بشر مصطفیٰ
تھا زمانہ ، نہ آدم نہ کونین شوقؔ
کیا خبر کب سے ہیں جلوہ گر مصطفیٰ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

از:۔محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب

سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد

برائے تصنیف منیف ''تحسین القرآن''

از: عزیزی القدر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس سلمہٗ

تحسین القرآنِ ربِّ قدیر

۱۴۲۷ھ

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

انوارِ الٰہی کہ ہے روحِ توحید
تنویرِ رسالت کی عیاں ہے تمہید
پاکیزہ ہے مضمون، مطہر ہے بیاں
شائستہ، شگفتہ ہے کہ احسن تسوید
دلکش ہے یہ ترتیب کہ تحریر خلیلؔ
ہے ملہم غیبی کی جو حاصل تائید
نورانی ہیں ابواب قواعد و اصول
فیضانِ بزرگاں کی روایت ہے سعید
اعراب کہ حرکات ومخارج کہ صفات
اور لحنِ خفی یا کہ جلی ہے تجوید

ترتیل ، تلاوت کے لئے ہے لازم
تحسین ہی تحسین ہے، عمل تجوید
تاریخِ طباعت ہے مبارک اسکی
مسرور عقیؔل ہونگے سبھی سنکے نوید
روشن یہ عبارت رہے زندہ قائم
قرآن کی لذت ہوئی نقشِ جاوید

۲۰۰۶ء

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قرآن مجید کے فضائل

(احادیث شریفہ کی روشنی میں)

(۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہُ اَفْضَلَ مَا اَعْطَی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ(رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی الشعب)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارکہ منقول ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطاء کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔اس کی روایت ترمذی، دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

(۲) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاحَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْآنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ(رواہ البخاری

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

والترمذی والنسائی)﴾

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد دو اشخاص کے سواء کسی پر جائز نہیں ہے، ایک وہ جس کو حق تعالیٰ نے قرآن مجید (کا علم) عطا فرمایا ہو اور وہ دن ورات اس میں مشغول رہا کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی فراوانی سے نوازا ہے جسکو وہ دن ورات خرچ کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اس کی روایت بخاری، ترمذی اور نسائی نے کی ہے)

(۳)﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، اِقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا. (رواه احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجة وابن حبان فی صحیحه)﴾

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور (قرآن مجید کو) ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ (اسکی روایت امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں کی ہے)

(۴)﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ،لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ،وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ(الترمذی)﴾

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کیلئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ [الم] ایک حرف ہے بلکہ [الف] ایک حرف ہے [لام] ایک حرف ہے اور [میم] ایک حرف ہے۔اسکی روایت ترمذی نے کی ہے۔

(۵)﴿عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَا رَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ(رواه مسلم وابوداود)﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوکر کلام پاک کی تلاوت اور اسکا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتا ہے۔اسکو مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) ﴿عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدُهٗ تَاجاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْئُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِهٰذَا (رواه احمد و ابوداود)﴾

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود اس کا عامل ہے۔ امام احمد اور ابوداؤد نے اس کی روایت کی ہے۔

(۷) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَيْئٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ (رواه الترمذی و الدارمی)﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اس ارشاد مبارکہ کو نقل کیا ہے کہ: جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہ ہو وہ ویران گھر کے مانند ہے۔ ترمذی اور دارمی نے اس کی روایت کی ہے۔

(۸) ﴿عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِقْرَءُوْا

ABUL HASAN ALI ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الْقُرآنَ ماَ ائتلفتْ عَلَيهِ قُلُوبُكُم فَاِذَا اختلَفتُم فقُومُوا عَنهُ(متفق علیه)﴾

حضرت سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہارے دل میں اس کی الفت رکھتے ہو اور جب (تمہاری طبیعت) تبدیل ہوجائے تو تلاوت کو چھوڑ دو۔ بخاری اور مسلم نے متفقہ طور پر اس کی روایت کی ہے۔

(۹) ﴿عَنْ يَعْلىٰ بْنِ مُمَلَّكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهاَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفاً حَرْفاً. (رواه الترمذی)﴾

حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی قراءت (کلام مجید) سے متعلق دریافت فرمائے تو وہ اس طرح بیان فرمائیں: حضور ﷺ کی قراءت واضح اور ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ اسکی روایت ترمذی نے کی ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱۰) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يُهَوِّ لُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَلا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلىٰ كَثِيْفٍ مِّنْ مِسْكٍ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلائِقِ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرآنَ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَاَمَّ بِهٖ قَوْماً وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ(رواه الطبرانی)﴾

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ

جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا، نہ ان کو حساب دینا پڑیگا، وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے اس وقت تک مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہوایک وہ شخص جس نے اللہ کے لئے قرآن کریم پڑھا اور امامت کی اس طرح کہ مقتدی اس سے راضی ہو۔اس کی روایت طبرانی کی ہے۔

آداب تلاوت قرآن پاک

(سوال) قرآن مجید اور اسکی تلاوت کے آداب بیان کیجئے؟

جواب:۔قرآن پاک پڑھنے کے آداب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (سورہ واقعہ آیت ۷۹) اس (کلام) کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔

(۲) فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورہ نحل آیت ۹۸) اور جب تم قرآن پڑھنا چاہو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۳) بسملہ:۔یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے) پڑھے۔

(۴) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً (سورہ مزمل آیت ۴) اور قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

(۵) تلاوت کے وقت بشارت کی آیتیں پڑھیں تو جنت کا سوال کریں اور عذاب کی

آیتوں پر روئیں اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے۔

(۶) وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورہ اعراف آیت ۲۰۴) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو، امید ہے کہ (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے۔

آج ہر طرف بے ادبی اور گستاخیوں کا دور دورہ ہے۔ علم ہے لیکن ادب نہیں ہے۔ عاجز راقم کے والد بزرگوار اکثر فرماتے ہیں کہ کسی بھی علم کے حاصل کرنے میں (۹) حصے ادب ہے اور ایک حصہ علم ہے۔ یہ تو قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب کا معاملہ ہے۔

مستحب ہے کہ تلاوت پاک مقام پر کرے، مسجد میں کرے تو اور بہتر ہے تلاوت کے وقت قبلہ رو سر جھکا کر اطمینان کے ساتھ، ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ تلاوت سے پہلے تَعَوُّذْ (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) اور بَسْمَلَهُ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھے، تلاوت کے دوران کسی سے بات نہ کرے، اگر ضروری امر ہے تو بات کر کے دوبارہ آغاز تلاوت پر تعوذ پڑھ لیا کرے۔ قرآن مجید کو رحل پر یا پاک چیز پر رکھے اور تلاوت کرے، اسلام ہی آداب زندگی سکھاتا ہے۔ یہ اللہ کا ادب، قرآن مجید کا ادب، رسول محترم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ادب، صحابۂ کرام، اہلبیت عظام، علماء و اولیاء کا ادب سکھاتا ہے۔ اور استاذ کا ادب انتہائی ضروری ہے۔ استاذ سے محبت و ادب ہی سے علم جلدی آتا ہے۔ اور ترقی ہوتی ہے، استاذ کے ہر حکم کو جان سے زیادہ عزیز رکھے۔ علم سے جن جن

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

چیزوں کو نسبت ہے اس کا ادب کرنا چاہیئے قلم، کاغذ، سیاہی، دوات ان سب کا ادب ملحوظ رکھے۔

حضرت سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک لفظ بھی پڑھایا وہ میرا مالک ہے وہ مجھے فروخت کرسکتا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد کے گھر کی جانب پیر نہیں کرتے تھے۔ استاد کے آگے چلنا، استاد سے پہلے کہہ دینا بہت بری بات ہے۔ استاذ کو خوش رکھنا، ان کی دعائیں لینا اور فیض حاصل کرنا چاہیئے۔

نسیانِ قرآن

(احادیث شریفہ کی روشنی میں)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

﴿عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَعَاهَدُوْا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیاً مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا﴾

حضرت سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی نگہداشت رکھو، پس قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ وہ فرار ہونے میں عقل میں باندھے ہوئے اونٹوں سے زیادہ تیز ہے۔

﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ

فَلَمْ اَرَاذَنْباً اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اَوْ آيَةٍ اُوْتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا (رواہ ابوداود)﴾

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے گناہ مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت یاد کی ہو پھر اس کو بھول گیا ہو۔اس کو امام نووی نے ابوداؤد سے نقل کیا ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ اِسْتَذْكِرُوْا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّياً مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ﴾

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات بہت بری ہے کسی ایک کیلئے کہ وہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ انہیں یہ کہنا چاہیئے کہ وہ مجھ سے بھلادی گئی فرمایا کہ قرآن مجید کو خوب یاد رکھو اور اس کو پڑھا کرو۔پس البتہ وہ لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں چوپایوں سے زیادہ تیز اور سریع الفرار ہے۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَامَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اَطْلَقَهَاذَهَبَتْ(رواه الشيخان)﴾

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ صاحب قرآن کی مثال اس شتربان کی طرح ہے کہ جس نے اونٹنی کو باندھ رکھا ہو اگر وہ اسے باندھے رکھے تو رکی رہے اور اگر وہ اسے چھوڑ دے تو وہ بھاگ چلی جائے گی۔

﴿عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ مَا مِنَ امْرِیٍٔ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ یَنْسَاهُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَجْذَمَ(رواه ابوداود)﴾

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں ہے کوئی آدمی جس نے قرآن مجید پڑھا ہو، پھر اسے بھول گیا ہو مگر یہ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو ملے گا اس حال میں کہ وہ مجذوم ہوگا۔اس کی روایت ابوداؤد نے کی اور اسکو صاحب التاج الجامع نے نقل کیا۔

نوٹ: مجذوم یعنی ''مقطوع الید بالمرض الجذام'' اسکا ہاتھ جذام کی بیماری کی وجہ سے کٹا ہوا ہوگا۔اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا عَنْ سَوْقِ الْقُرْآنِ اِلَی النَّارِ .

مختصر حالات سیدنا امام عاصم کوفی تابعی رضی اللہ عنہ

اسم گرامی: عاصم، کنیت: ابوبکر، والد گرامی: عبداللہ، کنیت: ابوالنجود، والدہ محترمہ: بَهْدَلَهْ ہے۔ آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ باعتبار طبقات ورجال آپ امام عبداللہ بن عامر شامی کے بعد باقی ائمہ قراءت سبعہ پر مقدم ہیں، اس اعتبار سے آپ قراءت سبعہ کے پانچویں امام ہیں۔

آپ نے اپنے عہد کے ان نامور شیوخ سے اکتساب فن تجوید فرمایا:۔

(۱) شیخ القراء امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ سلمیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ (۲) شیخ القراء امام ابومریم زر بن حبیش الاسدی رحمۃ اللہ علیہ (۳) شیخ القراء امام ابوعمر سعد بن الیاس شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

اور شیخ القراء امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ سلمیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے ان اصحاب باصفاء سے علوم قراءت حاصل کیا:۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (۲) حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۴) حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

شیخ القراء امام ابومریم زر بن حبیش الاسدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اصحاب کرام سے فن قراء

ت کا اکتساب فرمایا:۔

(۱) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (۲) حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

شیخ القراء امام ابو عمر سعد بن الیاس شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فن قراءت سیکھا۔ اور صحابۂ کرام نے بلاواسطہ رسول کریم ﷺ سے حاصل فرمایا۔

دور دراز مقامات سے لوگ حصول علم تجوید وقراءت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ۔آپ فصاحت وحفظ تجوید کے جامع اور بہترین آواز وادائی سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ،ادائی ولہجہ عجیب خداداد تھا اور خوش الحانی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔

آپ کی خوش الحانی قراءت سے متعلق ان نامور علماء وفقہاء امت کے اقوال حسب ذیل ہیں:۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆ امام ابواسحاق سبعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ’’میں نے عاصم (رحمۃ اللہ علیہ) سے بہتر قاری نہیں دیکھا۔ عاصم (رحمۃ اللہ علیہ) سے زیادہ قرآن کا کوئی عالم نہیں‘‘۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ’’عاصم صاحب قرأت اور حماد رحمۃ اللہ علیہ صاحب فقہ تھے۔ میں عاصم (رحمۃ اللہ علیہ) کو زیادہ پسند کرتا ہوں‘‘۔

☆ حضرت عبداللہ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ) سے حضرت عاصم کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ نہایت نیک، معتبر، مقری اور بہترین انسان تھے۔

☆امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''عاصم رحمۃ اللہ علیہ صاحب سنت وقرأت، ثقہ اور رئیس القراء تھے''۔

امام عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کوفہ کی مسند قرأت پر آپ کا انتخاب عمل میں آیا اور بحیثیت امام القراء تقریباً پچاس (۵۰) برس تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ اور امام عاصم نے کوفہ میں ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ ابوبکر نے فرمایا کہ وصال کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ آیت کریمہ جاری تھی:۔

رُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحق (سورہ یونس۔ آیت ۳۰) یعنی پھر پہنچادیے جائیں گے اللہ کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے۔ آپ کے دو راوی ہیں:۔(۱) حضرت ابوبکر شعبہ رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت ابوعمرو حفص رحمۃ اللہ علیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مختصر حالات راوی اول حضرت ابوبکر شعبہ رحمۃ اللہ علیہ

نام: شعبہ بن عیاش بن سالم الکوفی الاسدی، کنیت: ابوبکر ہے۔ اور آپ کی پیدائش ۹۵ھ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

(رواہ البخاری)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (اسکی روایت بخاری نے کی ہے)

میں کوفہ میں ہوئی۔حفاظ حدیث میں آپ کا شمار ہوتا ہے،آپ بڑے متقی پرہیزگار،عابد و زاہد،صاحب سنت وقرأت،ثقہ،صدوق تھے،اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے کہ ستر (۷۰) سال تک عبادت میں مصروف رہے،اور چالیس (۴۰) سال تک عبادت الٰہی میں شب بیدار رہے۔اور خود فرماتے ہیں کہ: میں نے کبھی منکر کام نہیں کیا،اور تینتیس (۳۳) سال سے روزانہ ایک قرآن مجید ختم کرتا ہوں۔

آپ امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ہیں،اور امام عاصم سے پانچ پانچ آیتیں پڑھکر تقریباً بتیس سال میں قرآن مجید ختم کیا۔اور روایت میں آتا ہے کہ ''آپ کی وفات کے وقت آپ کی ہمشیر رونے لگی،آپ نے فرمایا کہ بہن کیوں روتی ہے اس مقام بلافرش کو دیکھو جہاں میں نے (۱۸) ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے خبردار کوئی بے ادبی نہ ہونے پائے''۔۹۸ سال کی عمر شریف میں بمقام کوفہ ۲۱/ جمادی الآخر ۱۹۳ھ کو اس دار فانی کو کوچ کیا۔اور آپ کی تاریخ وفات (امام عالی) ہے آپ کی روایت دو ۲ طرق سے مروی ہے۔

(۱) طریق یحیٰ ابن آدم (۲) طریق یحیٰ علیمی۔لیکن بطریق یحیٰ ابن آدم ہی آپ کو روایت سنداہم تک پہنچی۔آپ کے بارے میں امام حنبل فرماتے ہیں ''آپ بڑے صادق ،صالح ،ثقہ وصاحب قرآن تھے''۔

مختصر حالات راوی دوم سیدنا امام حفص رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام حفص بن مغیرہ اسدی البزار الکوفی ،کنیت ابوعمرو ہے۔سنہ ۹۰ھ میں بمقام

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کوفہ میں پیدا ہوئے۔آپ امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ربیب (یعنی وہ جو بیوی کے دوسرے شوہر سے پیدا ہوئے ہوں) اور دوسرے راوی ہیں۔آپ اصحاب عاصم میں قرأت کے بہت بڑے عالم تھے۔سیدنا امام عاصم کے انتقال کے بعد آپ نے نہایت کوشش اور محنت سے فنِ قرأت کی اشاعت کی جس کا نتیجہ ہے کہ آج تک تمام دنیا میں عام طور پر آپ ہی کی روایت سے قرآن مجید لکھا اور پڑھا جاتا ہے، چونکہ سیدنا حفص کی روایت قرأت سبعہ وعشرہ میں سب سے آسان وسہل ہے اس لئے اسی روایت سے قرآن مجید لکھا گیا ہے۔

امام حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ضُعْفٍ، ضُعْفٍ، ضُعْفاً کے ضمہ کے سوا کسی حروف میں امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت نہیں کی۔آپ کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے جس میں آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شریک تھے۔اس کے علاوہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درس بھی تھے۔

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کو امام عاصم نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قرأت تعلیم فرمائی تھی۔آپ کی روایت بھی دو (۲) طرق سے مروی ہے:۔

(۱) طریق عبیداللہ ابن الصباح (۲) طریق عمرو ابن الصباح ۔

آپ (۹۰) سال کی عمر شریف میں بمقام کوفہ ۱۸۰ھ میں اس دار فانی سے راہی عالم جاودانی ہوئے۔اور آپ کی تاریخ وفات ۱۰۸ (امام زمان) ہے اور آپ کا رمز ''ع'' ہے

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مختصر حالات علامہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ

نام: محمد بن محمد جزری شافعی ہے۔ آپ کی کنیت ابوالخیر اور لقب شمس الدین ہے۔ اور آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک بھی محمد بن محمد جزری ہے۔ آپ شب شنبہ میں پچیس رمضان المبارک ۷۵۱ھ کو دمشق میں تولد ہوئے۔

تمام علوم وفنون حاصل کرنے کے بعد قراءت وحدیث وتفسیر وفقہ میں متعدد کتابیں تصنیف وتالیف فرمایں۔ چنانچہ علم قراءت میں ''اَلْاِهْتِدَا فِي الْوَقْفِ وَالْاِبْتِدَا '' اور ''اَلطَّيِّبَه '' ، منظوم اور مقدمۃ الجزری وغیرہ آپ ہی کی تصانیف میں سے ہیں۔ عرصۂ دراز تک قرآن کریم اور علوم شرعیہ کی خدمت انجام دیتے رہے۔ آخر کار بیاسی (۸۲) سال کی عمر شریف میں پانچ ربیع المنور ۸۳۳ھ کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت شیراز میں وفات پائی اور مدرسۂ دارالقراء جو آپ کا قائم کردہ تھا اور جس میں قرآن حکیم اور قراءت کی تعلیم ہوتی تھی، اسی مدرسۂ میں تدفین ہوئی۔

یَقُوْلُ رَاجِیْ عَفْوِرَبٍّ سَامِعٖ ☆ مُحَمَّدُابْنُ الْجَزْرِیِّ الشَّافِعِیْ

ترجمہ:۔ کہتا ہے امیدوار معافی، پروردگار سننے والے کی، محمد بیٹا جزری شافعی کا

تجوید کی اہمیت

(سوال) تجوید کے معنی کیا ہیں؟

جواب: تجوید کے معنی سنوارنا ہے اورفن تجوید میں ہر حرف کواس کے مخرج اور صفات کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنا تجوید ہے۔

(سوال) تجوید کی غرض کیا ہے؟

جواب: تجوید کی غرض قرآن مجید پڑھتے وقت غلطیوں سے بچنا اور پورا پورا ثواب حاصل کرنا ہے۔

(سوال) تجوید کا مرتبہ کیا ہے؟

جواب: تجوید کا مرتبہ تمام علوم سے افضل واعلیٰ ہے کیونکہ اسکا تعلق قرآن مجید کا صحیح پڑھنا ہے۔

(سوال) صحیح تلاوت قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کیا ارشاد فرماتا ہے؟

جواب: ﴿اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ،اُولٰٓئِکَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ (البقرہ ۱۲۱)﴾

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسکی کما حقہ تلاوت کرتے ہیں اور وہی لوگ حقیقی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(سوال) کیا ترتیل سے قرآن مجید کی تلاوت ضروری ہے؟

جواب: ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ﴿وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا (المزمل ۴)﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترجمہ: اور قرآن (مجید) کو خوب ترتیل سے پڑھیئے۔

(سوال) ترتیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: ترتیل سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کے تمام حروف کو اور ہر لفظ کو الگ الگ مخارج وصفات کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر (وقف کے قواعد کے ساتھ) پڑھنا۔

(سوال) قرآن مجید کو کیسا اور کس لہجہ میں پڑھنا چاہیئے؟

جواب: قرآن مجید کو عربوں کے انداز میں بلاتکلف اور ان کی آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:۔

﴿اِقْرَءُ وْا الْقُرْآن بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا﴾ (تم قرآن کو عرب کے انداز میں پڑھو) فسق وفجور کے لحن سے بچنا چاہیئے، راہبوں کے لحن اور گانے کی طرز پر قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیئے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) کیا تجوید کے ساتھ قرآن کی تلاوت آسان ہے؟

جواب: ہاں! کیونکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر ۱۸)﴾

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے ذکر کیلئے، ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

(سوال) تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ﴿فَکُلُّ مَنْ جَوَّدَ جَوَّدَ عُقْبَاہُ﴾ (جس نے قرآن کریم کو تجوید سے پڑھا اس

نے اپنی آخرت کو اچھا کیا) تلاوت قرآن پاک کا پورا پورا ثواب اس کو صحیح پڑھنے پر ہی ملتا ہے اور تلاوت کی برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔

(سوال) علامہ ابن جزری تجوید کی اہمیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: علامہ ابن جزری تجوید کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ☆مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

ترجمہ: تجوید کے ساتھ (قرآن پڑھنا) ضروری اور لازم ہے۔ جو کوئی قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے گنہگار ہوگا۔

(سوال) قرآن مجید کے سیکھنے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی)﴾

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے) (اسکی روایت بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے کی ہے)

(سوال) کیا قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے؟

جواب: ہاں! قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿جَوِّدُوا الْقُرآنَ وَ زَيِّنُوابِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَاَعْرِبُوْهُ فَاِنَّهٗ عَرَبِيٌّ وَاللّٰهُ يُحِبُّ اَنْ يَّعْرِبَ بِهٖ﴾

(قرآن مجید کوکسی مجود کرواوراسے عمدہ آوازوں سے زینت دواوراسے واضح پڑھو بے شک وہ واضح ہے)۔

(سوال) کیاعلم تجوید کا حاصل کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں! تجوید کا تفصیلی علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے،لیکن قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ صحیح پڑھنا ہر مسلمان مرد،عورت پر فرض ہے۔

(سوال) کیا تجوید سے قرآن پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں تجوید سے قرآن پڑھنا ضروری ہے، چنانچہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿رُبَّ قَارِيءٍ لِلْقُرآنِ وَالْقُرآنُ يَلْعَنَهٗ﴾ (کئی قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پرلعنت کرتا ہے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) کیا نماز میں تجوید کے ساتھ تلاوت ضروری ہے؟

جواب: ہاں! نماز میں تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا فرض ہے۔اسکے بغیر نماز فاسد ہوجاتی

ہے۔التجوید فرض فی الصلاۃ تفسد بدونہ لانہ مامور بہ(تفسیرات احمدیہ) (ہاں زبان میں لکنت ہو،محنت ومشقت کے باوجودنہیں آتا ہوتواور بات ہے۔تب بھی کوشش کرتا رہے کہ اس راہ میں کوشش پر بھی اجر ہے)

(سوال) قاری کوکن علوم کا جاننا ضروری ہے؟

جواب: قاری کوتین (۳)علوم کا جاننا بے حد ضروری ہے:۔(۱)علم تجوید(۲)علم وقف (۳)علم قراءت

(سوال) تجوید کاعلم کس سے حاصل کریں؟

جواب:علم تجوید ماہر تجوید سے حاصل کیا جائے،اورکم ازکم مکمل ایک قرآن مجید مجود کوسنایا جائے۔علماء نے اسکے تین طریقے بتلائے ہیں:۔(۱)استاذ پڑھے اورشاگرد سنے(۲) شاگرد پڑھے اوراستاذ سنے(۳) پہلے استاذ پڑھے اورشاگرد سنے اورپھرشاگرد وہی آیت کوپڑھے اوراستاذ سنے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال)ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا کیاعمل تھا؟

جواب:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ آپ فرمایا کرتے کہ بغیرترتیل سورۃ البقرہ یاسورۃ آل عمران پڑھنے سے بہتر ہے کہ میں سورۃ القارعۃ وسورۃ زلزال ترتیل کے ساتھ پڑھوں۔

(سوال) لحن کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصول تجوید کے خلاف اور بے قاعدہ پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔

(سوال) لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحن کی دو (۲) قسمیں ہیں (۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

(سوال) لحن جلی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: لحن جلی کھلی ہوئی غلطی کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ایسی غلطی کرنا کہ حرف بدل جائے، اور حرف بدلنے سے معنی بھی بدل جائیں۔ لحن جلی حرام ہے۔ نماز کی حالت میں ایسی غلطی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(سوال) لحن خفی کسے کہتے ہیں؟ اور اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: لحن خفی چھپی ہوئی اور چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں یعنی یہ کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ایسی غلطی کرنا کہ معنی تو نہ بدلے، مگر قواعد تجوید کے خلاف ہو اور یہ مکروہ ہے، قاری کو ایسی غلطیوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنا چاہئیے۔

(سوال) لحن جلی کن صورتوں میں ہوتی ہے؟

جواب: لحن جلی حسب ذیل صورتوں میں ہوتی ہے:۔

(۱) حرف کی غلطی:۔ عربی حرف کی جگہ غیر عربی حرف پڑھا جائے۔ جیسے: قُل کی جگہ کُل، اَلْحَمْدُ کو اَلْھَمْدُ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۲) اعراب کی غلطی:۔زیر، زبر یا پیش کی غلطی، زیر کو زبر سے پڑھنے سے معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔جیسے؛اَنْعُمْتَ کے بجائے اَنْعَمْتِ

(۳) حرکات کی غلطی:۔حرکت کو کھینچ کر حرف مد بنا دیا جائے اور حرف مد کو کم کر کے حرکت بنانے سے بھی معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔مثلاً؛قَالَ کی بجائے قَالَا .قَتَلَ کی بجائے قَتَلَا

(۴) مخارج کی غلطی:۔ایک مخرج کو دوسرے مقام سے ادا کرنا۔اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ

(۵) صفات کی غلطی:۔صفات کی غلطی سے بھی معنی بدل جاتے ہیں۔جیسے''ص'' کی جگہ''س'' پڑھے یا''ط'' کی جگہ''ت'' پڑھے۔صِرَاطَ کی جگہ سِرَاتَ اور عَصٰی کی بجائے عَسیٰ.

(۶) وقف کی غلطی:۔وقف صحیح نہ کرنے کی صورت میں بھی معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔

(۷) حرکت وسکون کی غلطی:۔حرکت کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دیا جائے۔اَنْعَمْتَ کو اَنَعَمْتَ .قَتَلَ کو قَتْلَ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۸) تشدید وتخفیف کی غلطی:۔مشدد کو مخفف کر دیا جائے اور مخفف کو مشدد کر دیا جائے۔ جیسے؛اِیَّاکَ سے اِیَاکَ

(۹) حذف واضافہ کی غلطی:۔بے جا حذف واضافہ کر دیا جائے۔اَلْحَمْدُ کی بجائے اَلْحَمْدُوْا.

اسلئے ضروری ہیکہ تلاوت قرآن کے وقت لحن جلی اور لحن خفی سے بچنے کی پوری کوشش

کریں۔

تجویدی اصطلاحات

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱)حرکت:۔زبر،زیر اور پیش کو کہتے ہیں۔

(۲)متحرک:۔حرکت والا یعنی وہ حرف جس پر زبر،زیر یا پیش ہو۔

(۳)سکون:۔جزم ـْ کو کہتے ہیں۔

(۴)ساکن:۔سکون والا یعنی وہ حرف جس پر سکون ہو۔

(۵)فتحہ:،زبر ـَ کو کہتے ہیں۔(۶)مفتوح:۔فتحہ والا یعنی جس پر زبر ہو۔

(۷)ضمہ:۔پیش ـُ کو کہتے ہیں۔(۸)مضموم:۔ضمہ والا یعنی وہ حرف جس پر ضمہ یعنی پیش ہو۔

(۹)کسرہ:۔زیر ـِ کو کہتے ہیں۔(۱۰)مکسور:۔کسرے والا یعنی وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو۔

(۱۱) تشدید:۔کسی حرف کو دو مرتبہ اس طرح پڑھنا کہ پہلی مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک حرف کی آواز نکلے۔جیسے۔اِنَّ ،اس مثال میں پہلے نون ساکن کی آواز نکلی پھر متحرک کی۔

(۱۲) مشدد:۔تشدید والا یعنی وہ حرف جس پر تشدید ہو۔

(۱۳) تنوین:۔دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں، (۱۴) مُنَوَّنْ:۔جس حرف پر تنوین ہو اسکو منون کہتے ہیں۔

(۱۵) تعوذ:۔اَعُوْذُبِاللّٰه مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کا پڑھنا۔

(۱۶) بسملہ:۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا پڑھنا۔

(۱۷) منون:۔جس حرف پر تنوین ہو۔(۱۸) لحن:۔غلط پڑھنا۔(۱۹) اظہار:۔ظاھر کرنا

(۲۰) خیشوم:۔ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ۔

(۲۱) ادغام:۔ملانا یعنی حرف ساکن کو دوسرے متحرک میں ملا کر پڑھنا۔

(۲۲) مدغم:۔ پہلا حرف جسکو ملایا جائے۔ (۲۳) مدغم فیہ:۔دوسرا حرف جس میں ملایا جائے۔

(۲۴) قلب:۔نون ساکن وتنوین کو میم سے بدلنا۔

(۲۵) اخفاء:۔حرف کو ناک میں چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھنا (واضح رہے کہ تشدید نہ ہونے پائے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۲۶) مد:۔حروف کو کھینچنا (۲۷) قصر:۔مد نہ کرنا۔

(۲۸) حروف مدہ (و۔ا۔ی) جبکہ اس سے پہلے موافق حرکت ہو۔

(۲۹) حروف لین:۔و۔ی۔ (۳۰) وصل:۔ملانا

(۳۱) وقف:۔ٹھرنا (کلمہ کے آخری حرف متحرک کو ساکن کر کے پڑھنا)

بَابُ حُرُوفِ الْهِجَّا

(حروف ھجا کا بیان)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) حروف ہجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو حروف الگ الگ لکھے جاتے ہیں انھیں حروف ہجاء کہتے ہیں۔

(سوال) عربی زبان کے حروف ہجاء کتنے ہیں؟

جواب: عربی زبان میں جملہ انتیس (۲۹) حروف ہجاء ہیں۔

(سوال) حروف ہجا میں دو حرفی حروف کتنے ہیں؟

جواب: دو حرفی حروف بارہ (۱۲) ہیں۔با۔تا۔ثا۔حا۔خا۔را۔زا۔طا۔ظا۔فا۔ھا۔یا۔

ان حروف کو زبر لگا کر الف کے ساتھ پڑھا جائے۔بَا۔تَا۔ثَا۔اور یہی اس کے ہجا ہے۔

(سوال) تین حرفی حروف کتنے ہیں؟

جواب: تین حرفی حروف سولہ (۱۶) ہیں۔ الف۔جیم۔دال۔ذال۔سین۔شین۔صاد۔ضاد۔عین۔غین۔قاف۔کاف۔لام۔میم۔نون۔واوٗ۔

(سوال) چارحرفی حروف کتنے ہیں؟

جواب: چارحرفی صرف ایک حرف ہے ھمزہ ہے۔

بَابُ الْحَرُكَةُ

(حرکت کا بیان)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) حرکت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر، پیش کو حرکت کہتے ہیں۔حرکت والے حرف کو پڑھتے ہی آگے نکل جائیں ذرا بھی نہ کھینچیں۔جیسے؛اِرَمَ. عَرَضَ. سُطِحَ۔ان الفاظ کو ذرا بھی کھینچے تو معنی بدل جائیں گے۔

(سوال) دوحرکت کسے کہتے ہیں؟

جواب: دوحرکت یعنی ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔اس کو کم کر کے ایک

حرکت کی مقدار نہیں بنانا چاہیئے ورنہ معنی بدل جائینگے۔

(سوال) دو حرکت کی مقدار کن مقامات پر کھینچ کر پڑھا جائے گا؟

جواب: قرآن مجید میں صرف چھ (٦) مقامات پر دو حرکت کے برابر کھینچنا چاہیئے۔(١) واوٗ مدہ (٢) الف مدہ (٣) یاء مدہ (٤) کھڑا زبر ٰ (٥) کھڑی زیر ٖ (٦) الٹا پیش ٗ

﴿هم صفات / هم مخرج حروف﴾

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(یہاں پر ہم مخرج حروف بیان کئے جارہے ہیں اکثر لوگ ان ہی حروف کی ادائی میں غلطیاں کرتے ہیں۔کیونکہ اس کے مخارج قریب قریب ہیں۔اسکی اچھی طرح مشق کی جائے۔) اور وہ یہ ہیں۔

اَتُ — اَطُ—

اَثُ — اَسُ .اَصُ

اَحُ — اَہُ

اَخُ— اَقُ

اَذُ – اَزُ

اَضُ – اَظُ

اَعُ – اَءُ

اَقُ – اَغُ

ابو الفدا اسلامک ریسرچ سنٹر

تعوذ وبسملہ کی وجوہات

(سوال) تعوذ اور بسملہ اور سورہ کو ملا کر پڑھنے کی کتنی وجوہ ہیں؟

جواب: جب تعوذ، بسملہ اور سورہ تینوں کو ملا کر پڑھنا ہو تو چار وجوہ سے پڑھ سکتے ہیں:۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

☆ تعوذ، بسملہ اور سورہ۔ سب کو علحدہ علحدہ پڑھنا۔

☆ تعوذ اور بسملہ دونوں کو ملانا۔ اور سورہ کو الگ پڑھنا۔

☆ تعوذ کو الگ پڑھنا۔ بسملہ اور سورہ دونوں کو ملانا۔

☆ تعوذ، بسملہ اور سورہ تینوں کو ملانا۔ جس کو مندرجہ ذیل چارٹ میں بتایا گیا ہے۔

تعوذ بسملہ سورہ

o o o

o o o

o o o

o o o

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ

(مخارج کا بیان)

(سوال) مخرج کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس مقام سے حرف کی آواز نکلتی ہے اس مقام کو مخرج کہتے ہیں، اس کی جمع مخارج ہیں۔

(سوال) مخرج کیسے معلوم کیا جاتا ہے؟

جواب: جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس حرف کو ساکن کردیں اور اس سے پہلے ھمزہ

(متحرک الف) لاکراسکو ادا کریں، جہاں آواز ختم ہوگی وہی اس کا مخرج ہوگا۔جیسے

اَبْ. اَقْ. اَثْ . اَسْ

(سوال) جملہ مخارج کتنے ہیں؟

جواب: مخارج حروف سترہ (۱۷) ہیں۔بعض کے نزدیک (۱۶) اوربعض کے پاس (۱۴) کہاہے۔مگر جمہورقراء کےنزدیک (۱۷) ہیں۔

(سوال) موضع کسے کہتے ہیں؟

جواب: موضع اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پرمخرج بنتاہے،اوراس کی جمع مواضع ہے۔

(سوال) مخارج کتنے مواضع میں تقسیم ہوتے ہیں؟

جواب: جملہ مخارج پانچ مواضع میں تقسیم ہوتے ہیں۔اوروہ یہ ہیں:

(۱) جوفی (۲) حلقی (۳) لسانی (۴) شفوی (۵) خیشومی

(سوال) جوفی کسے کہتے ہیں اوراسکے کونسے حروف ہیں؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: منہ اورحلق کے درمیان میں جو خالی حصہ ہوتا ہے اس کو جوف کہتے ہیں۔اوراس سے تین حروف مدہ ''و۔ا۔ی'' نکلتے ہیں۔یہ حروف اس وقت مدہ ہوتے ہیں جبکہ یہ خود ساکن ہوں اوراس سے پہلے ان کے موافق حرکت ہو۔یعنی 'الف' سے پہلے زبر اور'واؤ' ساکن سے پہلے پیش اور'ی' ساکن سے پہلے زیرہو۔جیسے نُوْحِیْھَا ۔(الف ہمیشہ حرکتوں اورسکون سے خالی ہوتا ہے اوروہ اکثر کسی حرف کے بعدآتا ہے اور اگر اس پرحرکت

آجائے تو وہ ھمزہ ہو جاتا ہے)

(سوال) حلقی کسے کہتے ہیں اور اس کے حروف بیان کرو؟

جواب: حلق کے تین مخارج ہیں۔(۱) انتہائے حلق (۲) درمیان حلق (۳) ابتدائے حلق

انتہائے حلق:۔یعنی وہ حصہ جو سینہ سے ملا ہوا ہو۔اس جگہ سے دو حروف (ء۔ھ) نکلتے ہیں۔اس کو اقصی الحلق بھی کہتے ہیں۔جیسے؛ اَءُ. اَهُ. مُؤْصَدَةٌ

درمیان حلق:۔وہ حصہ جو حلق کے درمیان میں واقع ہو اس مقام سے دو حروف (ع۔ح) نکلتے ہیں۔اس کو وسط الحلق بھی کہتے ہیں۔جیسے؛ اَعُ. اَحُ. اِدْفَعْ. نَشْرَحُ

ابتداء حلق:۔وہ حصہ جو زبان سے ملا ہوا ہے، وہاں سے دو حروف (غ۔خ) نکلتے ہیں اور اس کو ادنی الحلق بھی کہا جاتا ہے۔جیسے؛ اَغُ. اَخُ. بَلِّغْ. نَنسَخُ

(سوال) لسانی کسے کہتے ہیں، اور اس کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: لسان زبان کو کہتے ہیں اور جو حروف لسان سے نکلتے ہیں اسکو لسانی کہا جاتا ہے لسان کے تین حصے ہوتے ہیں۔(۱) آخر (۲) درمیان (۳) ابتداء

(سوال) موضع لسانی سے کتنے مخارج اور کتنے حروف نکلتے ہیں؟

جواب: لسان سے دس مخارج اور اٹھارہ حروف نکلتے ہیں۔

......آخر زبان......

(سوال) آخر زبان سے کتنے مخارج اور کتنے حروف نکلتے ہیں؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: آخر زبان سے دومخارج نکلتے ہیں۔(۱)غَلْصَمِیُ(۲) عَکَدِیُ

غَلْصَمِیُ: زبان کی جڑ اور تارق پڑ جیپ کے اندر کے حصہ سے ایک حرف ''ق'' نکلتا ہے

۔اَقْ. عَلَقْ

عَکَدِیُ:۔زبان کی جڑ اور پڑ جیب کے باہر سے ایک حرف ''ک'' نکلتا ہے۔جیسے:۔

اَکْ. ذِکْرَکْ۔

......درمیان زبان......

(سوال) درمیان زبان سے کتنے مخارج وحروف نکلتے ہیں؟

جواب: درمیان زبان سے دومخارج اور چار حروف نکلتے ہیں۔(۱)شَجَرِیُ(۲)ضِرْسِیُ

شَجَرِیُ:۔درمیان زبان اور تالو سے ملکر تین حروف ''ج۔ش۔ی (غیر مدہ)'' نکلتے ہیں۔

جیسے:اَجْ ، اَشْ. اَیْ. اُخْرُجْ. اَلْمَشْرِقْ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ضِرْسِیُ:۔درمیان زبان کا سیدھا یا بایاں کنارہ اس کے مقابل والے اوپر کے ڈاڑھوں

سے ملکر ایک حرف ''ض'' نکلتا ہے۔جیسے:اَضْ. نَضْرِبُ

......ابتدائے زبان......

(سوال) ابتدائے زبان سے کتنے مخارج اور کتنے حروف نکلتے ہیں؟

جواب: ابتدائے زبان سے چار(۴) مخارج اور بارہ (۱۲) حروف نکلتے ہیں۔

(۱)ذَلْقِیُ(۲)نِطْعِیُ(۳)اَسَلِیُ(۴)لَثَوِیُ

ذَلَقِیْ :۔ابتدائے زبان یا نوک اوراوپر کے دانتوں (ثنائے علیا) کے مسوڑھوں سے ایک حرف ''ل'' نکلتا ہے۔جیسے؛اَلْ .قُلْ

''ل'' کے مخرج کے ذرا سامنے کی جانب سے ایک حرف ''ن'' نکلتا ہے۔اوراسی مخرج میں سے ایک اور حرف ''راء''نون کے مخرج کے ذرا سامنے سے نکلتا ہے۔ اَنْ. اَرْ . اَنْعَمْتَ .اَرْسَلَ.

نِطْعِی: ۔زبان کی نوک اورثنائے علیا(اوپر کے دودانت) کی جڑ سے تین (۳) حروف نکلتے ہیں۔ط۔ت۔د۔جیسے؛اَطْ .اَتْ .اَدْ .اِھْبِطْ .وٰعَدْنَا. کَتَبْتُ

اَسَلِیْ :۔زبان کی نوک اور نیچے کے دودانت (ثنائے سفلی) کے اوپری حصہ کے ملنے سے تین حروف نکلتے ہیں۔ص۔ز۔س۔مثلاً:۔اَصْ .اَزْ .اَسْ .تَقْصُصْ .اَزْکیٰ .عَسْعَسْ

لَثوِی :۔نوک زبان اوراوپر کے دانتوں کے کنارہ سے تین (۳) حروف 'ظ۔ذ۔ث' نکلتے ہیں۔جیسے:۔اَظْ . اَذْ.اَثْ .اَظْلَمْ .اِذْھِبْ .یَلْھَثْ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) موضع شفوی سے کتنے مخارج اور کتنے حروف نکلتے ہیں، واضح کیجئے؟

جواب:شفوی (ہونٹ) سے دو(۲) مخارج اور چار (۴) حروف نکلتے ہیں۔

(۱) نیچے کے ہونٹ کا پیٹ اوراوپر والے دانتوں سے ایک حرف ''ف'' نکلتا ہے۔جیسے:۔ اَفْ .تَفْرَحُ

(۲) دونوں ہونٹوں کے ملنے سے تین (۳) حروف ''ب۔م۔و(غیر مدہ)'' نکلتے ہیں۔

جیسے:۔اَبُ .اَمُ. اَوُ نلعَبُ.یَعْلَمُ.عَلَوُ

نوٹ:'ب' ہونٹوں کی تری سے 'م' خشکی سے نکلتا ہے اور 'واؤ' کی ادائی کے وقت منہ گول ہوتا ہے۔

(سوال) موضع خیشومی کے کتنے مخارج اور کتنے حروف ہیں؟

جواب:موضع خیشومی سے ایک مخرج اور دوحروف نکلتے ہیں۔بحالت غنہ اور اخفاء''م'' اور''ن'' کی آواز کوناک میں گھمانے سے نکلتے ہیں۔جیسے؛مَنْ یَّقُوْلُ .فَصَبْرٌ جَمِیْل.

(سوال) جملہ مخارج سلسلہ وار بیان کرو؟

جواب:(۱) جوفی (و۔ا۔ی مدہ) (۲) حلقی (ء۔ھ) اقصی الحلق (۳) حلقی (ع۔ح) وسط الحلق

(۴) حلقی (غ۔خ) ادنی الحلق سے نکلتے ہیں۔

(۵) غلصمی:۔زبان کی جڑ اور بڑ جیپ سے''ق'' نکلتا ہے۔(۶) عکدی:۔''ک'' نکلتا ہے۔

(۷) شجری:۔ج۔ش۔ی (غیر مدہ) (۸) ضرسی:۔''ض''

(۹) ذلقی:۔''ل'' (۱۰) ذلقی:۔''ن'' (۱۱) ذلقی:۔''ر''

(۱۲) نطعی:۔''ت۔د۔ط'' (۱۳) اسلی:۔''ز۔س۔ص'' (۱۴) لثوی:۔''ث۔ذ۔ظ''

(۱۵) شفوی:۔''ف'' (۱۶) شفوی:۔''ب۔م۔و (غیر مدہ)'' (۱۷) خیشومی:۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ن۔م (غنہ واخفاً)

(سوال) مخارج الحروف کے متعلق علامہ ابن جزری علیہ الرحمہ کے مکمل اشعار سنایئے؟

جواب: علامہ ابن جزری کے مخارج الحروف سے متعلق اشعار یہ ہیں:۔

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ ☆ عَلَى الَّذِیْ یَخْتَارُہٗ مَنِ اخْتَبَرَ

ترجمہ: حروف کے مخارج سترہ (۱۷) ہیں۔ اس شخص کے قول پر جس نے اس کو آزما کر اختیار کیا۔

فَالِفُ الْجَوْفِ وَاُخْتَاهَا وَهِیَ ☆ حُرُوْفُ مَدٍّ لِلْهَوَاءِ تَنْتَهِیْ

ترجمہ:۔ پس الف جوفی اور اسکی دو بہنیں ہیں اور وہ، یہ حروف مدہ ہیں اور ھواء پر ختم ہوتے ہیں۔

ثُمَّ لِاَقْصَی الْحَلَقِ هَمْزٌ هَاءُ ☆ ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَیْنٌ حَاءُ

ترجمہ:۔ پھر انتہائے حلق سے ہمزہ وھا، پھر اس کے درمیان سے عین حا نکلتے ہیں۔

اَدْنَاہُ غَیْنٌ وَخَاءُ وَالْقَافُ ☆ اَقْصَی اللِّسَانِ ثُمَّ الْکَافُ

ترجمہ:۔ ادنی الحلق سے غین خا نکلتے ہیں، اور قاف اقصی زبان (زبان کی جڑ) اور اسکے اوپر سے ک نکلتا ہیں۔

اَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِیْمُ الشِّیْنُ یَا ☆ وَالضَّادُ مِنْ حَافَّتِهٖ اِذْ وَلِیَا

ترجمہ:۔ اسکے نیچے سے اور وسط زبان سے جیم۔ شین۔ یا۔ اور ضاد زبان کے کنارہ سے جبکہ

وہ ملے۔

اَلْاَضْرَاسَ مِنْ اَیْسَر اَوْ یُمْنَاهَا☆وَاللَّامُ اَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

ترجمہ:۔داڑھوں کے بائیں جانب سے یا سیدھی جانب سے،اورلام کامخرج ادنائے زبان کے ابتدائی حصہ سے انتہائی حصہ تک ہے۔

وَالنُّوْنُ مِنْ طَرْفِهٖ تَحْتَ اجْعَلُوْا☆وَالرَّاءُ یُدَانِیْهِ لِظَهْرِنِ ادْخُلُوْا

ترجمہ:۔اورنون کونوک زبان اورلام کے مخرج کے نیچے سے،اورراءکونون کے مخرج کے نیچے جبکہ پشت نوک زبان کولگائی جائے۔

وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَامِنْهُ وَمِنْ☆عُلْیَا الثَّنَایَا وَالصَّفِیْرُ مُسْتَكِنْ

ترجمہ:۔طاء،دال اورتاءنوک زبان سے اور،اوپر والے دونوں دانتوں کی جڑ سے حروف صفیرہ۔

مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَایَا السُّفْلٰی☆وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْیَا

ص،ز،س،نوک زبان اورثنائے سفلی کے اوپر ہے۔اورظاء،ذال اورثاءثنائے علیا کے

مِنْ طَرْفَیْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ☆فَالْفَا مَعَ اَطْرَافِ الثَّنَایَا الْمُشْرِفَهْ

ترجمہ:۔دونوں کناروں سے قرار پاتے ہیں۔اورنیچے کے ہونٹ کے باطن سے فاءجبکہ ثنائے علیا کے کنارے ملیں۔

لِلشَّفَتَیْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِّیْمُ☆وَغُنَّةٌ مَخْرَجُهَا الْخَیْشُوْمُ

ترجمہ:۔ دونوں ہونٹوں سے واو، با، میم اور حروف غنہ کا مخرج ناک کی جڑ ہے۔

بَابُ الصِّفَاتِ

(صفات کا بیان)

(سوال) صفات کس کو کہتے ہیں؟

جواب: صفات، صفت کی جمع ہے۔ حروف کی آواز سے جو مستقل یا عارضی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس سے ایک مخرج کے کئی حرفوں میں فرق ہوتا ہے حروف کو سخت پڑھا جائے یا نرم، پست پڑھا جائے یا بلند، باریک پڑھا جائے یا موٹا۔ وغیرہ

(سوال) صفت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ صفت کی دو (۲) قسمیں ہیں:۔ (۱) عارضی (۲) لازمی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

صفات عارضی:۔ وہ صفات جو عارضی ہوتے ہیں اور حرف کی حرکت کے لحاظ سے اس کے صفات بھی بدلتے ہیں۔ جیسے لام جلالہ سے پہلے والی حرکت کے بدلنے سے اسکی صفت بھی بدل جاتی ہے۔

صفات لازمی:۔ وہ صفات جو اصلی اور لازمی ہوتے ہیں۔ جسے صفات ذاتیہ و صفات لازمہ بھی کہتے ہیں اور یہ حرف کے ساتھ ہر وقت لازم اور ہر حال میں موجود رہتے ہیں۔ یہ حرف سے نہ کبھی جدا ہوتے ہیں اور نہ کبھی جدا ہو سکتے ہیں۔

(سوال) صفات لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اضدادیہ (۲) غیر اضدادیہ

(سوال) صفات اضدادیہ کسے کہتے ہیں، اور ایک حرف کیلئے کتنے صفات ہوتے ہیں؟

جواب: ہر حرف کیلئے کم سے کم پانچ (۵) صفات لازمی یا اصلی ہوتے ہیں جن کی ضد آتی ہے۔ یعنی ان کے خلاف بھی صفت آتی ہو اس کو صفات اضدادیہ کہتے ہیں۔

(سوال) صفات اضدادیہ کتنے ہیں، بیان کرو؟

جواب: صفات اضدادیہ پانچ ہیں:۔

(۱) مہموسہ (کمزور پڑھے جانے والے) اسکی ضد۔ مجہورہ (بلندی والے)

(۲) شدیدہ (سخت) اسکی ضد۔ رخوہ (نرم)

(۳) مستعلیہ (بلند) اسکی ضد۔ مستفلہ (پست)

(۴) مطبقہ (بند) اسکی ضد۔ منفتحہ (کھلے)

(۵) مذلقہ (تیزی سے ادا ہونے والے) اسکی ضد۔ مصمتہ (خاموش یا رکنے والے)

(سوال) مہموسہ اور اسکی ضد کے حروف اور اسکی کیفیت بیان کیجئے؟

جواب: مہموسہ کے معنی کمزور کے ہیں۔ ان کے حروف کا مجموعہ 'فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ' ہے۔ ان حروف کی ادائی کے وقت سانس جاری رہتی ہے اور آواز پست رہتی ہے۔ جیسے: يُوْسُفُ. نَشْرَحْ . يَلْهَثْ. اَرْجِهْ. مَعَايِشُ. وغیرہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مجہورہ:۔ یہ مہموسہ کی ضد ہے ان کے حروف وہ تمام حروف ہیں جو مہموسہ کے علاوہ ہیں۔اور ان کی ادائی کے وقت سانس بند ہوتی ہے۔جیسے؛اُغْلُظْ. فَاسْجُدْ. اَعْرِضْ۔

(سوال) شدیدہ اور اسکی ضد رخوہ کے حروف اور اس کی کیفیت بیان کیجئے؟

جواب: شدیدہ، اس کے معنی قوت کی وجہ سے آواز کا پست اور قوی ہونا۔اس کے حروف کا مجموعہ ''اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ'' ہے۔جیسے؛تَقْعُدُ. تُشْطِطْ. اور باقی (١٦) حروف اسکی ضد رخوہ کے ہیں۔اور وہ نرم پڑھے جاتے ہیں۔جیسے؛ فَاسْتَعِذْ. لَا تَفْرَحْ.

نوٹ: شدیدہ اور رخوہ کے درمیان ''حروف متوسطہ'' ہیں۔جو نہ تو سخت پڑھے جاتے ہیں اور نہ تو نرم بلکہ ان دونوں کے درمیان ادا ہوتے ہیں۔ان حروف کا مجموعہ (لِنْ عُمَرْ) ہے

(سوال) مستعلیہ اور اسکی ضد مستفلہ کے حروف بیان کیجئے؟

جواب: مستعلیہ کے معنی موٹے اور بلند کے ہیں۔اور اسکے سات (٧) حروف ہیں. جنکا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔ان کی ادائی کے وقت زبان کی جڑ اوپر اٹھ جاتی ہے، اس لئے کہ ان کی آواز بھری ہوئی اور موٹی ہو کر نکلتی ہے۔جیسے؛ نَنْسَخْ. تَحْرِصْ. يَبْسُطُ. وَارْزُقْ.

مستفلہ:۔ مستعلیہ کے سواء باقی (٢٢) حروف مستفلہ کے ہیں، اور ان کی ادائی کے وقت زبان نیچے رہتی ہے اور منہ میں پھیلتی ہے۔ تَعْلَمْ. اُسْلُكْ. نَبْتَهِلْ.

(سوال) مطبقہ اور اسکی ضد منفتحہ کسے کہتے ہیں، حروف کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: مطبقہ کے معنی مطابق کرنا ہے۔ اور اسکے چار (۴) حروف ص۔ض۔ط۔ظ ہیں ۔جو زیادہ بلند اور موٹے پڑھے جاتے ہیں۔ یہ ادائی کے وقت آواز تارق کی طرف جاتی ہے اور منہ ذرا سا بند ہوتا ہے۔ جیسے؛ يَخْتَصُّ. اَعْرِضْ. فَاهْبِطْ. غَلِيظٌ

بقیہ (۲۵) حروف منفتحہ ہیں، جس کی ادائی کے وقت آواز باہر آتی ہے اور منہ کھلا رہتا ہے۔ جیسے؛اَسْ –اَثْ–اَقْ–يُوْنُسُ – عَلَقُ – فَحَدِّثْ.

(سوال) مذلقہ اور اسکی ضد مصمتہ واضح کیجئے؟

جواب: مذلقہ کے چھ (٦) حروف ہیں جن کا مجموعہ "فَـرَّمِـنْ لُّـبٌ" ہے۔ انکی ادائی کے وقت زبان پھسلتی ہے۔ اذلاق ایک خاص قسم کی صفت کا نام ہے جو ان چھ حروف میں پائی جاتی ہے۔ جیسے؛اَفْ– اَرْ– لَاتَخَفْ– اِرْكَبْ– اَقْرَبُ–وَلٰكِن–اِلَيْكُمْ–يُضْلِلُ

بقیہ (۲۳) حروف مصمتہ کے ہیں جن کی ادائی کے وقت آواز رکتی ہے۔ یہ آسانی سے اور جلدی سے ادا نہیں ہوتے۔ جیسے؛اَجْ–اَزْ–اَعْ–مَسْجِدُ–اِقْرَأْ–كُوِّرَتْ– اِدْفَعْ

(سوال) صفات اضداد یہ مع حروف کے سلسلہ وار بیان کیجئے؟

جواب: (۱) مہموسہ (فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ) اسکی ضد۔ مجہورہ کے ۱۹ حروف ہیں۔

(۲) شدیدہ (اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ) اسکی ضد۔ رخوہ کے ۲۱ حروف ہیں اور ۵ حروف متوسطہ کے ہیں۔

(۳) مستعلیہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) اسکی ضد۔ مستفلہ کے ۲۲ حروف ہیں۔

ABU FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۴)مطبقہ (ص۔ض۔ط۔ظ) اسکی ضد۔ منفتحہ کے۲۵حروف ہیں۔

(۵)مذلقہ (فَرَّمِنْ لُّبُ) اسکی ضد۔ مصمتہ کے۲۳حروف ہیں۔

(سوال) صفات غیر اضداد یہ کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کتنے ہیں؟

جواب: یہ وہ صفات ہیں جن کی ضد نہیں ہوتی اور ان کو مفردہ بھی کہتے ہیں اور یہ سات (۷) ہیں۔

(۱)صفیرہ (۲)قلقلہ (۳)لینہ (۴)منحرفہ (۵)مکررہ (۶)متفشیہ (۷)مستطیلہ

(سوال) صفیرہ کسے کہتے ہیں اور وہ کن حروف میں پائے جاتے ہیں؟

جواب: صفیرہ کے تین حروف ہیں، ان کی ادائی کے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔ جو ان تین حروف ''ز۔س۔ص'' میں پائی جاتی ہے۔ اَصْ ۔اَزْ ۔اَسْ ۔تَقْصُصْ ۔تُعِزُّ ۔اَنْفُسْ

(سوال) قلقلہ کسے کہتے ہیں؟ اسکی ادائی اور اسکے حروف بیان کیجئے؟

جواب: قلقلہ کے معنی سخت جنبش کے ہوتے ہیں، جو پانچ حروف ''قُطْبُ جَدٍّ'' میں پائی جاتی ہے۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت سخت آواز کے ساتھ اس حال میں پڑھے جاتے ہیں کہ ان کی آواز لوٹتی ہے۔ لیکن تشدید نہیں ہوتا۔ جیسے: اَقْ ۔اَطْ ۔ اَبْ ۔ اَجْ ۔ اَدْ ۔ عَلَقْ ۔ تَسْقُطْ ۔کَسَبْ ۔تَخْرُجْ ۔لَقَدْ

(سوال) لینہ کسے کہتے ہیں اور اس کے حروف اور ان کی ادائی بیان کیجئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: لینہ کے لغوی معنی نرم اور ملائم کے ہیں، یعنی ان حروف کو ان کے مخرج سے نرمی سے بغیر کسی تکلف کے ادا کرنا چاہیئے لینہ کے دو (۲) حروف (و۔ی) ہیں یہ ساکن ہوں اور اس سے پہلے فتحہ (زبر) ہو۔ اور یہ خوب نرم پڑھے جاتے ہیں۔ اَوْ – اَیْ – مَشْوْ – صَیْفْ

(سوال) منحرفہ کی تعریف، اسکے حروف بیان کیجئے؟

جواب: منحرفہ کے معنی پھرنا، پلٹنا ہے۔ اس کے دو حروف (ل۔ر) ہیں۔ ان حروف کی ادائی کے وقت زبان کی نوک تارق کی طرف پلٹتی ہے اور زبان کی پیٹھ سامنے کی طرف آتی ہے۔ اَلْ – اَرْ – نَعْمَلْ – وَاُمُرْ

ابو الفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) مکررہ کسے کہتے ہیں اور وہ کن حروف میں پائی جاتی ہے؟

جواب: بار بار ادا ہونے والے کو مکررہ کہتے ہیں۔اور وہ [را] میں پائی جاتی ہے اس میں تکرار کی صفت ہوتی ہے۔اور ادائی کے وقت زبان کو ایک رعشہ سا لاحق ہوتا ہے۔جیسے ؛اَرُ–اَکۡبَرُ

(سوال)متفشیہ کے حروف اور اس کی ادائی کی کیفیت بیان کیجئے ؟

جواب:اس کا ایک حرف ''ش'' ہے اور یہ ادائی کے وقت منہ میں پھیلتا ہے۔جیسے: اَشُ–قُرَیۡشُ.

(سوال)مستطیلہ کسے کہتے ہیں؟اسکے حروف کتنے ہیں؟

جواب:مستطیلہ جس کا ایک حرف ''ض'' ہے اور یہ دراز (لانبا) ہوکر ادا ہوتا ہے۔اس لئے اس کا نام مستطیلہ رکھا گیا ہے۔جیسے: اَضُ–وَاخۡفِضۡ

(سوال)صفات حروف سے متعلق علامہ جزریؒ کے اشعار سنایئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب:

صِفَاتُهَا جَهۡرٌ وَرِخۡوٌ مُسۡتَفِلُ☆مُنۡفَتِحٌ مُصۡمِتَةٌ وَالضِّدَّقُلُ

ترجمہ:۔(حروف کے)صفات جہر رخوہ۔استفال۔انفتاح۔اصمات ہیں اور انکی ضد کو بیان کرو۔

مَهۡمُوۡسُهَا فَحَثَّهٗ شَخۡصٌ سَكَتۡ☆شَدِيۡدُهَا لَفۡظُ اَجِدۡ قَطٍّ م بَكَتۡ

ترجمہ:۔مہموسہ(کے حروف)'' فَحَثَّهٗ شَخۡصٌ سَكَتۡ'' ہیں۔شدیدہ(کے حروف)

''اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ'' ہیں۔

وَبَيْنَ رِخْوٍ وَالشَّدِيْدِ لِنْ عُمَرْ☆وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

ترجمہ:۔اور درمیان رخوہ وشدیدہ کے(حروف متوسط)لن عمر ہیں۔اور سات حروف مستعلیہ '' خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ''میں محصور ہیں۔

وَصَادُ ضَادُ طَا وَظَاءٌ مُطْبَقَةٌ☆وَفَرَّ مِنْ لُّبِّ الْحُرُوْفِ الْمُذْلَقَهْ

ترجمہ:۔اور[صاد][ضاد][طا]اور [ظاء] (حروف)مطبقہ ہیں۔اور[فر من لب] حروف مذلقہ ہیں۔

صَفِيْرُ هَا صَادٌ وَزَاىٌ سِيْنٌ☆قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍّ وَّاللِّيْنُ

ترجمہ:۔حروف صفیرہ[صاد][زاء][سین] ہیں۔حروف قلقلہ [قطب جد] ہیں،اور حروف لین

وَاوٌ وَيَاءٌ سكَنَا وَانْفَتَحَا☆قَبْلَهُمَا وَالْاِنْحِرَافُ صُحِّحَا

ترجمہ:۔[واو][یاء](جبکہ دونوں)ساکن ہوں اوران کا ماقبل مفتوح ہواورانحراف صحیح ہے۔

فِى الَّامِ وَالرَّاوَبِتَكْرِيْرٍ جُعِلْ☆وَلِلتَّفَشِّى الشِّيْنُ ضَادَ نِ اسْتَطِلْ

ترجمہ:۔[لام]اور[راء]میں اورتکریر کے ساتھ متصف ہے۔اور تفشی[شین] کیلئے ہے اور[ضاد]میں استطالت (یعنی درازی) ہے۔

......حروف کے صفات کا خاکہ۔ بیک نظر......

صفات اضدادیہ — غیر اضدادیہ

۱	ا	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	مده
۲	ب	مجهوره	شديده	مستفله	منفتحه	مذلقة	مقلقله
۳	ت	مهموسه	شديده	مستفله	منفتحه	مصمتة	---
۴	ث	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	---
۵	ج	مجهوره	شديده	مستفله	منفتحه	مصمتة	مقلقة
۶	ح	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	---
۷	خ	مهموسه	رخوه	مستعليه	منفتحه	مصمتة	---
۸	د	مجهوره	شديده	مستفله	منفتحه	مصمتة	مقلقله
۹	ذ	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	---
۱۰	ر	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مذلقة	منحرفہ۔مکرره
۱۱	ز	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	صفيره
۱۲	س	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	صفيره
۱۳	ش	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمتة	متفشيه

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۴	ص	مہموسہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	صفیرۃ
۱۵	ض	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	مستطیلہ
۱۶	ط	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	مقلقلہ
۱۷	ظ	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	---
۱۸	ع	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	---
۱۹	غ	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	منفتحہ	مصمتہ	---
۲۰	ف	مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	---
۲۱	ق	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	منفتحہ	مصمتہ	مقلقلہ
۲۲	ک	مہموسہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	---
۲۳	ل	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	منحرفہ
۲۴	م	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	غنہ
۲۵	ن	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	غنہ
۲۶	و	مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	مدہ/لینہ
۲۷	ھ	مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	---
۲۸	ء	مجہورہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	---

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۲۹	ی	مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتۃ	مدہ/لینہ

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

انسانی منہ کا نقشہ (۱)

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

انسانی منہ کا نقشہ (۲)

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ حُكْمِ لَامِ الْجَلَالَةِ

(لام جلالہ کے احکام)

(سوال) لام جلالہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: لام جلالہ لفظ "اَللّٰهُ" میں موجودہ درمیانی لام کو کہتے ہیں۔

(سوال) لام جلالہ کو موٹا کب پڑھا جاتا ہے؟

جواب: لام جلالہ (اللہ) سے پہلے فتحہ (زبر) یا ضمہ (پیش) ہو تو لام جلالہ کو موٹا، پُر یا، مفخم پڑھا جائے گا۔ جیسے: وَاللّٰهُ- رَسُوْلُ اللّٰهُ

نوٹ:۔ لفظ اللھم میں لام کا وہی قاعدہ ہے جو لفظ اللہ کا ہے۔ یعنی اس کو موٹا پڑھنا چاہیئے۔

(سوال) لام جلالہ کو باریک پڑھنے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب: لام جلالہ سے پہلے کسرہ (زیر) ہو تو لام جلالہ باریک یا مرقق پڑھا جائے گا۔ فِی اللّٰهِ -بِسْمِ اللّٰهِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) لام جلالہ کے علاوہ دیگر لام کیسے پڑھے جائینگے؟

جواب: لام جلالہ کے سواء تمام لام، چاہے وہ لام فعل ہو یا لام تعریف ہر حالت میں باریک پڑھے جائینگے۔ اَلْحَمْدُ کا لام۔ جیسے: اَلْكِتَابُ

(سوال) لام جلالہ سے متعلق اشعار علامہ جزری بیان کیجئے؟

وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ☆عَنْ فَتْحٍ اَوْ ضَمٍّ كَعَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اور پُر پڑھیں گے لام کو اسم اللہ کے۔ ماقبل فتحہ یا ضمہ (زبر یا پیش) ہونیکی صورت

میں ۔جیسے:۔عَبۡدُ اللّٰہِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ حُکمِ لاَمِ اَلُ

(لام تعریف کا بیان)

(سوال) لام ال ادغام کا کیا حکم ہے؟ اور اس کے کتنے حروف ہیں؟

جواب: لام ال جن پر [ال] داخل ہو تو اس لام کے بعد والے حرف میں ادغام کیا جائیگا۔ اور اس میں لام نہیں پڑھا جائیگا۔ مثلاً؛ الصَّلٰوۃُ۔ اَلرَّحِیۡمُ۔ ان دونوں مثالوں میں لام نہیں پڑھا جائیگا بلکہ راست بعد والے حرف میں ادغام کیا جائیگا۔ اس کو حروف شمسی بھی کہتے ہیں۔ اس کے حروف حسب ذیل ہیں:۔[ط. ث. ص. ر. ت. ض. ذ. ن. د. س. ظ. ز. ش]

(سوال) لام تعریف میں اظہار کیسے کیا جاتا ہے؟ اور اسکے حروف واضح کیجئے؟

جواب: لام ال پر لام داخل ہو تو لام پڑھا جائیگا۔ اور لا ظاہر کیا جائیگا۔ اس کو حروف قمری بھی کہتے ہیں۔ مثلاً؛ اَلۡقَمَرُ۔ اس کے حروف کا مجموعہ یہ ہے:۔ اِبۡغِ حَجَّکَ وَخَفۡ عَقِیۡمَۃً.

نوٹ: قرآن مجید میں ایک مقام پر اس کے برخلاف ہے۔ بِئۡسَ الِاسۡمُ (سورہ حجرات پ۲۶ آیت:۱۱)

بَابُ اَحۡکَامِ الرَّآءِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(راء کے احکام)

(سوال) راء کو کب مفخم (موٹا) پڑھا جائے گا؟

جواب: راء کو موٹا پڑھنے کے مندرجہ ذیل قواعد ہیں:۔

(۱) اگر حرف راء پر فتحہ (زبر) یا ضمہ (پیش) یا دو زبر یا دو پیش ہو تو اس راء کو مفخم (پُر یا موٹا) پڑھینگے۔ جیسے؛ رُسُلُ۔رَسُوْلُ۔طَیْرًا۔خَبِیْرٌ۔تَرَیٰ۔صِرَاطَ

(۲) اگر راء ساکن (سوائے یا ساکن کے) اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ یا ضمہ ہو تو اس راء کو مفخم (موٹا) پڑھینگے۔ مثلاً اَرْسَلَ۔مُرْسَلُ۔اَلْمَرْءُ۔اَلْعَرْشُ۔قُرْاٰنًا۔قُرْبَةٌ.

(۳) اگر راء ساکن اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو راء کو پُر پڑھینگے۔ صَبْر۔شُکْرُ۔شَھْرُ۔مَطْلَعِ الْفَجْر۔بِکُمُ الْعُسْرُ.

(۴) حرف راء کے نیچے ایک زیر یا دو زیر ہو مگر اس سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو اس راء کو وقف کی صورت میں موٹا اور وصل (ملا کر پڑھنے) کی صورت میں باریک پڑھینگے۔ خُبُر۔قَدَرٍ

(۵) جب راء ساکن سے پہلے حرف کو زیر ا اور راء کے بعد حروف مستعلیہ یا حروف مطبقہ کا کوئی حرف ایک ہی کلمہ میں واقع ہو تو راء کو موٹا پڑھینگے۔ جیسے:۔مِرْصَادُ.قِرْطَاسُ

(۶) راء ساکن سے پہلے والا حرف کسرۂ عارضی ہو تو اس راء کو بھی موٹا پڑھا جائے گا۔ مثلاً:۔اِنِ ارْتَبْتُمْ۔ اَمِ ارْتَابُوْا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۷) لفظ "فِــرْقٍ" میں دونوں صورتیں یعنی تفخیم (موٹا) ترقیق (باریک) جائز ہیں۔ تفخیم اس لئے کہ [را] کے بعد [ق] حروف مستعلیہ ہے اور ترقیق اسلئے کہ حرف مستعلیہ [ق] کے نیچے دوزیر آنے کی وجہ سے وہ کمزور پڑھا جائے گا۔

(سوال) راء کو ترقیق (باریک) پڑھنے کی صورتیں بیان کیجئے؟

جواب: حسب ذیل صورتوں میں راء کی ترقیق (باریک) کی جائے گی۔

(۱) راء کے نیچے کسرہ (زیر) ہو یا دوزیر ہو تو اس راء کو باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے؛ رِجَالٌ

(۲) اگر راء ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرف پر کسرہ ہو ایسی صورت میں بھی راء کو باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے ؛فِرْدَوْسُ

(۳) راء بحالت وقف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف مکسور ہو تو وہ راء بھی باریک پڑھی جائے گی۔ جیسے؛ سِحْرُ

اور اگر راء پر پیش ہو اس سے پہلے کسرہ ہو تو وقف کی صورت میں وہ باریک پڑھی جائے گی۔ لَقَادِرٌ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

(نون ساکن وتنوین کے احکام)

(سوال) نون ساکن اور تنوین کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نون پر سکون (جزم) ہو اسکو نون ساکن کہتے ہیں۔ تنوین، دوزبر، دوزیر، دو پیش کو کہتے ہیں۔

(سوال) نون ساکن وتنوین کے کتنے قواعد ہیں؟

جواب: نون ساکن وتنوین کے چار (۴) قواعد ہیں:۔ (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفاء

(سوال) اظہار کی تعریف، حروف امثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: اظہار کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد ان چھ (۶) حروف [ء۔ہ۔ع۔ح۔غ۔خ] میں سے کوئی ایک حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو اچھی طرح خوب ظاہر کر کے پڑھینگے۔ یعنی غنہ اور اخفاء وغیرہ نہ کیا جائے گا۔ مثلاً:۔

نون ساکن کی مثالیں:۔ مَنْ اٰمَنَ – مَنْ هُوَ – اَنْعَمْتَ – يَنْئَوْنَ – مِنْ حُكْمٍ – مِنْ غَفُوْرٍ۔

تنوین کی مثالیں:۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ – عَلِيْماً حَكِيْماً – جُرُفٍ هَارٍ – قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ – عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

(سوال) ادغام کی تعریف، حروف امثال کے ساتھ بیان کیجئے؟

جواب: ادغام کے معنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کرنے کے ہیں۔ ادغام کے

جملہ چھ(٦)حروف ہیں۔[ی۔ر۔م۔ل۔و۔ن]ان تمام کا مجموعہ''یَرمَلُونُ'' ہے۔
نون ساکن یا تنوین کے بعدان میں سے کوئی ایک حرف آئے تو ادغام کرکے پڑھینگے۔
ادغام کی علامت تشدید'' ّ ''سے ظاہر کیجاتی ہے۔ادغام کی دو(۲)قسمیں ہیں:۔
(۱)ادغام مع الغنہ (۲)ادغام بلاغنہ

(سوال)ادغام مع الغنہ کس کو کہتے ہیں؟حروف کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب:ادغام مع الغنہ،یعنی غنہ کے ساتھ ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملاکر پڑھنا۔اس کے چار(۴)حروف ہیں[ی۔و۔م۔ن]جسکا مجموعہ[یُومِنُ]ہے۔

نوٹ:۔اس کی ایک شرط یہ ہے کہ نون ساکن ایک کلمہ کے آخرمیں ہواورحروف[یُومِنُ] میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوتو ادغام مع الغنہ ہوگا،ورنہ وہ اظہار ہوجائے گا۔مثلاً:۔

ادغام مع الغنہ : فِی صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ–مَن یَّقُولُ–مِن نَّصِیرُ–مِن وَّ رَقَةٍ– حَبَّاوَّ نَبَاتاً–رَسُولٌ مُّبِینٌ.

(سوال)قِنوَانٌ–دُنیَا–صِنوَانٌ میں نون ساکن کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب:قِنوَانٌ.دُنیَا.صِنوَانٌ میں ادغام مع الغنہ نہ ہوگا،کیونکہ نون ساکن کے بعد[ی] اور[و]ایک ہی کلمہ میں واقع ہواہے بلکہ اظہار ہوگا۔

(سوال)یٰسٓ وَالقُرآنِ. اور نٓ وَالقَلَمِ میں نون ساکن کا کونسا قاعدہ ہے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب:یٰسٓ وَالْقُرْآنِ. اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار ہوگا۔ادغام نہ ہوگا یہ مستثنیات سے ہے۔

(سوال)ادغام بلاغنہ کسے کہتے ہیں امثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب:نون ساکن یا تنوین کے بعد[ل۔ر] میں سے کوئی حرف آئے تو بغیر غنہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے گا۔ایسی صورت میں نون ساکن اور تنوین کی آواز بالکل نہیں آئیگی۔مثلاً؛

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ–مِنْ رَّبِّهِمْ–مِنْ لَّدُنْ– مِنْ رِّجْزٍ .

(سوال)قلب کس کو کہتے ہیں امثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب:قلب کے معنی بدلنے کے ہیں۔نون ساکن یا تنوین کے بعد ایک حرف [ب] آئے تو نون ساکن،تنوین کو میم ساکن سے بدل کر،میم کا[ب] میں غنہ کے ساتھ اخفاء کیا جائے گا۔مثلاً؛۔

مِنْ م بَعْدِ–اَنْبِئْهُمْ– سَمِيْعًا م بَصِيْرًا – صُمٌّ م بُكْمٌ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال)اخفاء کسے کہتے ہیں؟اسکے حروف بھی بیان کیجئے؟

جواب:اخفاء کے معنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں چھپانے کے ہوتے ہیں۔نون ساکن یا تنوین کے بعد اظہار،ادغام یا قلب کے حروف کے علاوہ بقیہ(۱۵)حروف میں سے کوئی ایک حرف آئے تو نون کی آواز کو بعد والے حرف میں چھپا کر ادا کیا جائے گا۔

حروف:۔[ت۔ث۔ج۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ف۔ق۔ک] مثلاً:۔

نون ساکن کی مثالیں:۔مِنْ قَبْلِ –مِنْ جُوْعٍ– یَنْقَلِبُ–یُنْفِقُ–مِنْ صِیَامٍ – اُنْظُرْ – یَنْقَلِبُ–مِنْکُمْ.

تنوین کی مثالیں:۔جَنّٰتٍ تَجْرِیْ – اَزْوَاجاً ثَلٰثَةٍ – دَکّاً دَکّاً – عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ– فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ–حَلاَلاً طَیِّباً.

(سوال)نون ساکن وتنوین سے متعلق علامہ ابن جزری کے اشعار سنایئے؟

وَحُکْمُ تَنْوِیْنٍ وَنُوْنٍ یُلْقٰی☆اِظْھَارُ نِ ادْغَامٌ وَّقَلْبُ نِ اخْفَا

ترجمہ:اور حکم تنوین اور نون ساکن(چار) پائے جاتے ہیں۔اظہار۔ادغام۔قلب۔اخفا۔

فَعِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ اَظْهِرْ وَادْغِمْ☆فِی اللَّامِ وَالرَّالَا بِغُنَّةٍ لَّزِمْ

ترجمہ:پس نزدیک حروف حلقی (ء۔ہ۔ع۔ح۔غ۔خ) کے اظہار کریں۔اور ادغام کریں لام میں اور راء میں بغیر غنہ کے لازماً۔

وَادْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِیْ یُوْمِنُ☆اِلَّا بِکَلِمَةٍ کَدُنْیَا وَعَنْوَنُوْا

ترجمہ:اور ادغام کریں غنہ کے ساتھ [ی۔و۔م۔ن] میں۔سوائے ایک کلمہ کے(یعنی اگر ایک ہی کلمہ ہی میں نون ساکن اور حروف[یومن] واقع ہو تو ادغام نہ ہوگا) جیسے۔دُنْیَا، عَنْوَنُوْا

وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ کَذَا☆لِاَخْفَا لَدٰی بَاقِی الْحُرُوْفِ اُخِذَا

ترجمہ:اور قلب ہے نزدیک باء کے غنہ کے ساتھ اسی طرح۔اخفا باقی حروف کے نزدیک

کیا جانا چاہیئے ۔ (جو پندرہ ہے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اَحکَامُ المِیمِ السَّاکِنَةِ

(میم ساکن کے قواعد)

(سوال) میم ساکن کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس میم پر سکون ہو اس کو میم ساکن کہتے ہیں۔

(سوال) میم ساکن کے کتنے قواعد ہیں؟

جواب: میم ساکن کے تین (۳) قواعد ہیں:۔ (۱) اخفاء شفوی (۲) ادغام شفوی (۳) اظہار شفوی

(سوال) اخفاء شفوی کس کو کہتے ہیں، امثال اور حروف کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: اگر میم ساکن کے بعد حرف [ب] آئے تو میم کا غنہ کے ساتھ اخفاء کیا جائے گا۔ مثلاً:۔

وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِينَ

عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ.

وَمَا هُمْ بِسُكْرٰى .

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) ادغام شفوی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: میم ساکن کے بعد [م] آئے تو پہلی میم کا دوسری میم میں غنہ کے ساتھ ادغام کیا جائے گا۔ مثلاً اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ.

(سوال) اظہار شفوی کس کو کہتے ہیں؟ بیان کیجئے؟

جواب: میم ساکن کے بعد [ب۔م] کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو میم کا اظہار کیا جائے

گا۔مثلاً:۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ . لَكُمْ دِيْنُكُمْ . كُنْتُمْ خَيْرُ اُمَّةٍ.

نوٹ:۔اگر میم ساکن کے بعد[و۔ف] آئے تو میم کا خوب اچھی طرح اظہار کیا جائے گا،ورنہ ادغام ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔مثلاً۔عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

(سوال)علامہ جزری رحمہ اللہ کے اشعار میم ساکن سے متعلق سنایئے؟

اَلْمِيْمَ اِنْ تَسْكِنْ بِغُنَّةٍ لَدٰى☆بَاءٍ عَلٰى الْمُخْتَارِ مِنْ اَهْلِ الْاَدَا

ترجمہ:میم کو جبکہ ساکن ہو غنہ کے ساتھ نزدیک باء کے(بموجب قول)مختار اہل ادا کے۔

وَاَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْاَحْرُفِ☆وَاحْذَرْ لَدٰى وَاوٍ وَفَا اِنْ تَخْتَفِيْ

ترجمہ:اور اظہار کریں اسکا باقی حروف کے نزدیک۔اور احتیاط کریں واو اور فاء کے نزدیک۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حُكُمُ النُّوْنِ وَالْمِيْمِ الْمُشَدَّدَتَيْنِ

(نون مشدد اور میم مشدد کا حکم)

(سوال) میم مشدد و نون مشدد کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس میم پر تشدید ہو اس کو میم مشدد، اور جس نون پر تشدید ہو اس کو نون مشدد کہتے ہیں۔ مثلاً: ۔اِنَّ۔ مِمَّا۔

(سوال) میم مشدد و نون مشدد کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: جب میم و نون مشدد ہو تو اس کی ادائی کے وقت ایک الف کی لمبائی کے مقدار غنہ کرنا چاہیئے۔ یہ حکم وقف اور وصل (ملا کر پڑھنے) کی دونوں صورتوں میں یکساں ہے۔

ثُمَّ – اِنَّ – لَهُنَّ – دَمَّرَ – فَتَمَّتُ –

(سوال) نون مشدد و میم مشدد سے متعلق علامہ ابن جزری کا شعر سنائیے؟

وَاظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُونٍ وَمِنْ ☆ مِيمٍ اِذَامَاشُدِّدَ وَاَخْفِيَنْ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترجمہ: اور ظاہر کریں نون اور میم کے غنہ کو جبکہ وہ مشدد ہوں اور اخفا کریں۔

بَابُ الْغُنَّةِ

(غنہ کا بیان)

(سوال) غنہ کس کو کہتے ہیں اور اسکی مقدار منزلہ کیا ہے؟

جواب: ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں اور اسکی مقدار ایک الف (دو حرکت) کے برابر ہے۔

(سوال) حرف غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: میم مشدد اور نون مشدد کو حرف غنہ کہتے ہیں۔

(سوال) غنہ کن مواقع پر کیا جاتا ہے؟

جواب: نون ساکن وتنوین کے بعد [ی۔و۔م۔ن] (یومن) میں ادغام کے وقت، قلب، اخفاء اور میم ساکن کے ادغام اور اخفاء میں غنہ ہوتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ الْمَدِّ

(مد کا بیان)

(سوال) مد کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مد آواز کو کھینچ کر ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ حروف مدہ کی آواز کو دو چند، سہ چند یا حسب ضرورت، روایت کے مطابق کھینچا جاتا ہے۔

(سوال) مد کس میں ہوتا ہے؟

جواب: مد صرف حروف مدہ یا حروف لینہ میں ہوتا ہے۔

(سوال) حروف مدہ کس کو کہتے ہیں؟

حروف مدہ تین (۳) ہیں [و۔ا۔ی]۔(۱):۔ جس [الف] سے پہلے زبر ہو۔ (۲) جس [واو] سے پہلے پیش ہو۔ (۳) جس [یاء] سے پہلے زیر ہو۔ مثلاً: نُوحِيهَا.

(سوال) حروف لینہ کسے کہتے ہیں؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: حروف لین دو ہیں۔ (۱) واو (۲) یاء۔ جب واو ساکن اور یاء ساکن سے پہلے زبر ہو تو ان دونوں حروف کو نرم پڑھتے ہیں۔ جیسے: خَوْفٌ . وَالصَّيْفُ

(سوال) مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مد کی دو قسمیں:۔ (۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

(سوال) مد اصلی کس کو کہتے ہیں اور اسکی کتنی مقدار ہے؟

جواب: مد اصلی، حروف مدہ [و۔ا۔ی] کو کہتے ہیں۔ اس میں ایک الف یا دو حرکت کے

مماثل کھینچ کر پڑھنا ضروری ہے۔ورنہ معنی بدل جاتے ہیں۔اس کو مد طبعی اور قصر بھی کہتے ہیں۔

(سوال)مدفرعی کسے کہتے ہیں؟

جواب:شرط مد[و۔ا۔ی]اور سبب مد[ھمزہ یا سکون] آئے تو اسکو مد فرعی کہتے ہیں۔

(سوال)مدفرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:مد فرعی کی چار قسمیں ہیں:۔(۱)مد متصل(۲)مد منفصل(۳)مد لازم(۴) مد عارض

(سوال)مد متصل کس کو کہتے ہیں اور اسکی مقدار کتنی ہے؟

جواب:شرط مد(حروف مد)اور سبب مد ہمزہ،سکون(ء۔ ْ)ایک ہی کلمہ میں واقع ہو تو مد متصل ہوگا۔اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔مد واجب اس لئے کہتے ہیں کہ سارے قراء کے نزدیک مد کرنا ضروری ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مد متصل کی مقدار دو الف (چار حرکات) ہے یعنی اس کو اتنی مقدار میں کھینچ کر پڑھنا ہوگا۔مثلاً۔جَآءَ . سُوْٓءَ .عُلَمَآءَ . لِلْمَلٰٓئِكَةِ . خَطِيْٓئٰتِهِمْ.

(سوال)مد منفصل کسے کہتے ہیں؟اسکی مقدار کیا ہے؟

جواب:شرط مد[و۔ا۔ی] پہلے کلمہ کے آخر میں اور سبب مد[ھمزہ]دوسرے کلمہ کی ابتداء میں واقع ہو تو اس مد کو دو الف (چار حرکات) کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائیگا۔

اس کو مد جائز بھی کہتے ہیں اس لئے کہ بعض قراء اس میں مد کرتے ہیں اور بعض قصر کرتے ہیں۔ مثلاً:۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ . فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ . لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ . اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ .

نوٹ:۔ مد متصل۔ وقف اور وصل دونوں صورتوں میں ہوگا اور مد منفصل صرف وصل کی صورت میں ہوگا۔

(سوال) مد لازم کس کو کہتے ہیں اور اسکی کتنی مقدار ہے؟

جواب: اگر حرف مد کے بعد سکون لازم (سکون اصلی) (سکون لازم ایسا سکون ہے جو وقف اور وصل دونوں صورتوں میں باقی رہے) آئے تو اس کو مد لازم کہتے ہیں۔

مد لازم تین حرفی حرف ہوتا ہے بشرطیکہ درمیان والا حرف، حرف مدہ ہو۔ مثلاً:۔ صٓ (صاد). نٓ (نون). اسکی مقدار کشش ہمیشہ تین (۳) الف یا چھ حرکت ہوتی ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) مد لازم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مد لازم کی چار (۴) قسمیں ہیں:۔

(۱) مد لازم کلمی مُثَقَّل (۲) مد لازم کلمی مُخَفَّف (۳) مد لازم حرفی مُثَقَّل (۴) مد لازم حرفی مُخَفَّف

(سوال) مد لازم کلمی مثقل کس کو کہتے ہیں؟

جواب: حرف مد کے بعد ایک ہی کلمہ میں تشدید واقع ہو۔ مثلاً. اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ. دَآبَّةٌ.

اور اسکی مقدار تین (۳) الف یا چھ حرکت ہے۔

(سوال) مدلازم کلمی مخفف بیان کیجئے؟

جواب: وہ مد جس میں حرف مد اور سکون لازم (سکون اصلی) ایک ہی کلمہ میں واقع ہو، اور اسکی بھی مقدار تین الف یا چھ حرکت ہے۔ جیسے ۔ آلْئٰنَ

(سوال) مدلازم حرفی مثقل کی تعریف اور اسکی مقدار بیان کیجئے؟

جواب: اگر حروف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور اسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو۔ اسکی مقدار بھی تین (۳) الف یا چھ حرکت ہے۔ مثلاً الٓمّٓ

الٓمّٓ ۔ اس مثال کے لام میں تین حروف کے اعتبار سے حرف مد اور پھر [م] پر تشدید اس اعتبار سے اس میں مدلازم حرفی مثقل ہوگا۔

(سوال) مدلازم حرفی مخفف کی تعریف اور اسکی مثالیں بیان کیجئے؟

جواب: حرف مد حروف مقطعات میں ہو اور اسکے بعد سکون لازم ہو اور وہ لکھے نہیں جاتے۔ ایسے مد کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ ان کی مقدار بھی تین (۳) الف یا چھ حرکت ہے۔ جیسے ۔ یٰسٓ ۔ اصل میں یہ "یاسین" ہے۔ نٓ (یہ نون ہے) قٓ (اصل میں قاف ہے) قٓ . نٓ . صٓ

(سوال) مدعارض امثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: اگر حرف مد کے بعد سکون عارضی (ایسا سکون جو وقف کرنے کی وجہ سے ہو) ہوتو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس کومد عارض کہتے ہیں۔مثلاً۔یُنۡفِقُوۡنَ ۔سے۔ یُنۡفِقُوۡنۡ

نوٹ: مد عارض میں طول،توسط،قصر تینوں صورتیں جائز ہے۔لیکن طول کرنا بہتر ہے۔

(سوال) طول،توسط اور قصر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: طول (تین الف) توسط (دو الف) قصر (ایک الف) کی مقدار میں کھینچنے کو کہتے ہیں۔

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ اَحکَامِ مَدِّ اللِّیْنِ

(مدلین کے احکام)

(سوال) مدلین کس کو کہتے ہیں؟

جواب: حرف لین [و۔ی] کے بعد سکون آئے تو مدلین ہوگا۔اور اسکی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) مدلین لازم (۲) مدلین عارض

(سوال) مدلین لازم کس کو کہتے ہیں اور اسکی مقدار کیا ہے مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: اگر حرف لین [و۔ی] کے بعد سکون اصلی آئے تو مدلین لازم ہوگا۔اور یہ قرآن مجید میں صرف دو مقام پر واقع ہوا ہے۔(۱) کٓهٰيٰعٓصٓ (سورۂ مریم آیت نمبر۱) میں لفظ [عین] کلمہ (۲) حٰمٓ عٓسٓقٓ (سورۂ شوریٰ آیت نمبر۱) میں [عین] کلمہ

ان دونوں مثالوں میں حرف لین کے بعد سکون لازم ہے اس وجہ سے اسکی مقدار توسط (دوالف) طول (تین الف) دونوں جائز ہے، مگر توسط افضل ہے۔

(سوال) مدلین عارض کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرف لین کے بعد سکون عارضی (یعنی وقف کی وجہ سے سکون) ہو تو اسکو مدلین عارض کہتے ہیں اور اسکی مقدار قصر، توسط اور طول تینوں صورتیں جائز ہیں۔لیکن قصر اولیٰ ہے۔اس کے بعد توسط اور اسکے بعد طول کا مقام ہے۔مثلاً؛ وَالصَّيْفْ. خَوْفْ. نَوْمْ.

(سوال) علامہ جزری رحمہ اللہ مد کے متعلق کیا بیان فرماتے ہیں؟

وَالْمَدُّلَازِمٌ وَّوَاجِبٌ اَتٰی ☆ وَجَائِزٌ وَّهُوَ قَصْرٌ ثَبَتَا

ترجمہ: اور مد کی تین قسمیں ہیں لازم، واجب، جائز اور مد جائز میں مد وقصر دونوں ثابت ہیں۔

فَلازِمٌ اِنْ جاءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدُ☆سَاكِنُ حالَيْنِ وَبِاطُّوْلِ يُمَدُ

ترجمہ: پس مدلازم یہ ہے کہ اگر حرف مد کے بعد دونوں حالتوں (وصل ووقف) میں ساکن حرف آئے تو اس میں طول کے ساتھ مد کیا جائیگا۔

وَوَاجِبٌ اِنْ جاءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ☆مُتَّصِلًا اِنْ جُمِعَا بِكَلِمَةٍ

ترجمہ: اور مد واجب ہے اگر حرف مد ھمزہ کے قبل ایک ہی کلمہ میں آئے۔

وَجَائِزٌ اِذَا اَتَى مُنْفَصِلًا☆اَوْ عَرَضَ السُّكُوْنُ وَقْفًا مُسْجَلًا

ترجمہ: اور مد جائز ہے اگر حرف کے بعد ہمزہ منفصل یعنی دوسرے کلمہ میں ہو یا مطلقا سکون وقفی ہو۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ الْوَقْفِ

(وقف کا بیان)

(سوال)وقف کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وقف کے معنی تجویدی اصطلاح میں آواز اور سانس دونوں کا منقطع کرنا(توڑنا) ہے۔یعنی اس کلمہ کے آخر پر رکنا جو اپنے بعد کے کلمے سے ملا کر نہ لکھا گیا ہو۔

(سوال)وقف کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: اگر کسی لفظ پر وقف کرنا ہو تو اس کے حرف کے آخر میں ساکن (جزم) دے۔یعنی اس حرف کی حرکت کو جزم سے بدل دیں، چاہے زبر، زیر، پیش، دو زیر یا دو پیش ہو۔جیسے:۔یَعْلَمُوْنَ سے یَعْلَمُوْنْ -مگر آخر میں دو زبر ہو تو اس کے آخر میں ایک الف کا اضافہ کیا جائے گا اور پھر مد اصلی کی طرح ادا کریں گے۔جیسے:اَفْوَاجاً ۔سے۔اَفْوَاجَاْ

(سوال) تشدید والے حرف پر وقف کیسے کیا جائے گا؟

جواب: تشدید والے حرف کی بھی حرکت کو گرادیا جائیگا۔مگر تشدید والا حرف زور دے کر پڑھا جائیگا، تا کہ جزم اور تشدید میں فرق واضح ہو جائے۔مثلاً: وَتَبَّ

(سوال) گول تا (ۃ) پر وقف کیسے کیا جائے گا؟

جواب: اس کو تاء تانیث (یعنی مونث کی تاء) کہتے ہیں۔جب اس پر وقف کرنا ہو تو اس تاء کو [ھ] بنادیا جائیگا، اور اس کو چاہے کوئی حرکت ہو (زبر، زیر، پیش، دوزبر، دو زیر یا دو پیش) ساکن کر دیا جائیگا۔مثلاً: مُسْلِمَةٌ -مُسْلِمَةُ-رَحْمَةٌ-رَحْمَةُ-جَنَّةٌ-جَنَّةُ

نوٹ: اگر تاء مبسوطہ یا بڑی تاء [ت] ہو تو وہ وقف کی حالت میں [ھ] نہیں بنائی جائیگی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بلکہ [ت] پر وقف کیا جائے گا۔ مثلاً ؛ مَعْدُوْدَاتٌ

(سوال) وقف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وقف کی چار (۴) قسمیں ہیں: (۱) اضطراری (۲) اختباری (۳) اختیاری (۴) انتظاری

(سوال) وقف اضطراری کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وہ جہاں قاری کا وقف کرنے کا ارادہ نہ ہو مگر سانس ٹوٹ جائے یا پھر کھانسی آنے کی وجہ سے وقف ہو جائے۔ اس کو وقف اضطراری کہتے ہیں۔

(سوال) وقف اختیاری کسے کہتے ہیں، اسکی قسمیں واضح کیجئے؟

جواب: وہ وقف ہے جہاں یہ بتانے کیلئے کہ یہاں وقف کیسے کیا جائے، وقف کرے۔ وقف اختیاری کیلئے کوئی خاص مقام مقرر نہیں ہے۔ جہاں چاہے وہاں وقف کیا جا سکتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اسکی پانچ (۵) قسمیں ہیں؛ (۱) تام (۲) کافی (۳) حسن (۴) قبیح (۵) لازم

(سوال) وقف تام کس کو کہتے ہیں؟ مثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: وہ وقف جس پر وقف کیا جائے۔ جس کا پہلی والی آیت سے لفظی اعتبار سے پہلے کے کلمہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اسکو وقف تام کہتے ہیں۔ اور یہ اکثر آیت پر ہوتا ہے۔ مثلاً: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف اور پھر اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے ابتداء۔

(سوال) وقف کافی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ وقف جس پر وقف کیا جائے اسکا تعلق لفظی اعتبار سے کوئی نہ ہو، مگر معنوی اعتبار سے تعلق ہو۔ اور یہ بھی اکثر آیت پر ہوتا ہے۔ مثلاً؛

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَات ☆ وَطَعَامُ الَّذِیْن.

اس جگہ پر وقف کر کے بعد سے ابتداء کرنا جائز ہے۔

(سوال) وقف حسن کیا ہے، بیان کیجئے؟

جواب: وہ وقف جس پر وقف کرنے سے جملہ تو پورا ہو جائیگا مگر لفظی و معنوی دونوں اعتبار سے اس کا پہلے والے جملہ سے تعلق ہو۔ اس وقف کو وقف حسن کہتے ہیں۔ اگر اس کا اختتام کسی آیت پر ہو تو اس کا پھر سے اعادہ کرنا ضروری نہیں۔ اگر آیت نہ ہو تو اعادہ لازم ہوگا۔ مثلاً؛ اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر۔

(سوال) وقف قبیح سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ وقف ہے جس پر ٹھہرنے سے کوئی مطلب واضح نہ ہوتا ہو اور نہ کلام پورا ہوتا ہو۔ مثلاً؛

بِسْمِ اللّٰہِ میں بِسْم پر وقف کرنا۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مَالِکِ پر وقف کرنا یہ وقف قبیح (برا) ہے۔

(سوال) وقف اقبح سے کیا مراد ہے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: یہ وقف قبیح ہی کی ایک شکل ہے، جہاں وقف کیا جارہا ہو اور معنی اصل معنی کے خلاف سمجھ میں آئے تو ایسے مقام پر وقف کرنا وقف اقبح (بہت برا) ہے۔ مثلاً:

اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو) اس آیت میں ''لَایَھْدِی'' پر وقف کرنا بہت برا ہے، کیونکہ اس میں معنی بالکل برعکس سمجھ میں آرہے ہیں۔

اسی طرح ایک اور آیت: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی (اے ایمان والو! نماز کے قریب مت جاؤ اس حال میں کہ تم نشہ کی حالت میں ہو) اس آیت میں بھی ''الصّلٰوۃَ'' پر وقف کرنا بہت برا ہے، کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے نماز سے روکنا ثابت ہوگا۔

(سوال) وقف لازم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وقف لازم وہ وقف ہے جس پر ٹھہرنا ضروری ہے جبکہ اس کے بعد پہلے والی آیت کے برخلاف معنی نکلتے ہوں۔ ایسے موقع پر وقف کرنا لازم ہے۔ مثلاً؛ وَاللّٰہُ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ☆ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا میں الظّٰلِمِیْن، پر وقف کرنا لازم ہے۔ ورنہ معنی بدل جائینگے۔

(سوال) وقف کے غلط طریقے کیا ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں جہاں وقف کرنا ہو وہ جاننا ضروری ہے۔ ورنہ معنی بدل جاتے

ABU HIBA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہیں۔عموماً تین طریقوں سے غلط وقف ہوتا ہے:۔
(۱) حرکت پر وقف کرنا۔جیسے؛اَنۡعَمۡتَ پر وقف کرنا۔(۲) آدھے کلمہ پر وقف کرنا۔جیسے؛ صِــــرَاطَ الۡ کہہ کر وقف کرنا۔(۳) سانس توڑے بغیر وقف کر کے آگے سے تلاوت کرنا۔
(سوال) وقف اختباری کس کو کہتے ہیں؟
جواب: جو کسی کیفیت دکھلانے کی غرض سے کیا جائے۔
(سوال) وقف انتظاری کسے کہتے ہیں؟
جواب: یعنی اختلافی وجوہ کو جمع کرنے کی نیت سے کیا جائے۔
(سوال) وقف کے قواعد سے متعلق علامہ ابن جزری علیہ الرحمہ کے عربی اشعار سنائیے؟

وَبَعۡدَ تَجۡوِيۡدِكَ لِلۡحُرُوۡفِ☆لَابُدَّ مِنۡ مَعۡرِفَةِ الۡوُقُوۡفِ

ترجمہ: اور بعد جان لینے حرفوں کی تجوید کے، ضروری ہے وقفوں کا پہچاننا۔

وَالۡاِبۡتِدَا وَهِيَ تُقۡسِمُ اِذَنۡ☆ثَلَاثَةً تَامٌ وَكَافٍ وَحَسَنُ

ترجمہ: اور ابتدا کا، اور قاف اس وقت تقسیم کیئے جاتے ہیں، تین قسموں پر تام، کافی اور حسن

وَهِيَ لِمَا تَمَّ فَاِنۡ لَّمۡ يُوۡجَدُ☆تَعَلُّقٌ اَوۡ كَانَ مَعۡنًى فَابۡتَدِ

ترجمہ: اور یہ (یعنی وقف تام) وہ جسکے لئے تمام ہو (کلام) پس اگر نہ پایا جائے تعلق۔یا (تعلق) معنوی پس ابتدا کریں مابعد سے۔

ABUL HUDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فَالتَّامُ فَالْكَافِيْ وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ☆اِلَّا رُوُوْسَ الْاٰیِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

ترجمہ: پس (وقف) تام پر پھر (وقف) کافی اور (تعلق) لفظی ہوتو پس منع ہے (مابعد سے ابتدا کرنا) مگر سروں پر آیتوں کے جائز رکھیں پس یہ (وقف) حسن ہے۔

وَغَيْرُ مَاتَمَّ قَبِيْحٌ وَّلَهٗ☆اَلْوَقْفُ مُضْطَرًّا وَيُبْدَاُ قَبْلَهٗ

ترجمہ: اور غیر تام (کلام) پر وقف کرنا قبیح ہے اور اس کیلئے وقف اضطراری درست ہے اور ابتدا کی جائیگی (وقف اضطراری میں) اس کے قبل سے۔

وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ وَّقْفٍ وَجَبْ☆وَلَا حَرَامٌ غَيْرُ مَالَهٗ سَبَبْ

ترجمہ: اور نہیں ہے قرآن میں کوئی وقف جو واجب ہو۔ اور نہ حرام ہے سوائے اسکے کہ اس کیلئے کوئی سبب ہو۔

بَابُ الْاِسْكَانِ وَالْاِشْمَامِ وَالرَّوْمِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(اسکان، اشمام اور روم کا بیان)

(سوال) وقف کی کتنی کیفیات ہیں؟

جواب: وقف کی تین کیفیتیں ہیں:۔ (۱) اسکان (۲) اشمام (۳) روم

(سوال) اسکان کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اسکان اس کو کہتے ہیں جس کلمہ پر وقف کرنا ہوتو اس کا آخر اگر متحرک ہے تو اس

طرح ساکن کیا جائے کہ حرکت مکمل طور پر حذف ہو جائے۔ خواہ حرف ساکن ہو یا متحرک حرکت اصلی ہو یا عارضی، فتحہ ہو یا کسرہ وہ تمام حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے؛ يَعْلَمُوْنَ. يَوْمُ الدِّيْنُ. يَكَادُ الْبَرْقُ.

(سوال) اشمام کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرف کے آخر میں ضمہ ہو اور اسکو گرا کر ساکن کر دیا جائے اور ہونٹوں کو گول (غنچہ کی طرح) بنا کر ادا کرے۔ یہ بتانے کیلئے کہ یہاں ضمہ تھا کہ بہرا بھی دیکھ کر سمجھ جائے کہ یہاں ضمہ ہے۔ اور اس کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔ وقف بالاشمام صرف ضمہ میں ہوتا ہے۔ مثلاً؛ مَجْنُوْنٌ. مَجْنُوْنْ

(سوال) روم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرف کے آخر میں پیش یا زیر، دو پیش یا دو زیر ہوں اور جب اس پر وقف کا ارادہ ہو تو اس کی ایک تہائی حرکت یعنی (۱/۳) ادا کی جائے گی۔ اور اس کو وقف بالروم کہتے ہیں۔ وقف بالروم صرف ضمہ یا کسرہ میں ہوتا ہے۔ مثلاً؛ نَسْتَعِيْنُ. نَسْتَعِيْنْ. اَلرَّحِيْمِ، اَلرَّحِيْمُ

نوٹ: زبر پر نہ تو اشمام ہوگا اور نہ ہی روم ہوگا۔

(سوال) وقف کی علامتیں بیان کیجئے؟

جواب: وقف کی اہم اور مشہور علامتیں یہ ہیں:۔

ABUL HIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱)[O] علامت آیت: اس پر وقف کرنا سنت ہے اور یہ جملہ کے مکمل ہونے کی علامت ہے۔ یہاں ٹھر جانا چاہیئے ۔ اگر [O] پر [لا] آئے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ ٹھیرنا اور ملانا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

(۲)[م] وقف لازم: یہاں پر وقف کرنا لازم ہے ورنہ معنی بدل جائینگے۔

(۳)[ط] وقف مطلق: اس علامت پر وقف کرنا اور پھر بعد سے ابتداء کرنا جائز اور احسن ہے۔

(۴)[ج] وقف جائز: اس پر وقف کرنا اور ملا کر پڑھنا جائز ہے۔ مگر وقف کرنا بہتر ہے۔

(۵)[ز] وقف مجوز: اس پر وقف کرنا اور ملا کر پڑھنا دونوں صورتیں جائز ہے۔ مگر ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(۶)[ص] وقف مرخص: اس پر وقف اور وصل (ملا کر پڑھنا) دونوں صورتیں جائز ہے مگر وصل کرنا بہتر ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۷)[صلے] الوصل الاولیٰ: یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(۸)[ق] قیل علیہ الوقف: وقف کی سب سے کمزور صورت ہے، اگر وقف کرلیا جائے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۹)[صل] قد یوصل: یہاں پر ٹھرنا اور ملا کر پڑھنا دونوں جائز مگر ٹھرنا اولیٰ ہے۔

(۱۰)[قف] یہاں ٹھرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی ملا کر پڑھے تو معنی میں کوئی تبدیل نہیں آتی۔

(۱۱)[ک] یہاں کا حکم وہی ہے جو پہلے والے کا ہے۔یعنی ٹہرنا چاہیئے اگر نہ ٹھرے تو کوئی مطلب نہ بدلے گا۔

(۱۲)[مع]وقف معانقہ: جب یہ علامت پائی جائے تو دو میں سے ایک جگہ ٹھرنا چاہیئے۔ دونوں جگہ وقف کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۱۳)[قلا]وقف، وصل دونوں جائز ہے، مگر احسن وصل ہے۔

(۱۴)[لا] یہاں وقف کرنا جائز نہیں ہے اور وقف کی صورت میں فساد ہوتا ہے۔اگر یہ آیت پر ہے تو ٹھرنا جائز ہے اور اگر درمیان میں ٹھر گئے تو پھر پیچھے سے ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۵)[س] سکتہ: یہاں پر آواز توڑے مگر سانس نہ توڑے۔اور تلاوت جاری رہے۔

(سوال) قرآن مجید میں کتنے مقامات پر سکتہ کیا جاتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں صرف چار(۴) مقامات پر سکتہ کیا جاتا ہے۔

(۱)عِوَجاً سکتہ قَیِّماً (سورہ کہف پ۱۵ ع۱۳ آیت نمبر۱)(۲)مِنۡ مَّرۡقَدِنَا سکتہ هٰذَا (سورہ یٰس پ۲۳ ع۳، آیت نمبر۵۲)(۳)مَنۡ سکتہ رَاقٍ(سورہ قیامہ پ۲۹ ع۱۸، آیت نمبر۲۷)(۴)بَلۡ سکتہ رَانَ(سورہ مطففین پ۳۰ ع۸، آیت نمبر۱۴)

(سوال) علامت وقف میں پسندیدہ اوقاف کیا ہیں؟

جواب: علماء نے بیان کیا ہے کہ آیات[○] پر وقف کرنا سنت ہے اور تمام اوقاف میں

سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔اس کے بعد میم[م] کا مرتبہ جسکو وقف لازم کہتے ہیں۔اس کے بعد [ط] جس کو وقف مطلق کہتے ہیں، پھر [ج] اور اس کے بعد [ز] اس کے بعد[ص] کا مرتبہ ہے۔ان علامات وقف میں سے کسی جگہ وقف کرلیا جائے تو ماقبل سے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے بعد سے ابتداء کرنا چاہیئے۔اگر چہ آیت پر[لا] ہو۔

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

(ہائے کنایہ کا بیان)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) ہائے ضمیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: عربی زبان میں مذکر غائب کیلئے جو ضمیر [ہ] استعمال ہوتی ہے اسکو ہاء ضمیر یا ہائے کنایہ کہتے ہیں۔

(سوال) صلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہائے ضمیر کی حرکت کو اتنا کھینچنا جس سے یاء مدہ اور واو مدہ پیدا ہوجائے۔جیسے: هُوْ

[ۂ]اورزیر ہوتو یا کی زیادتی سے۔جیسے: ھِیۦ[ۂ]

(سوال)صلہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب: صلہ کی مقدار ایک الف یا دو حرکت ہے۔

(سوال)ہائے ضمیر کے قاعدے اور مستثنیات بیان کیجئے؟

(۱)جب ہائے ضمیر/کنایہ سے پہلے والا حرف ساکن (ْ) ہوتو ہاء کا صلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ صرف زیر، پیش سے پڑھنا چاہیئے۔عَلَیۡہِ۔فِیۡہِ(ہاء کا صلہ،یعنی اس کے ضمہ یا کسرہ کی حرکت دراز کر کے حروف مد کی مقدار میں کھینچ کر پڑھینگے)

نوٹ: قرآن کریم میں ایک مقام پر اس قاعدہ کا استثناء ہے۔مثلاً؛فِیۡہٖ مُھَانًا

(۲)اگر ہاء ضمیر (ہ) کا پہلے اور بعد والا حرف متحرک ہوتو اس کو تمام قراء صلہ سے پڑھتے ہیں۔اگر ضمہ ہوتو واو کی زیادتی ہوگی۔جیسے؛ھُوۡ[ۂ] تحریر میں اسے ضمہ معکوس (الٹا پیش ۔ٗ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اور اگر زیر ہوتو [ی] کی زیادتی ہوگی۔ھِیۡ۔تحریر میں اسے کسرہ خنجری (کھڑی زیر ۔ٖ) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

نوٹ: دو مقام پر قرآن میں زیر کی جگہ پیش پڑھا گیا ہے۔(۱)عَلَیۡہُ اللّٰہَ (پ۲۶ع۹ آیت نمبر۱۰)(۲)وَمَاۤ اَنۡسٰنِیۡہُ(پ۱۵ع۲۱ آیت نمبر۶۳)

(سوال)ہاء ضمیر پر وقف کیسے کیا جائیگا؟

جواب: جب ہاء ضمیر پر وقف کرنا ہوتو اس کو ساکن کردیا جائے گا۔چاہے کوئی حرکت ہو۔عَلَيْهِ. عَلَيْهُ

(سوال) ہائے ضمیر کومکسور پڑھنے کا قاعدہ بیان کیجئے اوراس کے مستثنیات بیان کیجئے؟

جواب: ہائے ضمیر سے پہلے کسرہ یایائے ساکنہ آئے تو ہائے ضمیر کومکسور پڑھنا چاہیئے۔جیسے: فِيهِ اِلَيْهِ

اس کے قاعدے سے چار الفاظ مستثنیٰ ہے:۔(۱)وَمَا اَنْسَا نِيْهُ (سورہ کہف) (۲)عَلَيْهُ اللّٰـهَ (سورہ فتح) ان دونوں الفاظ میں حضرت سیدنا حفص کی روایت کے مطابق زیر کے بجائے پیش مروی ہے۔

(۳)اَرْجِهْ (سورہ اعراف وشعراء) (۴)فَاَلْقِهْ (سورہ نمل) ان ہر دو الفاظ میں بجائے زیر کے ان سے سکون مروی ہے۔

(سوال) ہائے ضمیر کو مضموم پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے،اور مستثنیات کیا ہیں؟

جواب: ہائے ضمیر کے پہلے کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہوتو ہائے ضمیر کو مضموم پڑھنا چاہیئے۔ جیسے:لَهٗ. رَسُوْلُهٗ . عَنْهُ ۔اس قاعدے سے صرف ایک ہی لفظ مستثنیٰ ہے۔یعنی يَتَّقْهِ (سورہ نور)

(سوال) ہائے ضمیر میں ترک صلہ کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: ہائے ضمیر کے پہلے یا بعد کا حرف ساکن ہوتو صلہ نہ کرنا چاہیئے۔جیسے:اِلَيْهِ – مِنْهُ۔

ABUL FIQH ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس قاعدے سے صرف فِیْہٖ مُھَاناً (سورہ فرقان) مستثنیٰ ہے۔

﴿بَابُ ھَمْزَۃِ الْوَصْلِ﴾

(ھمزہ وصلی)

(سوال) ھمزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: الف پر کوئی حرکت زیر زبر پیش آئے تو ہمزہ کہتے ہیں۔ جیسے: اِذَا۔ میں [ذال] سے پہلے ہمزہ ہے اور [ذال] کے بعد [الف] ہے۔

(سوال) ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ۔ہمزہ کی دو قسمیں ہیں (۱) قطعی (۲) وصلی

(سوال) ہمزہ قطعی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ جو کلمہ کا جز ہوتا ہے اور وصلاً (یعنی دو کلموں کے درمیان واقع ہونے سے) نہیں گرتا۔ ءَ اَنْذَرْتَھُمْ۔ اس مثال میں ھمزہ نہیں گریگا۔

(سوال) ھمزۂ وصلی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ساکن حرف سے کسی بھی حرف کی ادائیگی یا شروعات ممکن نہیں ہے۔ اس دشواری کو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دور کرنے کیلئے ساکن کلمہ کے شروع میں ایک حرکت والا ھمزہ لایا جاتا ہے،اور اس سے ابتداء کرنا آسان ہوجاتا ہے۔اس کو ھمزہ وصلی کہتے ہیں۔

(سوال)ھمزہ وصلی کی وضاحت کیجئے؟

جواب:وہ ھمزہ وصل کی صورت میں گرجاتا ہے۔جیسے؛۔فَاطْلُبْ.فَانْظُرْ

نوٹ:(الف)جب اس سے ابتداء کرنے کا ارادہ ہوتو اس لفظ کے تیسرے حرف کو دیکھا جائے گا۔اگر تیسرے حرف کوضمہ کو ہوتو ھمزہ کوضمہ دیا جائیگا.جیسے؛اُنْصُرْ.

(ب)اگر تیسرے حرف کوفتحہ یا کسرہ ہوتو ھمزہ کو کسرہ دیا جائے گا۔جیسے؛اِفْتَحْ.اِضْرِبْ

(ج)اگر کسی لفظ کی ابتداء[ال]سے ہوتو اس ھمزہ کوفتحہ دیا جائیگا۔جیسے؛اَلْحَمْدُ.اَلَّتِیْ

(سوال)اگر پہلے کلمہ کے آخر میں ساکن ہواور دوسرے کلمہ کے شروع میں ھمزہ وصلی ہوتو اس کی ابتداء کیسے کی جائے گی؟

جواب:(الف)اگر دو ساکن ایک ساتھ جمع ہوجائیں(اجتماع ساکنین)اور پہلا حرف مد ہوتو گرادیا جائے گا۔جیسے؛فِی الْاَرْضِ

(ب)اگر پہلا حرف ساکن غیر مدہ ہو یا جمع کی ضمیر کا میم ہوتو اس کوضمہ دیا جائیگا۔جیسے؛ بِھِمُ الْاَسْبَاب–

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ

(ہمزتین کا بیان)

(سوال) دو ہمزے ایک ساتھ آئیں تو اس کے کیا قواعد ہیں؟

جواب: دو ہمزے ایک کلمہ میں آجائیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو ہمزۂ اول کی حرکت کے لحاظ سے حرف مد سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے؛ اِئْتِنَا کو اِیْتِنَا. اُئْتُوْنِیْ کو اِیْتُوْنِیْ . اُئْتُمِنَ کو اُوْتُمِنَ

اگر ان کلمات کو ماقبل کے کلمات سے ملا کر پڑھیں گے تو پہلا ہمزہ گر جائے گا اور دوسرا ہمزہ (ء) پڑھا جائے گا۔ جیسے؛ یُصْلِحُ ائْتِنَا (پ۱۸) الَّذِیْ اؤْتُمِنَ (پ۳) قَالَ ائْتُوْنِیْ (پ۱۳)

(سوال) ہمزہ وصلی کے بارے میں علامہ جزری علیہ الرحمہ کے اشعار سنایئے؟

وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمْ☆اِنْ کَانَ ثَالِثٌ مِّنَ الْفِعْلِ یُضَمّْ

ترجمہ: اور ابتداء کریں ہمزہ وصل کا ضمہ کے ساتھ۔ اگر تیسرا حرف فعل کا مضموم ہو۔

وَاکْسِرْہُ حَالَ الْکَسْرِ وَالْفَتْحِ وَفِی☆الْاَسْمَاءِ غَیْرَ اللَّامِ کَسْرُھَا وَفِیْ

ترجمہ: اور کسرہ دیں اسکو (جبکہ فعل کا تیسرا حرف) مکسور اور مفتوح ہو۔ باقی اسماء میں جن میں لام نہیں ہے۔ (ہمزہ وصلی) مکسور ہے۔

اِبْنٍ مَعَ اِبْنَۃٍ امْرِیٍٔ وَاثْنَیْنِ☆وَامْرَاَۃٍ وَاسْمٍ مَعَ اثْنَتَیْنِ

ترجمہ: وہ جن میں (ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے) ابن .ابنة.امری اور اثنین۔اور امراۃ اوراسم کے ساتھ اثنتین میں۔

بَابُ الْاِبْدَالِ وَالتَّسْهِيْلِ

(بدل اور تسہیل کا بیان)

(سوال) بدل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کسی کلمہ میں دو ہمزہ ہوں دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر پڑھنے کو ''بدل یا ابدال'' کہتے ہیں۔جیسے: (۱) ءَ اللّٰهُ سے آللّٰهُ

(۲) ءَ الذَّكَرِيْنَ سے ءَآلذَّكَرِيْنَ

(۳) ءَ لْئٰنَ سے ءَآلْئٰنَ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) تسہیل سے کیا مراد ہے، واضح کیجئے؟

جواب: ہمزہ کو نرمی سے ادا کرنے کا نام ''تسہیل'' ہے۔سیدنا امام حفص کلمہ [ءَ اَعْجَمِيٌّ] میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔یعنی دوسرے ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے مابین پڑھتے ہیں۔

حُکمُ نُونِ الْقِطْنِیْ

(نون قطنی کا حکم)

(سوال) نون قطنی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: تنوین کے بعد اگر ھمزہ وصلی ہو تو ھمزہ وصلی کے نیچے ایک چھوٹی نون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسکو نون قطنی کہتے ہیں مثلاً؛ هُمَزَةِ نِ الَّذِیْ. جَمِیعُ نِ الَّذِیْ. عَدْنِ نِ الَّتِیْ

(سوال) نون قطنی کا کیا اعراب ہوگا، امثال کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: اگر پہلے کلمہ کے آخر میں تنوین (ـً ـٍ ـٌ) ہو اور دوسرے کلمہ کی ابتداء میں ہمزہ وصلی ہو تو وصل کی صورت میں ہمزہ وصلی گر جائیگا۔ اور پہلے والے حرف پر جو حرکت یعنی تنوین ہے اس کی صرف ایک حرکت باقی رہے گی اور نون قطنی کو ہمیشہ کسرہ ہوگا۔ نُوحُ نِ ابْنَهُ.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بَابُ الْاِدْغَامِ

(ادغام کا باب)

(سوال) ادغام کسے کہتے ہیں؟

جواب: پہلے حرف ساکن کو دوسرے حرف متحرک سے ملا کر اسطرح پڑھنا کہ وہ دونوں ملکر ایک مشدد حرف ہو جائے۔

(سوال)مدغم اور مدغم فیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف کو ملاتے ہیں اس کو" مُدْغَمْ "اور جس حرف میں ملاتے ہیں اس کو" مُدْغَمْ فِیْه'' کہتے ہیں۔

(سوال)ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ادغام کی دو قسمیں ہیں:۔(۱)ادغام صغیر (۲)ادغام کبیر

(سوال)ادغام صغیر کس کو کہتے ہیں، اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرف متحرک ہو تو ادغام صغیر کہا جاتا ہے۔اور اسکی تین قسمیں ہیں۔(۱)ادغام متماثلین (۲)ادغام متجانسین (۳)ادغام متقاربین

(سوال)ادغام متماثلین کو مثالوں کے ساتھ واضح کیجئے؟

جواب: (مثلین)ایک ہی مخرج اور ایک ہی صفت کے دو حرف پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو اور پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کریں تو اسکو ادغام متماثلین کہتے ہیں.

وَ قَدْ دَّ خَلُوْا .اِذْذَّهَبَ . قُلْ لَّكُمْ. لَنْ نَّصَرَ.

(سوال)ادغام متجانسین کسے کہتے ہیں؟

جواب: (جنسین)یعنی اگر ایک مخرج کے دو حروف جمع ہوں اور دونوں کے صفات الگ الگ ہوں اور پہلے ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ادغام کریں تو اسکو ادغام متجانسین ہوگا۔جیسے: [ت. ط][ذ. ظ]اَطْ اَتَّ. وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ.اِذْظَّلَمُوْا.مَا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عَبَدْتُّمْ. لَئِنْ م بَسَطْتَّ.

نوٹ: اگر متماثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہوتو ادغام واجب ہے۔

(سوال) ادغام متقاربین سے کیا مراد ہے؟

جواب: (متقارب) ایسے دو حروف جو مخرج اور صفت کے اعتبار سے قریب ہوں۔ جیسے [ق۔ک] [ل۔راء] [ن۔راء] [ن۔ل] اور دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ایک حرف پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور پہلا ساکن ہوتو ادغام متقاربین ہوگا۔ جیسے: اَقْ کَّ. اَلْ رَّ. بَلْ رَّانَ. قُلْ رَّبِّیْ.

نوٹ: اگر پہلا حرف ساکن حرف مدہ ہوتو ادغام نہ ہوگا۔ فِیْ یَوْمٍ

(سوال) ادغام کبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ادغام کبیر وہ ادغام ہے جس کے دونوں حروف متحرک ہوں، پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کیا جائے۔ یہ ادغام حضرت سیدنا حفص کے مطابق صرف ایک مقام "لَا تَاْمَنَّا" میں آیا ہے۔ اسکو دو طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ پہلے نون کا ادغام مع الاشمام اور دوسرا طریقہ روم کے ساتھ۔

(سوال) ادغام کی تشدید اور مشدد کی تشدید میں کیا فرق ہے؟

جواب: تشدید ادغام میں بھی ہوتی ہے اور مشدد میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن دونوں میں فرق ہے۔

(۱) مشدد میں ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ جیسے؛ ثُمَّ . اِنَّ۔ اور ادغام میں دو حرف ہوتے ہیں۔ جیسے: مَن یَّعمَلُ۔

بَابُ الحَذفِ وَالاِثبَاتِ

(حذف واثبات کا بیان)

(سوال) حذف کسے کہتے ہیں؟

جواب: الف کے ہوتے ہوئے اس کو گرادینے کا نام حذف ہے، اور قرآن مجید میں چند مقامات ایسے ہیں جہاں پر لام تاکید کے بعد کا [الف] وقف کرنے کی صورت میں ثابت اور وصل کرنے کی صورت میں حذف کردیا جائے گا۔ اور یہ قرآن مجید کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱) لَاْاِلَی اللّٰهِ (سورہ آل عمران پ۴ ع۵)

(۲) لَاْ اَوضَعُوا (سورہ توبہ، پ۱۰ ع۱۱)

(۳) لَاْ اَذبَحَنَّهٗ (سورہ نمل، پ۱۹ ع۱۷)

(۴) لَاْ اِلَی الجَحِیم (سورہ والصافات، پ۲۳ ع۲)

(۵) لَاْاَنتُم ط اَشَدُّ رَهبَةً (حشر، پ۲۸ ع۲)

نوٹ:۔ اگر ان امثال میں الف کو پڑھا جائے تو معنی تاکید کے بجائے نفی کے ہوجائینگے۔

(سوال) اثبات کس کو کہتے ہیں؟ واضح کیجئے؟

جواب: الف کو باقی رکھنے کا نام اثبات ہے۔یعنی وہ کلمات کے الفات جو وقف کی صورت میں باقی اور وصلاً یعنی ملاکر پڑھنے کی صورت میں حذف کردیئے جاتے ہیں۔اور وہ مقامات یہ ہیں:۔''o۔×''اس بات کی نشانی ہے کہ یہ الف پڑھا نہیں جائیگا

(۱) لفظ [اَنَاْ] اور [اَیُّھَاْ] کا الف تمام قرآن کریم میں ملاکر پڑھنے کی صورت میں حذف کردیا جائیگا۔

(۲) لٰکِنَّاْ هُوَ اللّٰهُ (سورہ کہف پ۱۵ آیت نمبر ۳۸)

(۳) بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَاْ (سورہ احزاب پ۲۱ آیت نمبر۱۰)

(۴) وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَاْ (سورہ احزاب پ۲۲ آیت نمبر۶۶)

(۵) فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَاْ (سورہ احزاب پ۲۲ آیت نمبر۶۷)

(سوال) وہ کونسے مقامات ہیں جہاں الف وقفاً اور وصلاً حذف کردیا جاتا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں لفظ [ثَمُوْدَ] چار مقامات پر لکھا جاتا ہے، مگر وقفاً و وصلاً پڑھا نہیں جاتا۔

(۱) اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ (ھود، پ۱۲ آیت نمبر ۶۰)

(۲) عَادًا وَّثَمُوْدَاْ (فرقان، پ۱۹ آیت نمبر ۳۸)

(۳) عَادًا وَّثَمُوْدَاْ (عنکبوت، پ۲۰ آیت نمبر ۳۸)

(۵)وَثَمُوْ دَاْ فَمَآ اَبْقٰی (نجم، پ ۲۷ آیت نمبر ۵۱)

نوٹ:۔فَمَآ اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ (نمل پ ۱۹ آیت نمبر ۳۶) میں [اٰتٰنِۦَ] پر وقف کرنے کی صورت میں حذف اور اثبات دونوں جائز ہے۔

☆سَلٰسِلَاْ (دھر، پ ۲۹ آیت نمبر ۴) میں دوسرے لام کے بعد کا الف وصلاً گرادیا جائیگا۔اور وقفاً ہر دو صورتیں جائز ہیں۔

☆قَوَارِيْرَاْ. قَوَارِيْرَاْ (دھر، پ ۲۹ آیت نمبر ۱۶) میں ہر دو کلمات میں ملا کر پڑھنے کی صورت میں الف گر جائیگا اور وقف کی صورت میں پہلے کلمہ کا الف باقی رہے گا، مگر دوسرے کلمہ کا الف گر جائیگا۔

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اَلْاِمَالَهُ

(سوال) امالہ کسے کہتے ہیں، امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کہاں پر امالہ کرتے ہیں؟

جواب: زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف لیجا کر پڑھنے کا نام امالہ ہے۔اور سیدنا امام حفص رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید میں صرف ایک مقام پر امالہ کرتے ہیں۔مَجْرٖىهَا (ھود، پ ۱۲ آیت نمبر ۴۱) اسکا تلفظ [مَجْرِےْ هَا] یعنی راء کو مجہول پڑھا جائے گا۔(مانند ستارے کے)

قرآن مجید کے متفرق مسائل

(سوال) قرآن کریم کی تلاوت کے کتنے حالات ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی تلاوت کے تین حالات ہیں:۔(۱) ترتیل (۲) تدویر (۳) حدر

(سوال) ترتیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: ترتیل اسے کہتے ہیں کہ جس سے معنی صاف اور واضح رہے اور ہر حرف کو اس کے پورے حقوق اور اس کے مخارج سے نکالنے کا نام ترتیل ہے۔ مثلاً ترقیق، تفخیم، غنہ، صفات وغیرہ

(سوال) تدویر کسے کہتے ہیں؟

جواب: متوسط (درمیانی) طریقہ سے پڑھنے کو تدویر کہتے ہیں یعنی اس رفتار میں مخارج تفخیم، ترقیق اور صفات، غنہ وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے تھوڑا سا تیزی کے ساتھ تلاوت کریں۔

(سوال) حدر سے کیا مراد ہے؟

جواب: قواعد تجوید کا خیال کرتے ہوئے تیزی سے تلاوت کرنے کا نام حدر ہے۔ اس رفتار کو اکثر حفاظ کرام تراویح میں اختیار کرتے ہیں۔

نوٹ: اس سے زیادہ تیز پڑھنا منع ہے۔

(سوال) قرآن مجید میں کتنی منزلیں ہیں؟

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: قرآن مجید میں سات منزلیں ہیں:۔اسکواحزاب بھی کہتے ہیں۔

(۱)سورۃالفاتحہ	تا	سورۃ النساء
(۲)سورۃمائدہ	تا	سورۃ توبہ
(۳)سورۃیونس	تا	سورۃ النحل
(۴)سورۃبنی اسرائیل	تا	سورۃ الفرقان
(۵)سورۃالشعراء	تا	سورۃ یٰسین
(۶)سورۃوالصفات	تا	سورۃ حجرات
(۷)سورۃقٓ	تا	سورۃ الناس

ان سات (۷) منزلوں کوعلماء نے [فَمِیْ بَشَوْقٌ] سے تعبیر کیا ہے۔یعنی [ف] سے فاتحہ ،[م] سے مائدہ [ی] سے یونس،[ب] بنی اسرائیل،[ش]شعراء،[و] سے والصفات اور [ق] قٓ کا مجموعہ ہے۔

(سوال) قرآن مجید میں وہ کونسے مقامات ہیں جن میں [ص] کو[س] سے پڑھا جاتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں چار (۴) مقامات ایسے ہیں جہاں لکھا تو [س] اور [ص] دونوں پڑھے جاتے ہیں،مگر پڑھنے کے طریقے مختلف ہیں۔

(۱)یَبْصُطُ (پ۲ع۱۶)

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۲) بَصۜطَةً (پ۸ ع۱٦) کے [ص] کو سیدنا امام حفصؒ [س] سے ادا کرتے ہیں۔

(۳) اَلۡمُصَیۡطِرُوۡنَ (پ۲۷ ع۴) میں [ص] اور [س] دونوں طریقوں سے پڑھا جاتا ہے۔

(۴) بِمُصَیۡطِرٍ (پ۳۰ ع۱۳) میں صرف [ص] سے پڑھنا ضروری ہے۔

سجدۂ تلاوت

(سوال) قرآن مجید میں کتنے سجدے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مسلک کے مطابق سجدہ تلاوت صرف [۱۴] ہیں۔ اور ہر اس شخص پر سجدہ کرنا واجب ہے جو سجدہ والی آیت پڑھے یا سنے۔

(سوال) سجدۂ تلاوت کے واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کیجئے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کے واجب ہونے کی تین صورتیں ہیں:۔ (۱) آیت سجدہ کی تلاوت کرنا (۲) آیت سجدہ کا کسی انسان سے سننا (۳) کسی ایسے آدمی کی اقتداء کرنا جس نے آیت سجدہ تلاوت کی ہو۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) سجدۂ تلاوت کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت ان لوگوں پر واجب ہے جن پر نماز واجب ہے۔ یعنی مجنون، نابالغ، حیض ونفاس والی عورتوں پر واجب نہیں ہے۔ اگر کسی کا جنون ایک دن رات سے کم رہے اس پر واجب ہے۔

(سوال) سجدہ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ دو تکبیروں کے درمیان ایک سجدہ اس طرح کرے کہ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے۔ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اس طرح ایک سجدہ کرنے کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

(سوال) قرآن مجید میں کن کن مقامات پر آیات سجدے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں ان چودہ مقامات پر سجدے کئے جاتے ہیں۔

(۱)اعراف (۲)رعد (۳)نحل (۴)بنی اسرائیل (۵) مریم (۶)حج

(۷)فرقان (۸)نمل (۹)سجدہ (۱۰)صٓ (۱۱) حٰمٓ (۱۲)النجم

(۱۳)انشقاق (۱۴)اقراء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اختلافات بروایات سیدنا امام شعبہ وامام سیدنا حفص رحمہما اللہ تعالیٰ

(سوال) اختلافات کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وہ کلمات جس میں سیدنا امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کے راویان سیدنا شعبہ وسیدنا حفص رحمہما اللہ عز وجل نے لفظی یا اعرابی یا حرفی اختلاف کیا ہو، اس کو اختلافات کہتے ہیں۔ دونوں ائمہ کے مابین پائے جانے والے چند اختلافات نقل کئے جاتے ہیں۔ پہلے سیدنا شعبہؒ کی روایت پڑھیں پھر سیدنا حفصؒ کی روایت سے پڑھیں۔

(اختلافات اتالیق التجوید مؤلف قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی قادری سے لیا گیا ہے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سلسلہ نشان	سیدنا شعبہ رحمۃ اللہ علیہ	سیدنا حفص رحمۃ اللہ علیہ	پارہ	سورہ/آیت
۱	اِتَّخَذْتُّم الْعِجْلَ	اِتَّخَذْتُم الْعِجْلَ	۱	البقرۃ ۵۴
۲	هُزُوًا	هُزُوًا	۱	البقرۃ ۶۷
۳	اِتَّخَذْتُّم	اِتَّخَذْتُمُ	۱	البقرۃ ۸۰
۴	يَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلُوْنَ	۱	البقرۃ ۸۵

۵	اِتَّخَذْتُّمُ الْعِجْل	اِتَّخَذْتُمُ الْعِجَلَ	ا	البقرة ۹۲
۶	لِجَبْرَئِلَ	لِجِبْرِیْلَ	ا	البقرة۹۷
۷	جَبْرَئِلَ	جِبْرِیْلَ	ا	البقرة ۹۸
۸	مِیْکَئِیْلَ	مِیْکَلَ	ا	البقرة ۹۸
۹	عَھْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ	عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ	ا	البقرة ۱۲۴
۱۰	بَیْتِیُ	بَیْتِیَ	ا	البقرة ۱۲۵
۱۱	یَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلُوْنَ	ا	البقرة۱۴۰
۱۲	لَرَؤُفٌ	لَرَءُوْفٌ	۲	البقرة ۱۴۳
۱۳	خُطُوَاتِ	خُطُوَاتِ	۲	البقرة ۱۶۸
۱۴	لَیْسَ الْبِرُّ	لَیْسَ الْبِرَّ	۲	البقرة ۱۷۷
۱۵	مُوصٍّ	مُوْصٍ	۲	البقرة ۱۸۲
۱۶	وَلِتُکَمِّلُو الْعِدَّةَ	وَلِتُکْمِلُو الْعِدَّةَ	۲	البقرة ۱۸۵
۱۷	اَلْبِیُوْتَ	اَلْبُیُوْتَ	۲	البقرة ۱۸۹
۱۸	رَؤُفٌ	رَءُوْفٌ	۲	البقرة۲۰۷

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

١٩	خُطُوَاتِ	خُطوَاتِ	٢	البقرة ٢٠٨
٢٠	يَطَّهَّرْنَ	يَطْهُرْنَ	٢	البقرة ٢٢٢
٢١	هُزُوًا	هُزُوًا	٢	البقرة ٢٣١
٢٢	قَدَرُهُ	قَدْرُهُ	٢	البقرة ٢٣٦
٢٣	وَصِيَّةٌ	وَصِيَّةً	٢	البقرة ٢٤٠
٢٤	يَبْصُطُ	يَبْصُطُ (ص کی جگہ س)	٢	البقرة ٢٤٥
٢٥	جُزْءً	جُزْءً	٣	البقرة ٢٦٠
٢٦	فَنِعُمَّا	فَنِعِمَّا	٣	البقرة ٢٧١
٢٧	وَنُكَفِّرُ	وَيُكَفِّرُ	٣	البقرة ٢٧١
٢٨	فَاْذَنُوا	فَاْذَنُوا	٣	البقرة ٢٧٩
٢٩	الٓمٓ اللّٰهُ. وصلامیم کے مد کا قصر،طول	الٓمٓ اللّٰهُ	٣	آل عمران ١
٣٠	رُضْوَانٌ	رِضْوَانٌ	٣	آل عمران ١٥
٣١	وَجْهِيَ	وَجْهِيَ	٣	آل عمران ٢٠

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۳۲	اَلْمَیْتِ	اَلْمَیِّتِ	۳	آل عمران ۲۷
۳۳	اَلْمَیْتِ	اَلْمَیِّتِ	۳	آل عمران ۲۷
۳۴	رَؤُفٌ	رَءُوْفٌ	۳	آل عمران ۳۰
۳۵	بِمَا وَضَعْتُ	بِمَا وَضَعْتُ	۳	آل عمران ۳۶
۳۶	وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءَ	وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا	۳	آل عمران ۳۷
۳۷	زَكَرِيَّآءُ الْمِحْرَابَ	زَكَرِيَّاالْمِحْرَابَ	۳	آل عمران ۳۷
۳۸	زَكَرِيَّآءُ رَبَّهٗ	زَكَرِيَّارَبَّهٗ	۳	آل عمران ۳۸
۳۹	بِيُوْتِكُمْ	بُيُوْتِكُمْ	۳	آل عمران ۴۹
۴۰	فَنُوَفِّيْهِمْ	فَيُوَفِّيْهِمْ	۳	آل عمران ۵۷
۴۱	يُؤَدِّهٖ	يُؤَدِّهٖ	۳	آل عمران ۷۵
۴۲	اَخَذْتُّمْ	اَخَذْتُمْ	۳	آل عمران ۸۱
۴۳	تَبْغُوْنَ	يَبْغُوْنَ	۳	آل عمران ۸۳
۴۴	تُرْجَعُوْنَ	يُرْجَعُوْنَ	۳	آل عمران ۸۳
۴۵	حَجُّ	حِجُّ	۴	آل عمران ۹۷

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۴۶	مَا تَفْعَلُوْا	مَا يَفْعَلُوْا	۴	آل عمران ۱۱۵
۴۷	فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ	فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	۴	آل عمران ۱۱۵
۴۸	قُرْحٌ	قَرْحٌ	۴	آل عمران ۱۴۰
۴۹	نُوْتِهٖ	نُوْتِهٖ	۴	آل عمران ۱۴۵
۵۰	بِيُوْتِكُمْ	بُيُوْتِكُمْ	۴	آل عمران ۱۵۴
۵۱	تَجْمَعُوْنَ	يَجْمَعُوْنَ	۴	آل عمران ۱۵۷
۵۲	رُضْوَانَ	رِضْوَانَ	۴	آل عمران ۱۶۲
۵۳	اَلْقُرَاحُ	اَلْقَرْحُ	۴	آل عمران ۱۷۲
۵۴	رُضْوَانَ	رِضْوَانَ	۴	آل عمران ۱۷۴
۵۵	لَيُبَيِّنُنَّهٗ	لَتُبَيِّنُنَّهٗ	۴	آل عمران ۱۸۷
۵۶	لَا يَكْتُمُوْنَهٗ	لَا تَكْتُمُوْنَهٗ	۴	آل عمران ۱۸۷
۵۷	وَسَيُصْلَوْنَ	وَسَيَصْلَوْنَ	۴	النساء ۱۰
۵۸	يُوَصّٰى بِهَا	يُوْصٰى بِهَا	۴	النساء ۱۲
۵۹	اَلْبِيُوْتِ	اَلْبُيُوْتِ	۴	النساء ۱۵
۶۰	مُبَيَّنَةٍ	مُبَيِّنَةٍ	۴	النساء ۱۹

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

٦١	وَاَحَلَّ	وَاُحِلَّ	۵	نساء۲۴
٦٢	اَحْصِنَّ	اُحْصِنَّ	۵	نساء۲۵
٦٣	نِعْمَا	نِعِمّا	۵	نساء۵۸
٦۴	لَمْ يَكُنْ	لَمْ تَكُنْ	۵	نساء۷۳
٦۵	نُوَلِّهٗ	نُوَلِّهٖ	۵	نساء۱۱۵
٦٦	نُصْلِهٗ	نُصْلِهٖ	۵	نساء۱۱۵
٦٧	يُدْخَلُوْنَ	يَدْخُلُوْنَ	۵	نساء۱۲۴
٦٨	نُؤْتِيْهِمْ	يُؤْتِيْهِمْ	٦	نساء۱۵۲
٦٩	رُضْوَانًا	رِضْوَانًا	٦	مائدة۲
۷۰	شَنَاٰنُ	شَنَاٰنُ	٦	مائدة۸
۷۱	غَسَاقًا	غَسَّاقًا	۳۰	النبا۲۵
۷۲	نٰخِرَةً	نَخِرَةً	۳۰	النزعٰت ۱۱
۷۳	سُعِرَتْ	سُعِّرَتْ	۳۰	التكوير ۱۲
۷۴	رِاٰهُ	رَاٰهُ	۳۰	التكوير۲۳

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۷۵	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	الانفطار ۱۷/۱۸
۷۶	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	التطفیف ۸/۱۹
۷۷	بَلۡ رَّانَ	بَلۡ سکتہ رَانَ	۳۰	التطفیف ۱۴
۷۸	فٰکِهِيۡنَ	فٰکِهِيۡنَ	۳۰	التطفیف ۳۱
۷۹	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	الطارق ۲
۸۰	تُصۡلٰى	تَصۡلٰى	۳۰	الغاشیہ ۴
۸۱	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	البلد ۱۲
۸۲	مُؤۡصَدَةٌ	مُؤۡصَدَةٌ	۳۰	البلد ۲۰
۸۳	رَاٰهُ	رَاٰهُ	۳۰	العلق ۷
۸۴	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	القدر ۲
۸۵	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	القارعة ۳/۱۰
۸۶	اَدۡرٰکَ	اَدۡرٰکَ	۳۰	الهمزة ۵
۸۷	مُؤۡصَدَةٌ	مُؤۡصَدَةٌ	۳۰	الهمزة ۸
۸۸	عُمُدٍ	عَمَدٍ	۳۰	الهمزة ۹

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۸۹	وَلِیُ	وَلِیَ	۳۰	الکفرون۶
۹۰	کُفُؤًا	کُفُوًا	۳۰	الاخلاص ۴

سبعہ کے قراء

(سوال) قراء سبعہ کے نام مع راویان ورمز بیان کیجئے؟

جواب: (۱) امام نافع مدنی۔ ان کے دوراوی (۱) قالون (۲) ورش۔ رمز [اَبَجُ]

(۲) امام عبداللہ ابن کثیر مکی۔ ان کے دوراوی (۱) بزی (۲) قنبل۔ رمز [دَهَزُ]

(۳) امام ابوعمرو بصری۔ ان کے دوراوی (۱) دوری بصری (۲) سوسی۔ رمز [حُطِّیُ]

(۴) امام ابن عامر شامی۔ ان کے دوراوی (۱) ہشام (۲) ابن ذکوان۔ رمز [کَلِمُ]

(۵) امام عاصم کوفی۔ ان کے دوراوی (۱) شعبہ (۲) حفص۔ رمز [نَصَعُ]

(۶) امام حمزہ کوفی۔ ان کے دوراوی (۱) خلف (۲) خلاد۔ رمز [فَضَقُ]

(۷) امام علی کسائی کوفی۔ ان کے دو راوی (۱) ابوالحارث لیث (۲) دوری کسائی۔ رمز [رَسَتُ]

ABU FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عشرہ کے تین قراء

(۸) امام جعفر۔ ان کے دوراوی (۱) ابن وردان (۲) ابن جماز۔

(۹) امام یعقوب۔ ان کے دوراوی (۱) رویس (۲) روح

(۱۰) امام خلف عشرہ۔ ان کے دوراوی (۱) اسحٰق (۲) ادریس

قرآن کریم کی آیتوں کے ذریعہ قواعد کی مشق

(سوال) آیات ذیل میں قواعد تجوید کی تشریح مکمل کیجئے؟

الٓمّٓ ۝ اَللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (جامعہ نظامیہ، امتحان ستمبر ۲۰۰۵)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جواب: اس آیت مبارکہ میں حسب ذیل قواعد ہیں:۔

الٓمّٓ ، میں سیدنا امام حفص وسیدنا شعبہ علیہما الرحمہ کا اختلاف یہ ہے۔ الٓمّٓ اللّٰہُ. وصلا میم کے مد کا قصر، طول دونوں روایت میں ہوگا۔

الٓمّٓ = مد لازم حرفی مثقل

اَللّٰہُ = لام جلالہ مفخم

لَا = حرف مد

اِلٰهَ = لام مد حکمی

اِلَّا =حرف مد

اَلۡحَیُّ =الف لام کے بعد حرف قمری

الۡقَیُّوۡمُ= الف لام قمری
عَلَیۡکَ =لین

الۡکِتَابَ = الف لام قمری
بِالۡحَقِّ= الف لام قمری

مُصَدِّقاً لِّمَا = ادغام بلا غنہ

مَا = مداصلی

بَیۡنَ =حرف لین
یَدَیۡہِ=حرف لین

وَاَنۡزَلَ =نون ساکن کا اخفاء

التَّوۡرَاةَ = لام تعریف شمسی

رَاةَ= مداصلی

وَالۡاِنۡجِیۡلَ =نون ساکن کا اخفاء۔ مداصلی

مِنۡ قَبۡلُ =نون ساکن کا اخفاء۔ب میں قلقلہ صغریٰ۔

هُدیً لِّلنَّاسِ = ادغام بلا غنہ۔نون مشدد۔ مداصلی

وَاَنۡزَلَ =نون ساکن کا اخفاء

الۡفُرۡقَانَ = الف لام کا حروف قمری۔راء مفخم وقف پر مد عارض

(سوال)لَقَدۡ جَاءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌO

اس آیت کریمہ میں کیا قواعد ہیں اس کو واضح کیجئے؟

جواب:۔رَءُ وْفٌ میں اختلاف سیدنا حضرت شعبہ پایا جاتا ہے۔سیدنا شعبہ اس کو رَءُ فٌ پڑھتے ہیں۔

لَقَدْ= دمیں قلقلہ صغریٰ

جَاءَ کُمْ=مدواجب

جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ =میم ساکن کا اظہار۔رامفخم

رَسُـوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِـکُمْ =راءمفخم۔تنوین کا ادغام مع الغنہ۔نون ساکن کا اظہار۔نون ساکن کا اخفاء

اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ=میم ساکن کا اظہار۔مداصلی۔تنوین کا اظہار۔حرف لین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مَا=حرف مد

عَـنِتُّـمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ =میم ساکن کا اظہار۔رابا ریک۔مداصلی۔نون ساکن کا اظہار۔حرف لین۔میم ساکن کا اخفاء۔حرف مد

بِالْمُؤْمِنِیْنَ = مداصلی

رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ= مداصلی۔رامفخم۔نون ساکن کا ادغام بلاغنہ۔رامفخم۔وقف پر مدعارض

(سوال)وَمَا مُحَمَّدٌاِلَّا رَسُوْلٌ .قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ .وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا.
وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَo

وَمَا = حرف مد

مُحَمَّدٌ اِلَّا = میم مشدد۔تنوین کا اظہار۔حرف مد

رَسُوْلٌ = را مفخم۔حرف مد۔وقف پر مد عارض

قَدْ = قلقلہ صغریٰ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ = نون ساکن کا اخفاء۔ب پر قلقلہ صغریٰ۔را مفخم

اَفَائِنْ مَّاتَ = نون ساکن کا ادغام مع الغنہ۔

اَوْ = حرف لین

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ = نون ساکن کا اخفاء۔ب پر قلقلہ صغریٰ۔میم ساکن کا اظہار۔لام پر مد حکمی

عَلٰی اَعْقَابِكُمْ = مد اصلی۔

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی = نون ساکن کا ادغام مع الغنہ۔اخفاء

عَقِبَيْهِ = ی پر حرف لین

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ = نون ساکن کا ادغام مع الغنہ۔را مفخم۔لام جلالہ مفخم

شَيْئًا = حرف لین۔ء پر وقف کی صورت میں شیئاَ۔حرف مد

وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ = حرف لین۔لام جلالہ باریک۔حرف شمسی۔حرف مد۔را

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترقیق۔ وقف پرمدعارض۔

(سوال) اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ○

اس آیت میں پائے جانے والے احکام تجوید بیان کیجئے؟

جواب: اِنَّ اللّٰہَ = نون مشدد۔ لام جلالہ مفخم

وَمَلٰئِکَتَہٗ = مدواجب۔ مدحکمی

یُصَلُّوْنَ = حرف مد

عَلَی النَّبِیِّ = حرف شمسی۔ نون مشدد

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ = مدجائز۔ حرف شمسی۔ حرف مد

اٰمَنُوْا = مدحکمی۔ حرف مد   صَلُّوْا = لام میں حرف مد

سَلِّمُوْا = حرف مد

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تَسْلِیْماً = وقف پرمدعارض۔ ما کہہ کر وقف کیا جائے گا۔

(سوال) لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ. قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ. فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ م بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی. لَا انْفِصَامَ لَھَا. وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ○ اس آیت مبارکہ میں پائے جانے والے قواعد بیان کیجئے؟

جواب: لَا = حرف مد   اِکْرَاہَ = رامفخم۔ حرف مد

فِی الدِّیۡنِ =حرف شمسی۔حرف مد

قَدۡ تَّبَیَّنَ =ادغام متجانسین ۔

مِنَ الۡغَیِّ=حرف قمری۔

فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ=نون ساکن کا ادغام مع الغنہ ۔را مخفم

بِاالطَّاغُوۡتِ =حرف شمسی۔حرف مد

وَیُؤۡمِنۡ م بِاللّٰہِ=نون ساکن کا اقلاب۔لام جلالہ باریک

فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ =میم ساکن کا اظہار

بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی=حرف قمری۔را مخفم۔حرف قمری۔مد حکمی

لَا انۡفِصَامَ لَھَا =نون ساکن کا اخفاء۔حرف مد۔حرف مد

وَا للّٰہُ=لام جلالہ مخفم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ=ی پر حرف مد۔نون ساکن کا اظہار۔وقف پر مد عارض

(سوال)وَحَآجَّہٗ قَوۡمُہٗ .قَالَ اَتُحَآ جُّوۡ نِّیۡ فِی اللّٰہِ وَقَدۡ ھَدَانِ. وَلَآ اَخَافُ مَا تُشۡرِکُوۡنَ بِہٖۤ اِلَّا اَنۡ یَّشَاءَ رَبِّیۡ شَیۡئًا .وَسِعَ رَبِّیۡ کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡماً o آیت بالا میں پائے جانے والے قواعد بیان کیجئے؟

جواب :وَحَآجَّہ=مد لازم۔مد حکمی

قَوۡمُہٗ =حرف لین۔مد حکمی

قَالَ=حرف مد

اَتُحَآ جُوّ نِّیُ=مدلازم کلمی مدغمی۔نون مشدد۔حرف مد

فِی اللّٰہِ=لام جلالہ ترقیق

وَقَدُ ھَدَانِ=د پر قلقلہ صغریٰ۔حرف مد

وَلَا اَخَافُ=حرف مد۔مد جائز

اَخَافُ=حرف مد۔

تُشرِکُوُنَ=را ترقیق۔حرف مد بِہٖ=مد حکمی

اَلَّا=حرف مد

اَنُ یَّشَآءَ=نون ساکن کا ادغام مع الغنہ۔مد واجب

رَبِّیُ=را تفخیم۔حرف مد اَفَلَا=لام پر حرف مد

تَتَذَکَّرُوُنَ=را پر حرف مد۔وقف پر مد عارض

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال)وَمَنُ یَّدُ عُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً اٰخَرَ لا لَا بُرُھَانَ لَہٗ بِہٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنُدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفُلِحُ الُکٰفِرُوُنَ o وَقُلُ رَّبِّ اغُفِرُ وَارُحَمُ وَاَنُتَ خَیُرُ الرَّا حِمِیُنَ o

مندجہ ذیل آیت کریمہ قواعد کی روشنی میں واضح کیجئے؟

وَمَنُ یَّدُ عُ =نون ساکن کا ادغام مع الغنہ۔د پر قلقلہ صغری

مَعَ اللّٰہِ=لام جلالہ تفخیم

اِلٰهاً اٰخَرَ =نون ساکن کا اظہار۔مد حکمی۔راء مفخم

لَا =حرف مد
بُرْهَانَ =راء مفخم۔حرف مد

لَهٗ =مد حکمی
فَاِنَّمَا =نون مشدد۔مد حکمی

حِسَابُهٗ =حرف مد۔مد حکمی

عِنْدَ رَبِّهٖ =نون ساکن کا اخفاء۔راء مفخم

اِنَّهٗ =نون مشدد۔مد حکمی
لَا =حرف مد

يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ =حرف قمری۔حرف مد۔راء مفخم۔وقف پر مد عارض

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ =راء مفخم۔راء ترقیق

وَارْحَمْ وَاَنْتَ =راء مفخم۔میم ساکن اظہار تاکیدی۔نون ساکن کا اخفاء

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ =حرف لین۔راء مفخم۔حرف شمسی۔راء مفخم۔وقف پر مد عارض

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قرآنی معلومات

(سوال) قرآن کس کو کہتے ہیں؟

جواب: حضور اکرم ﷺ پر جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بذریعہ وحی نازل ہوئی۔اس کو قرآن مجید کہتے ہیں۔قرآن لغت میں مصدر ہے جو مترادف قراءۃ ہے۔یعنی کثرت اور تسلسل سے تلاوت کی جانے والی کتاب۔

قرآن مجید کے کتنے نام ہیں؟

جواب: علماء امت نے قرآن مجید کے بہت سے نام گنوائے ہیں،بعض علماء نے (۵۵)اور بعض نے (۹۰) تک بتائے ہیں۔دونام جو بہت مشہوراور معروف ہیں؛۔

(۱)**القرآن** (۲)**الکتاب**۔اس کے علاوہ وہ نام جن کواللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکرفرمایاہے۔ **الفرقان، الذکر، النور**۔وغیرہ ہیں۔

(سوال) قرآن مجید کانزول کیسے،اورکس کے ذریعہ ہوا؟

جواب :قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کو اللہ عزوجل نے اپنے محبوب حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بواسطۂ حضرت جبریل علیہ السلام تدریجاً ۲۳ سال کی مدت میں حسب ضرورت ومصالح نازل فرماتا رہا۔آپ کی عمرشریف جب ۴۰ سال کی ہوئی اورآپ غارِحرامیں استغراقِ ذکرومناجات میں تھے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نےسورہ اقراء کی ابتدائی ۵آیات لیکرآپ کی خدمت میں حاضرہوئے۔

(سوال) قرآن مجیدکےکتنے حروف ہیں،بیان کیجئے؟

جواب:حروف قرآن :اب ت ث ج۔وغیرہ حروف ہجائیہ عربیہ ہیں،اوراس کے حروف کی تعدادمختلف ہیں۔

حجاج بن یوسف ثقفی نے قراء،کتاب،حفاظ کوجمع کیااورانہیں حروف کو گننے کاحکم دیا۔اس روایت کے مطابق قرآن کریم تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس (۳۴۰۷۴۰) حروف پر مشتمل ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اور عبد اللہ بن جبیر عن مجاہد فرماتے ہیں کہ حروف قرآن مجید تین لاکھ اکیس ہزار (۳۲۱۰۰۰) ہیں۔اور ایک روایت کے مطابق تین لاکھ تئیس ہزار پندرہ (۳۲۳۰۱۵) بتلائی گئی۔

(سوال) قرآن مجید میں کونسے حروف کتنے ہیں بیان کرو؟

جواب: امام نسفی نے اپنی کتاب ''مجمع العلوم و مطلع النجوم'' میں امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے نقل کیا۔

[ا]۴۸۸۷۲	[ب]۱۱۴۲۸	[ت]۱۱۹۹	[ث]۱۲۷۶	[ج]۳۲۷۳
[ح]۲۹۷۳	[خ]۲۴۱۶	[د]۵۶۴۲	[ذ]۴۶۹۷	[ر]۱۱۷۹۳
[ز]۱۵۹۰	[س]۵۸۹۱	[ش]۲۲۵۳	[ص]۲۰۱۲	[ض]۱۲۰۷
[ط]۱۲۷۴	[ظ]۸۴۲	[ع]۹۲۲۰	[غ]۲۲۰۸	[ف]۸۴۹۹
[ق]۶۸۱۳	[ک]۹۵۲۲	[ل]۳۰۴۳۶	[م]۲۶۵۳۵	[ن]۴۶۵۶۰
[و]۲۵۵۳۶	[ہ]۱۹۰۷۰	[ء]۳۲۷۲	[لا]۴۷۲۰	[ی]۴۵۹۱۹

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(سوال) قرآن مجید میں کلمات کتنے ہیں؟

جواب: کلمہ کی جمع کلمات ہے، حروف سے ملکر بننے والے مجموعہ کو کلمہ کہتے ہیں۔

کلمہ کے حروف کی ابتداء [۲] اور انتہا [۱۰] یا [۱۱] ہوتی ہے۔حجاج بن یوسف نے حضرت حسن بصری، حضرت ابوالعالیہ، حضرت مالک بن دینار اور عاصم الجحدری رحمھم اللہ علیہم

اجمعین کواس مقصد کیلئے جمع کیا تھا کہ وہ کلمات قرآنیہ کی تعداد کوواضح کریں۔ان حضرات نے کہا: کلمات قرآن ستتر ہزار چارسوانتالیس (۷۷۴۳۹) ہیں۔اور تاریخ القرآن میں تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کیا گیا ہے: کلمات کی تعداد ستتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴) ہے۔

(سوال) قرآن کریم میں آیات کی تعداد واضح کیجئے؟

جواب: آیۃ، کی جمع آیات ہے۔اور یہ چند حروف اور جملوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔آیات کی کئی طرح سے تقسیم کی گئی ہے۔مثلاً:۔اوامر ونواہی، وعدہ وعید، حلت وحرمت۔قصص وامثال، ذکر وتسبیح وغیرہ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد آیات باعتبار احکام

[آیات امر]۱۰۰۰	[آیات نہی]۱۰۰۰	[آیات وعدہ]۱۰۰۰
[آیات وعید]۱۰۰۰	[آیات قصص]۱۰۰۰	[آیات امثال]۱۰۰۰
[آیات حلت]۲۵۰	[آیات حرمت]۲۵۰	[آیات تسبیح]۱۰۰
[آیات متفرقہ]۶۶		[جملہ آیات]۶۶۶۶

(سوال) قرآن مجید کتنی سورتوں پر مشتمل ہے؟

جواب: آیات کے مجموعہ کوسورۃ کہتے ہیں اور اسکی جمع سُوَر ہے۔سُوَر کی تعداد کے بارے میں صحابۂ کرام میں بھی اختلاف موجود ہے، بعض صحابۂ کرام کا کہنا ہے کہ سور (۱۱۴) ہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وہ سورۃ الانفال اور سورۃ برآۃ کو علحدہ سور مانتے ہیں، اور بعض صحابۂ کرام کے نزدیک (۱۱۳) ہیں، جو سورۃ الانفال اور سورۃ البرآۃ کو ایک ہی سورۃ مانتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے ان دونوں سور کے درمیان بسملہ نہیں لکھا گیا ہے۔ مگر مصحفِ عثمانی یعنی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جس کی اشاعت عمل میں آئی اس میں سور تو علحدہ ہیں مگر ان دونوں کے درمیان بسملہ نہیں لکھا گیا ہے۔

(سوال) قرآن مجید کی سورتوں کی وسعت و مقدار بیان کیجئے؟

جواب: قرآن مجید کی سورتیں اپنی وسعت اور مقدار کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الاتقان میں فرماتے ہیں کہ سورۃ البقرۃ سے سورۃ التوبہ تک کی بڑی سورتوں کو ''طوال'' کہتے ہیں اور ان کے بعد کی سورتوں کو جن کی آیات کی تعداد سو (۱۰۰) یا سو (۱۰۰) سے زیادہ ہے اس کو ''مِئین'' کہتے ہیں۔ اور جو سو سے کم ہیں انکو ''مثانی'' اور ان کے بعد ''مفصل'' اور آخر کی چھوٹی سورتوں کو ''قصار'' کہتے ہیں۔

(سوال) قرآن مجید میں جملہ کتنے پارے ہیں؟

جواب: قرآن کریم میں جملہ تیس (۳۰) پارے ہیں۔

(سوال) قرآن مجید کی تدوین کیسے ہوئی؟ بیان کیجئے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں قرآن کریم کا نزول وحی کا زمانہ تھا اس لئے قرآن مجید کی تدوین عمل میں نہیں آئی۔ البتہ صحابہ کرام کاتبین وحی تھے ان کو رسول اللہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ﷺ نزول آیات کے بعد فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورہ میں فلاں آیت کے بعد یا فلاں آیت سے پہلے رکھو۔اس طرح صحابہ کرام اپنے پاس موجود قرآن کے اجزاء میں جمع کرلیتے تھے۔ باضابطہ قرآن مجید کو ایک کتابی شکل میں خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمع کیا جسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں کئی حفاظ صحابہ کرام جام شہید ہوگئے ۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان منتشرہ اوراق کو جمع کرنا شروع کیا گیا اور یہ کام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مکمل ہوگیا۔اور اسکو ام المؤمنین بی بی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ کردیا گیا۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کئی نسخے لکھوا کر بے شمار مما لک اسلامیہ کو روانہ فرمایا اور آج بھی صحیفۂ عثمانی کے مطابق قرآن مجید ساری دنیا میں لکھی اور تلاوت کی جاتی ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

﴿قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیئے﴾

(سوال) قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیئے؟

جواب: قرآن کریم کے ختم کے بارے میں مختلف احادیث وارشادات صحابہ ہیں۔ابوداوٗ کی ایک حدیث شریف میں آتا ہے:۔

﴿اِقْرَاءُ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ﴾ (ہر سات دن میں پورا قرآن پڑھیں اور

اس سے زیادہ دن میں ختم نہ کریں)

دوسری روایت میں صحابہ کرام سے پوچھا گیا کہ سرکار دوعالم ﷺ قرآن مجید کتنے دن میں ختم فرماتے تھے،تو فرمایا کہ تین اور پانچ یوم میں قرآن مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔صلحاء امت نے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کومکروہ قرار دیا ہے۔اکثر علماء نے قرآن کریم تین یاپانچ یاسات دن میں ختم کرلیا کرتے تھے۔اور علماء نے بھی فرمایا ہے کہ ختم قرآن میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

(سوال)زیادہ سے زیادہ کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کرنا چاہیئے؟

جواب:ہمارے مولانا سیدی ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان صاحب قبلہ(خلیفہ محدث دکن وسابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ)اکثر فرمایا کرتے کہ قرآن کا حق یہ ہے کہ ہرسال میں کم سے کم دوقرآن مجید ختم کئے جائیں جس نے سال میں دومرتبہ ختم نہیں کیا اس نے قرآن کا حق ادانہیں کیا۔اور فرماتے کہ مسلمان اگر بہت مصروف ہے تو روزانہ کم ازکم پاؤپارہ پابندی کے ساتھ پڑھے۔الم سے شروع کریں اور سورہ ناس تک ختم کریں۔اس کو دور کہتے ہیں۔منتخب سورتوں کے پڑھنے کا ثواب ضرور ہے لیکن اسکے ساتھ دور ضرور مکمل کرنا چاہیئے کہ دور کی اہمیت اور فضیلت ثابت ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ختم القرآن

(سوال) ختم القرآن کے موقع پر کیا اہتمام کرنا چاہیئے؟

جواب: قرآن مجید کے ختم کے موقع پر اپنے احباب اور اعزہ اقرباء کو جمع کرنا یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے اور غیث النفع اور الاتقان میں ہے:۔

﴿عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوْا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ وَيَقُوْلُ عِنْدَهٗ تُنَزَّلُ الرَّحْمَةَ﴾ حضرت مجاهد فرماتے ہیں کہ وہ (سیدنا انس اور حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما،) ختم قرآن کے موقع پر جمع کرتے تھے اور وہ (سیدنا انس اور حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما،) فرماتے تھے کہ اس وقت رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

علامہ سید علی نوری قدس سرہٗ نے غیث النفع میں یہ بھی لکھا ہے کہ ختم قرآن مجید کے موقع پر روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔ اور امام نوری فرماتے ہیں کہ ختم قرآن مجید کے موقع پر دعاء کرنا مستحب ہے۔ اور جو دعاء کی جائے وہ مستجاب ہوگی۔

آداب دعاء میں سے یہ بھی ہے کہ دعاء سے پہلے حمد باریٔ تعالیٰ اور ثناء کرے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ اور اس موقع پر استغفار اور دعاء خیر طلب کرے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث پاک مروی ہے:۔

﴿قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلَّى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مِنْ مَكَانِهٖ. رواه البيهقي في شعب

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الایمان﴾

دعاء ختم قرآن کے موقع پر کی جانے والی مختلف دعائیں ہیں۔حضرت ابی ذر الھروی ابی سلیمان داؤد بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ختم قرآن کے موقع پر یہ دعاء فرماتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ انِسُ وَحُشَتِیُ فِیُ قَبُرِیُ اَللّٰهُمَّ ارُحَمُنِیُ بِالُقُرآنِ الُعَظِیُمِ وَاجُعَلُهُ لِیُ اِمَاماً وَّ هُدًی وَّ نُوراً وَّرَحُمَةً.اَللّٰهُمَّ ذَكِّرُنِیُ مِنُهُ مَا نَسِیُتُ وَعَلِّمُنِیُ مِنُهُ مَا جَهِلُتُ وَارُزُقُنِیُ تِلاَوَتَهُ اٰنَاءَ اللَّیُلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجُعَلُهُ لِیُ حُجَّةً یَّارَبَّ الُعَالَمِیُنَ.

(ترجمہ) اے اللہ میری قبر میں میری وحشت اور پریشانی کو دور فرما۔خدایا قرآن عظیم کی برکت اور رحمت سے مجھے نواز دے۔قرآن کریم کو میرے لئے رہنما اور پیشوا بنا اور ساتھ ہی نور اور رحمت بنا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اے اللہ اس میں سے جو میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے اور اس میں سے جو میں نہیں جانتا وہ مجھ کو سکھا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب فرما۔اور قیامت کے دن اسکو میرے لئے دلیل بنا۔اے سارے عالم کے پرورش کرنے والے میری یہ دعاء قبول فرما۔

حضرت داؤد ابن قیس جو اس کے راوی ہیں تبع تابعین سے ہیں جو ثقہ صالح اور عابد

گذرے ہیں اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہیں۔امام مسلم نے بھی اپنی کتاب مسلم شریف میں ان سے روایت کی ہے۔

(سوال)ختم قرآن کے موقع پر کن آیات کو پڑھا جاتا ہے؟

جواب:جب قرآن کریم کی تلاوت پوری ہو جائے اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) کے بعد بلاوقفہ سورہ فاتحہ اور پانچ آیات سورہ بقرہ کی ''ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ'' تک پڑھنا چاہیئے۔یہ طریقہ مسنون و مستحب ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

﴿اَلَّذِیْ یَقْرَؤُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْآنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ کُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ﴾ (وہ شخص جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے اول قرآن سے آخر تک پھر لوٹ جاتا ہے اول کی طرف اور تلاوت شروع کر لیتا ہے)۔سلف صالحین سے عموماً قرآن کے آخری سورتوں میں یعنی سورہ والضحیٰ سے سورہ والناس تک ہر سورہ کے ابتداء پر ''اللہ اکبر'' کہتے ہیں۔

نوٹ:سلف صالحین کا معمول رہا ہے کہ ختم قرآن مجید کے موقع پر ان رکوعات کی تلاوت کیا کرتے ہیں:۔

لَا یَسْتَوِیْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ o

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ط

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (سورۃ الحشر پ۲۸ آیت نمبر۲۰ تا۲۴)۔ پھر سورہ اخلاص تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ معوذتین (سورہ فلق وسورہ ناس)۔ اورسورہ فاتحہ۔ اس کے بعد یہ پڑھیں:۔

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ج صلے فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورہ بقرہ پ آیت ۱ تا ۵)

پھر آیت الکرسی:۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

o (سورہ بقرہ پ۳ آیت نمبر۲۵۵)

پھر سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں:۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق ز غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ o لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ o (سورہ بقرہ پ۳ آیت نمبر۲۸۵،۲۸۶)

اس کے بعد منتخب آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے:۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف

وَاَنَا عَلٰى ذَالِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ o

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَo

دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ج وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o

وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا o

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ☆

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

متفرق قواعد ضروریہ

الف جولکھا جاتا ہے لیکن پڑھانہیں جاتا وہ حسب ذیل ہیں

سلسلہ نشان	اسطرح لکھا گیا ہے	اس طرح پڑھنا چاہیئے	پارہ/رکوع
۱	اَفَا ئِنْ	اَفَئِنْ	۶/۴
۲	لَااِلَی اللّٰہِ	لَاِلَی اللّٰہِ	۷/۴
۳	اَنْ تَبُوْٓءَا	اَنْ تَبُوْءَ	۹/۶
۴	مَلَائِہٖ	مَلَئِہٖ	ہرجگہ
۵	اَنَا	اَنَ	ہرجگہ
۶	لَا اَوْضَعُوْ	لَاَوْضَعُوْ	۱۳/۱۰
۷	اَلَااِنَّ ثَمُوْدَا	اَلَااِنَّ ثَمُوْدَ	۶/۱۲
۸	وَثَمُوْدَا	وَثَمُوْدَ	۷/۲۷
۹	لِتَتْلُوَا	لِتَتْلُوَ	۱۰/۱۳
۱۰	لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ	۱۴/۱۵
۱۱	لِشَاءِیٍ	لِشَیْءٍ	۱۶/۱۵

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۲	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	۱۷/۱۵
۱۳	لَااَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	۱۷/۱۹
۱۴	لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ	۷/۲۱
۱۵	اَلظُّنُوْنَا	اَلظُّنُوْنَ	۱۸/۲۱
۱۶	اَلرَّسُوْلَا	اَلرَّسُوْلَ	۵/۲۲
۱۷	اَلسَّبِيْلَا	اَلسَّبِيْلَ	۵/۲۲
۱۸	لَا اِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ	۶/۲۳
۱۹	لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ	۸/۲۶
۲۰	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	۸/۲۶
۲۱	لَا اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	۵/۲۸
۲۲	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَ	۱۹/۲۹
۲۳	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	۱۹/۲۹

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۲۰ مقامات پر احتیاط سے پڑھنا ضروری ہے

قرآن مجید میں (۲۰) مقامات ایسے ہیں جہاں تلاوت کے وقت رموز اوقاف، علامات ،حرکات وسکنات پر بہت احتیاط سے عمل کرنا چاہیئے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمہ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔اور معنی بگڑ جاتے ہیں۔ دانستہ پڑھنے سے گناہ کبیرہ بلکہ کفر تک کی نوبت آجاتی ہے۔ہاں لاعلمی میں معاف ہیں لیکن ہمیں چاہیئے کہ ان مقامات کو یاد کرلیں تاکہ غلطی سے بچ جائیں۔

نشان سلسلہ	صحیح	غلط	سورہ	آیت نمبر
۱	اِیَّاکَ نَعۡبُدُ	اِیَاکَ (بغیرتشدید)	فاتحہ	۴
۲	اَنۡعَمۡتَ	اَنَعَمۡتَ	فاتحہ	۶
۳	اِبۡتَلٰی اِبۡرَاهِیمَ رَبُّهٗ	اِبۡتَلٰی اِبۡرَاهِیمُ رَبَّهٗ	بقرہ	۱۲۴
۴	قَتَلَ دَا وٗدُ جَالُوۡتَ	قَتَلَ دَا وٗ دَجَالُوۡتُ	بقرہ	۲۱۵
۵	اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	آللّٰهُ (مد کے ساتھ)	بقرہ	۲۵۵
۶	وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ	وَاللّٰهُ یُضَاعَفُ	بقرہ	۲۶۱

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۷	رُسُلاً مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	رُسُلاً مُّبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ	نساء	۱۶۵
۸	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلِہٖ	توبہ	۳
۹	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	وَمَا کُنَّا مُعَذَّبِیْنَ	بنی اسرائیل	۱۵
۱۰	وَعَصیٰ آدَمُ رَبَّہٗ	وَعَصیٰ آدَمَ رَبُّہٗ	طٰہٰ	۱۲۱
۱۱	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ مِنَ الظَّالِمِیْنَ	انبیاء	۸۷
۱۲	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	لتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ	شعراء	۲۸
۱۳	یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ	یَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤَ	فاطر	۲۸
۱۴	فِیْھِمْ مُنْذِرِیْنَ	فِیْھِمْ مُنْذَرِیْنَ	صافات	۷۲
۱۵	صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ	صَدَقَ اللّٰہَ رَسُوْلُہٗ	فتح	۲۷
۱۶	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ	حشر	۲۴

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

١٧	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	حاقه	٣٧
١٨	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فَعَصٰی فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ	مزمل	١٦
١٩	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظَلٰلٍ	مرسلٰت	٤١
٢٠	اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ	اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذَرُ	والنّٰزعٰت	٤٥

﴿قرآن مجید میں واء ولکھا جاتا ہے، پڑھا نہیں جاتا﴾

نشان سلسله	اسطرح لکھا گیا ہے	اسطرح پڑھنا چاہئیے
١	زَکٰوةٌ	زَکَاتٌ
٢	حَیٰوةٌ	حَیَاتٌ
٣	صَلٰوةٌ	صَلَاتٌ
٤	اُولٰٓئِکَ	اُلٰٓئِکَ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

﴿[ی] جو لکھی جاتی ہے پڑھی نہیں جاتی بلکہ اس کے بدلہ الف پڑھا جاتا ہے﴾

نشان سلسلہ	اسطرح لکھی گئی ہے	اسطرح پڑھی جائے
۱	مُوْسیٰ	مُوْسَا
۲	عِیْسیٰ	عِیْسَا
۳	هُدیٰ	هُدَا
۵	مِنیٰ	مِنَا

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۱) اَنْعَمْتَ کو بعض حضرات (اَنَعَمْتَ) نون کی حرکت کے ساتھ پڑھتے ہیں جو غلط ہے۔

(۲) لوگ اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ کا لام غلطی سے موٹا پڑھتے ہیں۔

(۳) اذان میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں غلطی سے اَكْبَارُ کہہ دیتے ہیں جو سنگین غلطی ہے۔ اس سے بچنا چاہئیے۔

(۴) اذان میں اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ (ہ حرکت ہے اسکو) حرف مد بنا دیتے ہیں، جو غلط ہے۔

(۵) عوام اکثر حرکت کو حرف مد اور حرف مد کو حرکت بنا دیتے ہیں۔

(۶) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ میں [ی] کی حرکت کو حرف مد کرتے ہیں۔ حَیَّا ، یہ بھی غلط

ہے۔ عَلَى الصَّلاةُ کو الصّلٰوۃُ کردیتے ہیں۔

(۷) الف ہمیشہ اپنے ماقبل کا تابع رہیگا۔ اگرالف سے پہلے حرف مستعلیہ ہوتو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا اور الف حرف مستقلہ کے بعد واقع ہوتو باریک پڑھا جائے گا جیسے ؛عَصٰی.

(۸) حرف یَبۡسُطُ (سورہ بقرہ) کے [ص] کو [س] سے پڑھیں گے۔

(۹) حرف بَسۡطَۃً (سورہ اعراف) کے [ص] کو [س] سے پڑھیں گے۔

(۱۰) اَلۡمُصَیۡطِرُوۡنَ (سورہ طور) میں [ص] اور [س] دونوں سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۱۱) میم ساکن کے بعد [ف۔و] آئے تو اخفاء سے بچنا چاہئیے ۔جیسے عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۔ هُمۡ فِیۡهَا ۔اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ میم کو اس کے مخرج سے بہت صاف ادا کیا جائے تا کہ میم کا سکون تام ادا ہو۔

(۱۲) یٰسٓ و القرآن .نٓ والقلم میں اظہار ہوگا، ادغام نہیں ہوگا۔

(۱۳) قرآن مجید میں تین مقامات پر اَیُّھَا بغیر الف کے لکھا ہے:۔

(۱) اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (۲) اَیُّهَ السّحِرُ (۳) اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ

(۱۴) لام تعریف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے لیکن قرآن میں صرف ایک جگہ اسکو حرکت دی گئی ہے۔جیسے:۔ بِئۡسَ الِا سۡمُ (بِئۡسَ لِسۡمُ)

(۱۵) کلمہ کے آخر میں کھڑا زبر (ـٰ) پر وقف کرنا ہوتو جزم لگا کر وقف نہیں کرنا چاہئیے بلکہ

ABUL HUDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کھڑے زبر کے ساتھ ایک الف کی مقدار وقف کرے۔ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى.

(۱۶) کلمہ کے آخر میں کھڑی زیر (ٖ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگا کر وقف کریں۔ جیسے:۔ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ پر وقف کی صورت میں بِاِذْنِہٗ پڑھیں گے۔

(۱۷) الٹے پیش (ٗ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگا کر وقف کریں۔ جیسے:۔ اَخْلَدَهٗ ہو تو اَخْلَدَہْ پڑھیں گے۔

(۱۸) کلمہ کے آخر میں دو زبر (ً) پر وقف کرنا ہو تو جزم نہ لگائیں بلکہ زبر لگا کر الف کے ساتھ پڑھیں۔ جیسے:۔ هُدًى پر وقف کرنا ہو تو هُدٰى پڑھیں۔

(۱۹) کلمہ کے آخر میں دو زیر (ٍ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگائیں۔ جیسے:۔ بِعَزِيْزٍ سے بِعَزِيْزْ.

(۲۰) کلمہ کے آخر میں دو پیش (ٌ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگائیں۔ جیسے:۔ قَدِيْرٌ سے قَدِيْرْ

(۲۱) کلمہ کے آخر میں ایک زبر (َ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگائیں۔ جیسے:۔ يُنْفِقُوْنَ سے يُنْفِقُوْنْ.

(۲۲) کلمہ کے آخر میں ایک زیر (ِ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگائیں۔ جیسے:۔ بِالصَّبْرِ سے بِالصَّبْرْ۔

(۲۳) کلمہ کے آخر میں ایک پیش (ُ) پر وقف کرنا ہو تو جزم لگائیں۔ جیسے:۔ حَمِيْدُ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سے حَمِیدُ.

(۲۴) مشدد حرف پر وقف کریں تو زبان پر زور دیکر اس کی تشدید کو ظاہر کیا جائے گا۔

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جامعہ نظامیہ کا احسانِ عظیم

جنوبی ہند کی عظیم دینی ،اسلامی واقامتی یونیورسٹی جامعہ نظامیہ کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے قیام سے آج تک ہر شعبہ میں ہزاروں مفسرین ،محدثین ،فقہا ،خطباء ،ائمہ واسکالرس پیدا کئے ہیں جواقطاع عالم میں دین متین کی خاموش خدمات انجام دے رہیں ہیں۔فجزاھم اللہ خیرالجزاء۔

وہیں پر غیر عربی داں ودیگر طلبہ وطالبات کو جو جامعہ نظامیہ میں خانگی طور پر شریک ہوکر اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔

بالخصوص قراءت سیدنا امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ امتحانات میں بے شمار طلبہ وطالبات امتحانات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔جامعہ نظامیہ کا یہ بڑا احسان ہے۔اللہ تعالیٰ اس گلستان علوم نبوت کو تادم شمس وقمر ھرا ابھرا رکھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس کے بانی رہبر علماء ومشائخ ،فخر فقہا ومحدثین شیخ الاسلام حضرت العلامہ محمد انوار اللہ خان فاروقی فضیلت جنگ علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیض جامعہ نظامیہ کے علماء ،طلباء ووابستگان پر جاری فرمائے۔آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس .والحمد للّٰہ رب العلمین.

یہاں جامعہ نظامیہ کے قراءت امام عاصم کوفی علیہ الرحمہ کے سالانہ امتحانات کے چند پرچوں کو طلباء کے استفادہ کیلئے جمع کیا جاتا ہے۔

MODEL PAPERS. LAST(5)YEAR'S OLD

گزشتہ پانچ (۵) سال کے مشقی پرچہ سوالات

......١......

جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔۶۴،اے پی،الہند

امتحان: سالانہ جماعت: (قرأت عاصم) منعقدہ: ستمبر ۲۰۰۵ء

شعبان ۱۴۲۶ھ گروپ: دینیات پرچہ: اول کتب: المقدمۃ الجزریة

وقت: (۳ گھنٹے) نشانات مفروضہ: (۱۰۰)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہدایات: (سوال نمبر ایک لازمی ہے۔نوٹ لازمی سوال کے (۲۰) نمبر اور باقی پانچ سوالات کے (۱۶۔۱۶) نمبرات ہوں گے۔)

سوال ا: آیات ذیل میں قواعد تجوید کی تشریح مکمل طور پر تحریر کیجئے؟

الٓمٓ○اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ○مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ○

سوال۲: حضرت امام عاصم کوفی کے حالات زندگی اور کارنامے تفصیل سے نوٹ کیجئے؟

سوال۳: تجوید کی تعریف اور اس کا حکم حضرت امام جزری نے اپنے اشعار میں جو تحریر کی ہے نوٹ کیجئے؟

سوال۴: صفات حروف سے کیا مراد ہے تشریح کیجئے اور حسب ذیل حروف کے صفات لکھئے؟

(ب، ق، ل، د، ج)

سوال۵: حروف مدہ لکھتے ہوئے مد کے اقسام اور ہر ایک کی تعریف ومثال تحریر کیجئے؟

سوال۶: تعریف لام جلالہ اور قاعدے مثالوں سے نوٹ کیجئے، نیز میم ساکن کے قواعد بھی مع امثال تحریر کیجئے؟

سوال۷: وقف کی تعریف اور اس کے اقسام مفصل نوٹ کیجئے؟

سوال۸: سکتہ کی تعریف اور ہائے ضمیر ہر ایک کی تشریح کیجئے اور مثال بھی لکھئے؟

سوال۹: ایسے دس کلمات لکھئے جس کو حضرت شعبہ وحضرت حفص نے اختلاف سے پڑھا ہے؟

سوال۱۰: راء کو مفخم پڑھنے کے قواعد مع مثال لکھتے ہوئے ان کلمات میں کیا قواعد ہیں بیان کیجئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قِنْوَانٌ–دُنْیَا–بُنْیَانٌ.

۔۔۔۔۔۔۲۔۔۔۔۔۔

جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔۶۴،اے پی،الہند

امتحان:سالانہ　جماعت:(قرأت عاصم)　منعقدہ:ستمبر۲۰۰۴ء شعبان ۱۴۲۵ھ

گروپ:دینیات　پرچہ:اول　کتب:المقدمة الجزرية

وقت:(۳ گھنٹے)　نشانات مفروضہ:(۱۰۰)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہدایات:(سوال نمبر ایک لازمی ہے۔نوٹ لازمی سوال کے(۲۰)نمبر اور باقی پانچ سوالات کے(۱۶۔۱۶)نمبرات ہوں گے۔)

سوال۱:ذیل میں دی گئی آیت شریفہ میں تجوید کے جو قاعدے پائے جارہے ہیں علحدہ علحدہ لکھئے؟

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ.یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo

سوال۲:سیدنا امام عاصم کوفیؒ،حضرت حفصؒ،علامہ جزری میں سے کسی دو کے حالات زندگی لکھئے؟

سوال۳:مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر نوٹ لکھئے،ممکنہ مثالیں بھی دیجئے؟

(۱)اختلاس (۲)امالہ (۳)خلف (۴)ادماج (۵)اشباع (۶)لام جلالہ

سوال۴: ابدال و تسہیل کسے کہتے ہیں۔مندرجہ ذیل کلمات کو کس طرح پڑھا جائیگا واضح کیجئے؟

آلذّاکِرِیْنَ. آلْئٰنَ. ءَآللّٰهُ. ءَاَعْجَمِیٌّ

سوال۵: پہلے کلمہ کا آخری حرف ساکن ہوا ور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اور ایسے کلموں کو ملا کر پڑھا جائے تو کن باتوں کا خیال کیا جائیگا مع مثال لکھئے؟

سوال۶: علم تجوید کی فضیلت واہمیت واحکام تفصیل سے لکھئے اور نیچے دیئے ہوئے شعر کی تشریح کیجئے؟

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَمْ یُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

سوال۷: ادغام صغیر وادغام کبیر کی تعریفات لکھئے اور بتایئے کہ متماثلین ومتجانسین ومتقاربین کن دوحروف کوکہتے ہیں؟یَلْهَثْ ذَالِکَ.وَاسْمَعْ غَیْرَ.فَاصْفَحْ عَنْهُمْ میں ادغام کا کیا حکم ہے؟

سوال۸: مداصلی کی تعریف کیجئے اور مدفرعی کے اقسام مع مثال لکھئے اور بتلایئے کہ یَشَآءُ میں وصلا کونسا مد ہوتا ہے اور وقفا کونسا مد ہوتا ہے ہر مد کی مقدار کشش بھی لکھئے؟

سوال۹: مندرجہ ذیل حروف میں سے صرف پانچ حروف کے مخارج وصفات لکھئے۔اور بتلایئے کہ علامہ جزری نے حروف کے کتنے مخارج بتلائے ہیں۔ثبوت میں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

المقدمۃ الجزریہ کا شعر پیش کیجئے ؟

ع ۔ و (مدہ) ۔ ض ۔ ر ۔ ن (مشدد) ۔ ک ۔ ش ۔ م

سوال ۱۰: نون ساکن وتنوین اور میم ساکن کے احکام لکھئے مثالوں سے جواب کو واضح کیجئے ؟ ثبوت کیلئے علامہ جزری کے اشعار پیش کیجئے ؟

یا

راء کو مفخم یا مرقق پڑھنے کے احکام مع مستثنیات مع مثال لکھئے

……۳……

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جامعہ نظامیہ حیدرآباد ۔ ۶۴ ، اے پی ، الہند

امتحان: سالانہ جماعت: (قرأت عاصم) منعقدہ: ستمبر ۲۰۰۳ء شعبان ۱۴۲۴ھ

گروپ: دینیات پرچہ: اول کتاب: المقدمة الجزرية

وقت: (۳ گھنٹے) نشانات مفروضہ: (۱۰۰)

ہدایات: (سوال نمبر ایک لازمی ہے ۔ نوٹ: لازمی سوال کے (۲۰) نمبر اور باقی پانچ سوالات کے (۱۶ ۔ ۱۶) نمبرات ہوں گے ۔)

(۱) ذیل میں دی گئی آیت شریفہ میں تجوید کے جو قاعدے پائے جارہے ہیں علحدہ علحدہ

لکھئے؟

لَقَدْجَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌعَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

(۲) مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ عَلَى الَّذِىْ يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرَ

مندرجہ ذیل بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے بتلایئے کہ مخارج حروف کتنے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل حروف کے مخارج وصفات لکھئے؟

ب.ر.ق.م (مشدد) .و (مدہ).ح

(۳) وَرَقِّقِ الرَّاءَ اِذَامَا كُسِرَتْ كَذَالِكَ بَعْدَ الْكَسْرِ حَيْثُ سَكَنَتْ

اِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ قَبْلُ حُرُوْفِ اِسْتِعْلَاءِ اَوْ كَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ اَصْلاً

مندرجہ بالا اشعار کی تشریح کرتے ہوئے راء کو مفخم ومرقق پڑھنے کے قواعد مثالوں کے ساتھ لکھئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۴) مدفرعی کے اقسام مع مثال لکھئے؟

(۵) نون ساکن وتنوین کے احکام مثالوں کے ساتھ لکھئے۔ثبوت میں علامہ جزری کا کم از کم ایک شعرضرور لکھئے؟

(۶) ادغام صغیر کی تعریف کیجئے اور اسکے اقسام مع مثال لکھئے۔اور واضح کیجئے کہ حروف متجانسین ومتقاربین میں ادغام منع ہے؟

(۷)وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنُ اِسُمِ اللّٰهِ عَنُ ضَمٍّ اَوق فَتُحٍ كَعَبُدُ اللّٰهِ

کی تشریح کرتے ہوئے احکام لام اسم جلالہ تفصیل کے ساتھ مثالوں کے ذریعہ سمجھایئے؟

(۸)ذیل میں سے کسی دو پر مختصر نوٹ لکھئے۔

میم ساکن کے احکام۔ھائے ضمیر۔نون قطنی۔اشمام وروم۔سکتہ

(۹)وقف کی تعریف واقسام بیان کیجئے؟

(۱۰)مندرجہ ذیل کلمات کو حضرت شعبہ اور حضرت حفص علیھما الرحمۃ وصلا ووقفا کس طرح پڑھتے ہیں؟قَوَارِيُرا٥قَوَارِيُرا.سَلٰسِلا٥قِيُلَ مَنُ٥رَاقٍ.بَلُ٥رَانَ..الٓم٥اَللّٰهُ

......۴......

جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔۶۴،اے پی،الہند

امتحان:سالانہ جماعت:(قرأت عاصم) منعقدہ:اکٹوبر ۲۰۰۱ء شعبان ۱۴۲۲ھ

گروپ:دینیات پرچہ:اول کتب:**المقدمة الجزرية**

وقت:(۳ گھنٹے) نشانات مفروضہ:(۱۰۰)

ہدایات:جملہ چھ سولات کے جوابات مطلوب ہیں۔سوال نمبر(۹)لازمی ہے جس کے بیس(۲۰)نمبر ہیں۔

(۱)حسب ذیل شعر کی امام جزری نے جو تشریح کی ہے اسکو تفصیل سے لکھئے؟

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَمْ یُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

(۲) مد کی تعریف کیجئے اور مد لازم واقسام مع مثال لکھئے، نیز مد عارض کی تعریف ومثال لکھئے؟

(۳) حسب ذیل حروف میں سے صرف پانچ حروف کے مخارج وصفات نوٹ کیجئے؟

(ب، ظ، ص، ط، غ، ش، ق، و، ت، خ)

(۴) صفاتها جهر ورخو مستفل منفتح مصمتة والضد قل

شعر کی تشریح تفصیل سے لکھئے؟

(۵) حسب ذیل عنوانات میں سے کوئی دو پر مع امثلہ تفصیلی نوٹ لکھئے؟

(۱) سکتہ (۲) لام جلالہ (۳) ہائے ضمیر (۴) میم ساکن

(۶) کوئی دس کلمات ایسے نوٹ کیجئے جس میں حضرت شعبہ وحفص کا اختلاف رہا ہو؟

(۷) حسب ذیل شعر کی تفصیل قواعد مثالوں سے واضح کیجئے اور لفظ ''مصر'' لفظ ''القطر'' اور لفظ ''فرق'' نیز خیر، بصیر کی تشریح کیجئے؟

ورقق الراء اذاما كسرت كذالك بعد الكسر حيث سكنت

(۸) ادغام صغیر کس کو کہتے ہیں اور اس کے اقسام مع مثال نوٹ کیجئے؟

(۹) حسب ذیل آیت میں جو قواعد تجوید ہیں تفصیل سے نوٹ کیجئے؟

لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِاللّٰہِ فَقَدِاسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی لَا انۡفِصَامَ لَھَاط وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌo

(۱۰) حضرت امام جزری کے حالات زندگی و کارناموں پر ایک مکمل نوٹ تحریر کیجئے؟

۵......

جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔۶۴،اے پی، الہند

امتحان: سالانہ جماعت: (قرأت عاصم) منعقدہ: ڈسمبر۱۹۹۷ء شعبان ۱۴۱۸ھ

گروپ: دینیات پرچہ: اول کتب: المقدمة الجزرية

وقت: (۳ گھنٹے) نشانات مفروضہ: (۱۰۰)

ہدایات: سوال نمبرایک (۱) لازمی ہے اسکے علاوہ کوئی پانچ سوالات کے جوابات دیجئے۔

(۱) آیت ذیل میں جو قواعد تجوید ہیں تحریر فرمائیے۔

وَحَاجَّہٗ قَوۡمُہٗ قَالَ اَتُحَآجُّوۡنِّیۡ فِی اللّٰہِ وَقَدۡ ھَدٰنِ. وَلَا اَخَافُ مَا تُشۡرِکُوۡنَ بِہٖۤ
اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ رَبِّیۡ شَیۡئًاط وَسِعَ کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًاط اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَo

(۲) تجوید کی تعریف اسکی ضرورت اور اہمیت پر ایک مفصل مضمون لکھئے؟

(۳) سیدنا امام عاصم کوفی یا حضرت سیدنا ابوعمر حفص کے حالات لکھئے؟

(۴) مخرج اور صفت کی تعریف کیجئے اور بتلائیے کہ حروف ہجاء کے کل کتنے مخرج ہیں۔ ثبوت میں علامہ جزری کا شعر بھی لکھئے اسی طرح صفات اضدادیہ و غیر اضدادیہ کے نام بھی لکھئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۵) احکام راء تفصیل کے ساتھ معہ امثلہ ومستثنیات لکھئے؟

(۶) میم ساکن کے قواعد معہ امثلہ یا ھائے ضمیر کے احکام معہ امثلہ تحریر کیجئے ؟

(۷) مد اصلی و مد فرعی کے تعریفات لکھئے اور بتلایئے کہ مد فرعی کی کتنی قسمیں ہیں ہر مد کی کم ازکم تین تین
مثالیں دیجئے ؟

(۸) تسہیل وابدال سے کیا مراد ہے۔ایسے کلمات تحریر فرمایئے جسمیں تسہیل وابدال کیا گیا ہے؟

(۹) وقف کی تعریف کیجئے اور اسکے اقسام لکھئے اور سکتہ کی تعریف کیجئے اور بتلایئے بروایت سیدنا حفصؒ کتنے سکتات ہیں؟

(۱۰) اشمام وروم کسے کہتے ہیں جواب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کیجئے ؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ادارہ قرآن فہمی ۱۹۹۷ء

پرچہ سوالات سالانہ امتحان سیدنا امام عاصم کوفیؒ　　　　وقت ۳ ساعت

پرچہ اول　　　　نشانات مفروضہ: (۱۰۰)

ھدایت: جملہ (۶) سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔سوال نمبر (۱) لازمی ہے۔

(۱) حسب ذیل آیت مبارکہ میں کونسے قواعد استعمال کئے گئے ہیں؟

(الف) وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰیٓ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ o فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ o اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ o

(ب) طٰهٰ o مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی o اِلَّا تَذْکِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی o

(۲) تجوید کسے کہتے ہیں؟ علم تجوید کی اہمیت پر علامہ ابن جزری علیہ الرحمہ کے اشعار قلمبند کیجئے؟ بتلایئے کہ علم تجوید اور قراءت کا سیکھنا اور اس پر عمل رفض ہے یا فرض کفایہ یا واجب یا سنت یا مستحب؟

(۳) مخرج کسے کہتے ہیں، کسی حرف کے مخرج معلوم کرنے کا کیا طریقہ کیا ہے؟ حروف ہجا، مواضع ومخارج، بقول مختار کتنے ہیں؟ موضع حلق اور موضع شفتین سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟

(۴) الف کب الف کہلاتا ہے اور کب ہمزہ بن جاتا ہے۔حرکت، مد اصلی، اسکے حروف اور مقدار کشش بتلایئے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(۵)حروف ہجا میں ہر حرف کے زیادہ سے زیادہ کتنے صفات ہوتے ہیں۔اورصفت کی تعریف کرتے ہوئے حسب ذیل حروف کے صفات بتلائیے؟ص۔ک۔ث۔ز۔ش

(٦)حضرت علامہ ابن جزری،امام سیدنا عاصم کوفی،امام سیدنا حفص علیھم الرحمہ کے مختصر حالات زندگی لکھئے؟

(۷)حسب ذیل میں کسی تین پر نوٹ لکھئے؟

(۱)حروف مقطعات(۲)ہمزۂ وصلی وقطعی(۳)لام جلالہ(۴)حروف قلقلہ

(۵)حروف لینہ

(۸)راء کے جملہ قواعد مع مثال لکھئے اور[ارجعی][قرطاس][فرق][مرصاد] کی راء کس طرح پڑھی جائے گی؟

(۹)نون ساکن وتنوین سے کیا مراد ہے؟اسکے قواعد وحروف معہ امثال بیان کیجئے اور بتلائیے کہ[صنوان][قنوان][دنیا]میں کیا قواعد ہے؟

(۱۰)وقف کسے کہتے ہیں۔وقف کی اقسام لکھتے ہوئے بتلائیے کہ گول(ۃ)اور لفظ[انا] اور حروف مد پر وقف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(۱۱)مد کسے کہتے ہیں۔مد کی جملہ اقسام معہ مثال بیان کیجئے؟

(۱۲)قرآن مجید کے ایسے دس مقامات بتلائیے جن میں حضرت سیدنا شعبہ وحضرت سیدنا حفص اختلاف کرتے ہوں؟ یا

سجدۂ تلاوت کا کیا قاعدہ ہے۔قرآن پاک میں کن کن سورتوں میں آیات سجدہ آئے ہیں؟

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الحمد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ادارہ قرآن فہمی قارئین کی خدمت میں نئی پیشکش ''تحسین القرآن'' (احکام تجوید بشکل کوئز) لے کر حاضر ہوا ہے

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰن

اپنے منہ کو صاف رکھو کیونکہ وہ قرآن (پڑھنے) کے راستے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جسے جواں سال حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس سلمہ نے بڑی عرق ریزی سے مرتب کیا

خاتمۃ الطبع

ہے۔موصوف نے جب مملکت فلسطین کے منعقدہ مقابلہ جات برائے حفظ القرآن میں حصہ لیا اور ساری دنیا کے حفاظ میں (۱۷) واں مقام حاصل کیا اور بین الاقوامی حفاظ کی فہرست میں شامل ہوگئے۔تجوید،قراءت وحفظ وتفسیر کے QUIZ مقابلوں کو جس نوعیت سے دیکھا اور خواہش ظاہر کی کہ تجوید کیلئے بھی ایسے سوالات وجوابات کی چھوٹی سی کتاب ترتیب دی جائے تو موصوف نے بڑی محنت سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔

مرتب کی ''حیات شہید فی ذکر زماں خاں شہید'' ''نعت حبیب کبریا ﷺ'' ''فیض ہائے نعت'' کے بعد یہ چوتھی تالیف ہے جو قارئین کی بزم میں پیش کی جارہی ہے۔

قارئین ادارہ کی اس پیشکش کو نہ صرف پسند کریں گے بلکہ اپنے بچوں اور عزیز واقارب کو تجوید کے ذریعہ قرآن مجید پڑھانے کی جانب اہم قدم اٹھائینگے۔ادارہ اپنے مخلصین ،محبین سے ملتمس ہے کہ وہ ان تصنیفات وتالیفات سے بھرپور استفادہ کریں۔

ادارہ کی جانب سے منعقد ہونے والے علمی ، دینی ،تربیتی ، دعوتی اجتماعات ، و دروس قرآن کریم ،حدیث شریف ،قصص القرآن وتصوف ،جلسہ ہائے سیرت النبی ،تفسیر قرآن مجید (برائے خواتین) ،ہفتہ واری اجتماعات برائے طلباء وطالبات اور مختلف سمینارس ومحافل نعت شہ کونین ﷺ میں شرکت فرما کر اپنے علوم میں اضافہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فرمائیں۔

آخر میں ادارہ اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ادارہ کے سرپرست اعلیٰ رہبر شریعت، پیر طریقت، حضرت العلامہ سیدی ومولائی پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان صاحب قبلہ دامت برکاتھم العالیہ نقشبندی وقادری خلیفہ حضرت محدث دکنؒ وسابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ کے ظل عاطفت کو دیر پا سلامت با کرامت رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

............مجلس نشر واشاعت............

پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف

سید شاہ احمد علی تاجی شرفی قادری

سید شاہ حسین شهید اللہ بشیر

(الداعی الی الخیر)

مرکزی بزم میلاد النبی ❁ ادارہ قرآن فہمی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ادارہ قرآن فہمی کی اہم مطبوعات و پیشکش

نمبر شمارہ	اسماء کتب	زبان
۱	تذکرۂ حضرت محدث دکن	اردو
۲	انوارِ نبوت کے نقوشِ تاباں	اردو
۳	دربارِ نبوت کی حاضری	اردو
۴	تصوف اور طریقت	اردو
۵	قرآن فہمی۔ آسان راستہ	عربی/اردو انگریزی
۶	الرسالۃ السنیہ (عقائد اہلسنت والجماعت)	عربی
۷	منہاج العربیہ (اول تا پنجم)	عربی/ انگریزی
۸	الیواقیت الجواہر فی مسئلۃ الحاضر والناظر	عربی/ اردو
۹	مقامات ابوالخیرات (حیات اور کارنامے)	اردو
۱۰	آداب المساجد فی ضوء الاحادیث	اردو
۱۱	مکاتیبِ مولانا زیدؒ بنام پروفیسر عبدالستار خان مدظلہ	اردو
۱۲	حیات شہید فی ذکر زماں خاں شہید قدس سرہٗ	اردو
۱۳	آثار شریف (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۴	گلزارسلام (بارگاہ حضور خیرالانام ﷺ)	اردو
۱۵	گلستان نعت، انوار مدینہ، آمد رسول، میقات نعت، خوشبوئے مدینہ، انوار مصطفیٰ، ارمغان سلام، نعتِ حبیب کبریا، فیض ہائے نعت ۔ (مجموعہ نعت)	اردو
۱۶	علامہ ابن تیمیہ اوران کے ہمعصر علماء (تنقیدی جائزہ)	اردو
۱۷	فیوض وبرکات درود شریف	اردو
۱۸	دینی تعلیمی نصاب (پانچ سالہ)	اردو
۱۹	تذکرۂ مرادن (سوانح حیات)	اردو
۲۰	تحسین القرآن (احکام تجوید بشکل کوئز)	اردو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ملنے کے پتے

مرکزی بزم میلادالنبی ☆ ادارہ قرآن فہمی ۔ حیدرآباد

Ph.No:-24500711

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE